سُننِ اربعہ اور عقائدِ اہلِ سُنت

سلسلہ

عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستۃ

(الجزالثالث)

مؤلف

زاھد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے

- چاند سے زیادہ خوبصورت
- السلام علیک یارسول اللہ ﷺ کہنے کا ثبوت
- گھر میں اللہ عزوجل اور رسول ﷺ چھوڑ کر آیا ہوں
- اُونٹ کا بارگاہِ مجبوب ﷺ میں فریاد کرنا
- اذان سے پہلے درود وسلام کا ثبوت
- مولا علی رضی اللہ عنہ کہنے کا ثبوت
- یہ کنواں اُمِ سعد رضی اللہ عنہا کیلئے ہے
- حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبر سے باتیں کرنا
- ہر کوئی سود کھائے گا

سُنی پبلیکیشنز

داتا دربار مارکیٹ لاہور

0342-4318542

ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ اور موطا امام مالک سے عقائد اہلسنت کا بیان

سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت

(بے مثال تخریج کے ساتھ)

سلسلہ: عقائد اہلسنت من الصحاح الستہ (الجزء الثالث)

مؤلف

زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

خطیب: جامع مسجد نورِ مدینہ صدر چوک شیخوپورہ

کوآرڈینیٹر: رضا لائبریری مدنی محلہ شیخوپورہ

0331.4439112-0302.6420040

ناشر:

سنی پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور 0342.4318542

نام کتاب: سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت

سلسلہ : عقائد اہلسنت من الصحاح الستۃ (الجزء الثالث)

مؤلف: زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

نظر ثانی: ابو حذیفہ علامہ کاشف اقبال مدنی رضوی

قیمت: 300 روپے

خصوصی معاون: عرفان شہزاد ڈار، سرمد عباس، اسد عباس، احسان علی، عمر فاروق

قانونی معاون: چوہدری غلام مرتضی ورک ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

پہلی بار: رجب ۱۴۳۶ھ مئی 2015ء تعداد 1100 (گیارہ سو)

ناشر! سنی پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور 0342.4318542

ملنے کے پتے!

سنی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور 0334.4178279۔ سنی پبلی کیشنز اردو بازار گوجرانوالہ 0300.7461988۔
مکتبہ غوثیہ نزد شمالی مسجد نوشہرہ ورکاں۔ نعیمیہ بک سٹال اردو بازار لاہور۔ مکتبہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔ مکتبہ نگاہِ عطار اینڈ عطر ہاؤس گلی ڈاکخانہ نشتر پارک شیخوپورہ۔ والضحیٰ پبلی کیشنز اردو بازار لاہور۔ مکتبہ فیضان مدینہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد۔
مکتبہ فیضان سنت شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ۔ مکتبہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ

E.mail:sunnipublish26@gmail.com

آیات واحادیث اور حوالہ جات کی تعداد

نمبر شمار	نام کتاب	حوالہ جات
1۔	قرآن پاک کی آیات کی تعداد	19
2۔	صحیح بخاری کی احادیث کی تعداد	10
3۔	مسلم شریف کی احادیث کی تعداد	8
4۔	جامع ترمذی کی احادیث کی تعداد	131
5۔	ابوداود کی احادیث کی تعداد	93
6۔	ابن ماجہ کی احادیث کی تعداد	42
7۔	سنن نسائی کی احادیث کی تعداد	12
8۔	مؤطا امام مالک کی احادیث کی تعداد	7
9۔	اس کتاب میں کل احادیث کی تعداد	322
10۔	نسائی اور ابن ماجہ کے حوالہ جات کی تعداد	133
11۔	جامع ترمذی کے حوالہ جات تعداد	158
12۔	ابوداود کے حوالہ جات کی تعداد	140
13۔	دیگر کتب کے حوالہ جات کی تعداد	167
14۔	کل حوالہ جات کی تعداد	642

اجمالی فہرست

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فیض بٹتا آقا آپ کا تمام زمانوں میں
بھر دو عشق اپنا میرے دل کے تمام خانوں میں

کیوں بھٹکتا پھر رہا ہے تو اے ناداں جہاں بھر میں
جو چاہیئے تجھے مل جائے گا آجا آقا کے غلاموں میں

گن گاتا ہوں گاتا رہوں گا اپنی سرکار کے
جس کا کھاؤ اسی کا گاؤ یہ دستور ہے تمام زمانوں میں

آج آمد ہے محبوب کی جھوم کر پکارو اے زاہدؔ
یارسول اللہ کے نعروں سے آگ لگا دے تمام شیطانوں

انسان ہے افضل ہر مخلوق سے تمام جہانوں میں
میرے آقا کا مقام افضل ہے تمام انسانوں میں

کوئی خلیل اللہ کوئی کلیم اللہ تو کوئی روح اللہ ہے
پر بلند و بالا ہے شان حبیب اللہ کی تمام شانوں میں

او کم عقل ذکر خدا کے ساتھ ذکر مصطفیٰ کو شرک بتائے
ذکر خدا نہیں ذکر محبوب سے جدا ان تمام اذانوں میں

اے زاہدؔ کیا سوچتا ہے مانگ لے ان سے جو چاہیئے تجھے
تیرے آقا کا فیض تو بٹتا ہے تمام آستانوں میں

ہم اپنی اس تالیف کا انتساب حجۃ الاسلام' الشاہ' حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد حامد رضا خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اور

شہزادہ عطار' حضرت علامہ مولانا حاجی

ابواُسید عبید احمد رضا عطاری سلمہ الباری

کے نام کرتے ہیں۔

زاہد الاسلام زاہد عفی عنہ

MOB:0331.4439112

0302.6420040

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿برائے ایصال ثواب﴾

ہم اپنی اس تالیف کا ثواب نبی رحمت شفیع امت حضور تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ باعث نزول سکینہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے

اپنے والدین کریمین

جن کی کوششوں اور دعاؤں سے بندہ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے یہ چند الفاظ لکھنے کی ہمت عطا فرمائی

اور شہیدان دعوت اسلامی

حاجی اُحد رضا عطاری' حاجی سجاد رضا عطاری

اور سانحہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کے شہیدوں کو کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے اور تمام امت مسلمہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے وسیلہ سے مجھ گنہگار پر بھی رحم وکرم فرمائے اور بے حساب بخشش عطا فرمائے۔آمین۔

زاہد الاسلام زاہد عفی عنہ

﴿ اسے ضرور پڑھیئے ﴾

سلسلہ عقائد اهل السنة من الصحاح الستہ (الجزء الاول) بنام (بخاری شریف اور عقائد اہلسنت) اور سلسلہ عقائد اهل السنة من الصحاح الستہ (الجزء الثانی) بنام (مسلم شریف اور عقائد اہلسنت) کی مقبولیت نے حوصلہ بڑھایا اور اب عقائد اهل السنة من الصحاح الستہ (الجزء الثالث) پر کام شروع کیا جواب اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔

سلسلہ عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستہ شروع کرنے کی بنیادی دو وجوہات ہیں نمبر 1: عقائد کا بنیادی علم سیکھنا جیسا کہ شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں 'میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس آج کل صرف و صرف دنیاوی علوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رجحان ہے علم دین کی طرف بہت ہی کم میلان ہے حدیث پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ. یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج 1 ص 146 حدیث 224)

اس حدیث پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جو کچھ فرمایا اس کا آسان لفظوں میں مختصراً خلاصہ

عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔سب میں اولین واہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سنی بنتا ہے اور جن کے انکار و مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔۔۔(بہار شریعت ج اول ص 9 پیش لفظ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے اہم ترین فرض بنیادی عقائد کا علم سیکھنا ہے باقی فرض علوم بعد میں ہیں۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس دور میں ایک گروہ ایسا ہے جو بات بات پر بخاری' مسلم اور صحاح ستہ کی رٹ لگاتا ہے حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ کسی بھی حدیث کا بخاری مسلم یا صحاح ستہ میں ہونا ضروری نہیں بلکہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں ہو وہ حدیث ہی ہے لیکن ایک گروہ کی طرف سے جب ہر بات پر بخاری' مسلم اور صحاح ستہ کی رٹ لگائی جاتی ہے تو عوام اہلسنت سمجھتے ہیں کہ شاید بخاری' مسلم اور صحاح ستہ جو کہ سب سے زیادہ مشہور اور مستند احادیث کی کتب ہے ان میں عقائد اہلسنت کی کوئی حدیث نہیں ہے۔جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

بخاری شریف اور عقائد اہلسنت' مسلم شریف اور عقائد اہلسنت اور سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت میں ''عقیدہ توحید'' کو شامل نہیں کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ عنقریب ان شاء اللہ توحید کے موضوع پر ایک کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی بندہ کے نزدیک عقائد اہلسنت کی سب سے زیادہ احادیث بخاری و مسلم میں ہیں

(جو بخاری شریف اور عقائد اہلسنت اور مسلم شریف اور عقائد اہلسنت میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں) اس سلسلے کی تیسری کڑی سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ان شاء اللہ عنقریب قرآن شریف اور عقائد اہلسنت پیش کرنے کی سعی کی جائے گی۔ اس سے عوام اہلسنت کو قرآن شریف اور صحاح ستہ کی روشنی میں اپنے عقائد سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

چند ضروری باتیں!

۱۔ احادیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔ یعنی ''ترمذی 1\26 کتاب کا نام' باب کا نام' حدیث نمبر'' کی جگہ رقم لکھا۔

۲۔ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ سنن اربعہ میں جہاں بھی حدیث ہے تمام کے حوالے درج کردیئے ہیں اور الفاظ اس کتاب کے ہیں جس کا حوالہ سب سے پہلے دیا گیا ہے تاکہ اصل کتاب سے حدیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ سنن اربعہ کی جو حدیث پہلے حصے (بخاری شریف اور عقائد اہل سنت) اور دوسرے حصے (مسلم شریف اور عقائد اہلسنت) میں آگئیں ہیں وہ اس کتاب میں شامل نہیں کی گئیں۔

۳۔ آئمہ صحاح ستہ بعض جگہ پر صرف ''کتاب'' کا نام ہی لکھتے ہیں اس کے تحت باب نہیں بناتے ہم نے وہاں پر کچھ بھی نہیں لکھا۔

۴۔ ترمذی شریف میں امام ترمذی بعض مقامات پر نیا باب شروع کرتے وقت

اس کا نام نہیں لکھتے وہاں ہم نے اس سے قبل کے باب کا نام لکھ دیا ہے اور ساتھ (باب منہ) اشارہ کا بھی دے دیا ہے۔

۵۔ایک حدیث ایک کتاب میں ہے وہی حدیث 'الفاظ کے اختلاف' یا 'الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ دوسری کتب احادیث میں ہے ہم نے موضوع کے مواد کے لحاظ سے تخریج کی ہے۔

۶۔ہم احادیث کی ضروری وضاحت صرف موضوع کے متعلق ہی کریں گے۔

۷۔کچھ چیزیں عقائد سے متعلق نہیں ہیں لیکن معمولات اہلسنت سے ہیں ان کو بھی سنن اربعہ کے حوالے سے شامل کتاب کیا گیا ہے۔

۸۔یہ کتاب جہاں عوام کے لیے فائدہ مند ہوگی وہاں علماء' خطباء' واعظین' مصنفین اور مؤلفین کے لیے سودمند ثابت ہوگی۔(ان شاء اللّٰه عزوجل)

۹۔درج ذیل کتب احادیث سے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	زبان	جلد	کُل احادیث	نام مکتبہ
1۔	بخاری شریف	عربی	2	7563	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
2۔	مسلم شریف	عربی	2	7563	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
3۔	سنن ابی داود	عربی	2	5274	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
4۔	جامع ترمذی	عربی	2	3923	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور

5۔ ابن ماجہ	عربی 1	4341	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
6۔ سنن نسائی	عربی 2		مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
7۔ مؤطا امام مالک	عربی 1		مکتبۃ الحسن اُردو بازار لاہور
8۔ سنن نسائی	عربی، اردو 3	5774	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
9۔ مؤطا امام مالک	عربی، اردو 1	1891	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
10۔ ترمذی	عربی، اردو 3		شبیر برادرز اردو بازار لاہور

۱۰۔ ترمذی، مؤطا امام مالک اور نسائی عربی میں احادیث کے نمبر درج نہیں ہیں ہم نے جلد اور صفحہ نمبر عربی کتب سے اور احادیث کے نمبر مترجم کتب سے لیے ہیں

۱۱۔ تفصیل سے تخریج کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی مآخذ کتب سے احادیث دیکھنا چاہے تو بآسانی تلاش کر سکے۔

۱۲۔ آخر میں ہم حضرت علامہ ابوحذیفہ کاشف اقبال مدنی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود شفقت فرماتے ہوئے نظر ثانی کی ہے اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے۔

۱۳۔ اس کتاب کی جو خوبیاں ہیں وہ اللہ جل شانہ کی رحمت اور تمام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء نبی رحمت نور مجسم شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم صحابہ کرام، اہلبیت عظام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین کا فیضان اور علمائے اہلسنت خصوصاً امام

اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ کا فیض اور والدہ محترمہ مرحومہ کی دعاؤں کا ثمر ہے اور جو خامی ہے اس میں بندہ کی کوتاہی ہے۔

۱۴۔ہم نے اس کتاب کو ہر قسم کی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے پھر بھی اہل علم جہاں کسی قسم کی غلطی پائیں اصلاح فرمادیں(جزاھم اللّٰہ خیرًا

۱۵۔اس کتاب کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ سنن اربعہ میں موجود عقائد اہل سنت کی تمام احادیث نقل کردی ہیں بلکہ یہ تو ایک کوشش ہے ورنہ علماء جانتے ہیں سنن اربعہ میں عقائد اہلسنت کی سینکڑوں احادیث ایسی ہیں جو اس کتاب میں درج نہیں کی گئیں۔

۱۶۔الحمد اللہ عقائد اہل السنة من الصحاح الستہ'' کے تینوں حصے مکمل ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو لوگوں کے لیے نافع اور ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ان کے طفیل بندہ گنہگار کی بخشش فرمائے۔

قرآن شریف اور عقائد اہلسنت'' ان شاء اللّٰہ جلد منظر عام پر لائی جائے گی۔

زاہد الاسلام زاہد

11.9.2014 اللہ تعالیٰ اسے دنیا آخرت میں عفوو عافیت اور بھلائی عطا فرمائے آمین۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

تفصیلی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب نمبر 1: علم غیبِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1: حجر اسود کی آنکھیں اور کان ہوں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کے بارے میں ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھائے گا اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، اور اس کی ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے بات کرے گا اور ہر اس شخص کے بارے میں گوہی دے گا جس نے اسے بوسہ دیا ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 1/314 کتاب الحج باب ماجآء فی الحجر الاسود رقم 884.

تشریح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حجر اسود جو کہ ایک جنتی پتھر ہے اپنے بوسہ

دینے والوں کے حق میں گواہی دے کر ان کو نفع دے گا کیوں کہ اس کو انبیاء علیہم السلام سے نسبت ہوگی ہے۔

اگر پتھر کو انبیاء کرام علیہم السلام سے نسبت ہو جائے تو وہ بھی فائدہ دیتا ہے تو خود انبیاء کرام علیہم السلام کی شان کیا ہوگی اور انبیاء علیہم السلام کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا شان ہوگی۔

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی خبر ارشاد فرماتے ہوئے غیب کی خبر دی ہے۔

حدیث نمبر 2: تمام اہل جنت اور اہل جہنم کا علم

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَارَسُوْلَ اللهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّۃِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَّاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ فَنَبَذَھُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم لوگ جانتے ہو یہ دو کتابیں کس چیز کے متعلق ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمیں بتائیں۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں موجود تحریر کے بارے میں بتایا یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے جس میں اہل جنت کے نام ہیں اوران کے آباء اجداد اور قبائل کے نام ہیں پھر اس کے آخر میں مہر لگادی گی ہے ان میں کوئی اضافہ نہیں ہوسکتا اور نہ کوئی کمی ہوسکتی ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں ہاتھ میں موجود کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس میں اہل جہنم کے نام ہیں ان کے آباء و

اجداد اور قبائل کے نام ہیں پھر اس پر مہر لگا دی گئی ہے۔ ان میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہو سکتی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر عمل کیوں کیا جائے اگر معاملہ طے ہو چکا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سیدھے راستے پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی شخص کے نصیب میں اہل جنت کا عمل لکھ دیا گیا ہے اگرچہ وہ کوئی بھی عمل کرے اور اہل جہنم کے نصیب میں اہل جہنم کا عمل لکھ دیا گیا ہے اگرچہ وہ کیسا ہی عمل کرے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا اور دونوں کتابوں کو رکھ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے حوالے سے فارغ ہو چکا ہے ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 2/482 کتاب القدر باب ماجاء ان اللہ کتب کتابا..... رقم 2067.

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اہل جنت اور تمام اہل جہنم کا علم عطا فرمایا بلکہ ان کے آباء اجداد اور ان کے قبائل کا بھی علم عطا فرمایا اور فرمایا ان دونوں گروہوں میں کوئی کمی پیشی نہیں ہوگی۔ جس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے گا اور کس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اور کون

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے گا یعنی لوگوں کے تمام اعمال سے واقف ہیں۔

حدیث نمبر 3: زمین میں دھنسنا اور چہروں کا مسخ ہونا

حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فَلَا نًا یَّقْرَاُ عَلَیْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْفِیْ اُمَّتِیْ الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَهْلِ الْقَدَرِ.

ترجمہ:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور بولا فلاں شخص نے آپ کو سلام بھیجا ہے تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ وہ نئے عقائد (یعنی بدمذہبی) قائم کرنے چلا ہے اگر اس نے نیا عقیدہ قائم کرلیا تو اسے میری طرف سے سلام کا جواب نہ دینا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری اس آیت (راوی کو شک ہے) یا میری اس امت میں زمین میں دھنسنا ہوگا، چہروں کا مسخ ہوجانا ہوگا، اور پتھروں کے ذریعے مارے جانے کا عذاب ہوگا، جو تقدیر کے منکرین کے لیے ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 2/484 کتاب القدر باب ما جاء فی الرضاء بالقضاء رقم 2078.

ابن ماجہ صفحہ 431 کتاب الفتن باب الخسوف رقم 4061

مسند امام احمد 2/.90.136

حدیث نمبر 4: لوگ تقدیر کا انکار کریں گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا شام میں ایک دوست تھا جس سے آپ خط و کتابت کرتے تھے یک مرتبہ آپ نے اسے خط لکھا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تمہیں مسئلہ تقدیر میں کلام (انکار) ہے لہذا آئندہ میرے لیے خط نہ لکھنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یُکَذِّبُوْنَ بِالْقَدْرِ کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

تخریج:

ابو داود 2/289 کتاب السنہ باب فی لزوم السنہ رقم 4607.

حدیث نمبر 5:

نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی عذاب کے نازل ہونے کی وجہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الْاُمَّۃِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ اَنَہْلِكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَھَرَ الْخُبْثُ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے آخر میں زمین میں دھنسنا' چہروں کا مسخ ہونا' آسمان سے پتھروں کی بارش کا ہونا ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے درمیان نیک لوگ ہوں گے ہم پھر بھی ہلاک کردیئے جائیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب برائی عام ہوجائے گی۔

تخریج:

ترمذی 2/288 کتاب الفتن باب ماجاء فی الخسف رقم 2111

ابن ماجہ صفحہ 431 کتاب الفتن باب الخسوف رقم 4059'4060

حدیث نمبر 6: جب گانوں کا رواج ہوگا تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حَصِيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَتٰى ذَاكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمُعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے' چہرے مسخ ہوجانے' اور آسمان سے پتھر برسائے جانے کا (عذاب ہوگا) مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

یہ کب ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو جائے گا اور شراب (عام) پی جائے گی۔

تخریج:

ترمذی 4/492 کتاب الفتن باب ما جآء فی اشراط الساعۃ باب منہ رقم 2138.

تشریح 3۔4۔5۔6:

ان احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں: کہ امت کا مسخ ہونا' زمین میں دھنسنا' اور قذف ہونا ہوگا' اور ساتھ مزید غیب کی خبر ارشاد فرماتے اسباب بھی بیان کیے کہ یہ اس وقت ہوگا جب تقدیر کا انکار کیا جائے گا' گناہوں کی کثرت ہوگی' گانے باجے کے آلات کا عام ہویں گے' اور شراب کا پیا جانا عام ہوگا۔

اور حدیث نمبر 3 سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی بہت بڑا مذموم فعل ہے اسی لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بدمذہبی کی وجہ سے اس کا سلام قبول نہیں کیا اور نہ ہی اسے سلام بھیجا۔ یاد رہے اہلسنت و جماعت اہل حق کی جماعت ہے اور صحابہ کرام کے دور سے اور تمام اولیاء کرام کا تعلق اسی جماعت سے ہے۔

تقدیر پر بحث کرنا کیسا؟

مختلف عذابات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ عذاب تقدیر کے انکار کی وجہ

سے ہوں گے۔ عام آدمی کا تقدیر کو سمجھنا بہت مشکل ہے لیکن اس پرفتن دور میں جہاں ہر چیز کو عقل کے معیار پر پرکھا جاتا ہے وہاں تقدیر کو بھی اسی طرح سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے اگر سمجھ میں نہ آئے تو فوراً انکار کر دیا جاتا ہے۔ لیکن یاد رکھیئے تقدیر کا معاملہ اتنا حساس ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسی عظیم ہستیوں کو اس پر بحث کرنے سے منع فرمایا گیا تھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم 1423)

اور ترمذی کی روایت کا مفہوم ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تقدیر کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اسی معاملے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے ہیں میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ آئندہ اس پر بحث نہ کرنا۔

ترمذی 2/480 کتاب القدر باب ما جاء فی التشدید فی الخوض.... رقم 2059.

لہذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ تقدیر کے معاملات پر بحث کرنے کی بجائے صرف اس پر ایمان لائیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قضا قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے صدیق فاروق اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے۔ ما و شما (یعنی ہم اور آپ) کس گنتی میں۔۔۔۔۔۔! اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل

پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس وحرکت پیدا نہیں کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار (ایک طرح کا اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع، نقصان، کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اس کا مواخذہ ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ (بہار شریعت 1/19 حصہ اول مکتبۃ المدینہ)

حدیث نمبر 4 میں زمین میں دھنسنا، چہروں کا مسخ ہونا، اور پتھروں کے برسنے کی وجہ برائی عام ہونا بیان فرمائی ہے۔

اس حدیث پاک میں وسیلہ کا ثبوت ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آئے گا۔ جس سے معلوم ہوا کہ سیدہ کا عقیدہ کہ نیک لوگوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ عذاب کو ٹال دیتا ہے اسی لیے انہوں نے سوال کیا تو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گناہوں کی کثرت ہو گی تو اس وقت ہلاکت ہوگی۔

حدیث نمبر 5 عذاب کی وجوہات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں، اور گانے کا رواج ہو جائے گا، شراب کی کثرت ہو جائے گی۔ ہمارے زمانے میں گانے والی عورتوں، گانے کے آلات، شراب کی کثرت ہو گی ہے۔

لہذا ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کو خود سے دور رکھیں اور خود ان سے دور رہیں تا کہ عذابِ خداوندی سے محفوظ رہا جا سکے۔

حدیث نمبر 7:

ایک دوسرے کو حقیر جاننے میں شیطان کی پیروی کرو گے

حضرت سلمان بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے مختلف سوالات کیے اور فرمایا ہر کسی کی جان، مال، اور عزت اس شہر اور دن کی طرح محترم ہے اور ہر کوئی اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے کوئی اپنی اولاد کے عمل یا اپنے باپ کے عمل کی سزا نہیں پائے گا اور فرمایا:

أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بِلَادِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ

خبردار! شیطان اس بات سے محروم ہو گیا ہے کہ تمہارے ان شہروں میں شیطان کی پوجا کی جائے تاہم تم لوگ اس کی فرنبرداری کرو گے ان چیزوں کے بارے میں جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو گے اور وہ اس پر بھی راضی ہو جائے گا۔

تخریج:

ترمذی 2/485 کتاب الفتن باب ما جاء فی تحریم الدماء والاموال رقم 2085.

ابن ماجہ صفحہ 349 کتاب مناسك الحج باب الخطبة یوم النحر رقم 3055

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ ان شہروں میں شیطان کی پوجا کی جائے یعنی شرک اور بت پرستی تو اس سے شیطان مایوس ہو چکا ہے۔ یعنی شرک نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے بخاری کے حوالے سے بخاری شریف اور عقائد اہلسنت صفحہ نمبر 76 پر حدیث مبارک نقل کی ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین ہونے کے باوجود بھی شرک کا ہیضہ ہوا رہتا ہے اور انہیں ساری امت مشرک نظر آتی ہے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بعد شرک نہیں کرو گے اور بت پرستی نہیں ہوگی تاہم فرمایا دوسروں کی چیزوں کو جن کو تم حقیر جانو گے کے بارے میں شیطان کی پیروی کرو گے اور وہ اس سے بھی راضی ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 8: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَّيَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

میری امت کو اکٹھا نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ فرمایا) حضرت محمد ﷺ کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت جماعت پر ہے اور جو شخص الگ ہوا وہ الگ ہو کر جہنم کی طرف چلا گیا۔

تخریج:

ترمذی 2/486 کتاب الفتن باب ماجآء فی لزوم الجماعۃ رقم 2093.
ابن ماجہ صفحہ 419 کتاب الفتن باب السواد الاعظم رقم 3950.

تشریح:

اس حدیث پاک کی رو سے ثابت ہوا کہ امت مسلمہ کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، جو کہ علم غیب کی واضح دلیل ہے اور آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ کتنے بڑے بڑے فتنے آئے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ایسے برگزیدہ بندوں کو بھیجتا رہا جنہوں نے امت کی اکثریت کو ان فتنوں سے بچائے رکھا اور راہ حق پر گامزن رکھا جسے دوسرے لفظوں میں سوادِ اعظم کہا جاتا ہے۔ حدیث پاک میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو جماعت یعنی سوادِ اعظم سے الگ ہوا وہ الگ جہنم میں جائے گا۔

الحمدللہ ہر دور میں اہلسنت و جماعت سوادِ اعظم رہے ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے اور کسی بھی دور میں تمام گروہانِ باطل کا مجموعہ بھی اہلسنت کی تعداد تک نہیں پہنچ سکا اللہ تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حدیث نمبر 9: فتنے کے وقت بہتر کون؟

عَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ مِنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَةٍ يُؤَدِي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ يُخِيْفُوْنَهٗ.

ترجمہ:

سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا اور اسے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا یہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا: اس وقت کون شخص بہتر ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جو جانوروں میں ہو اور ان کے حق کو ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو تھامے اور دشمن پر حملہ کر دے اور دشمن اس پر حملہ کر دے۔

تخریج:

ترمذی 2/487 کتاب الفتن باب ما جآء فی الرجل یکون فی الفتنہ رقم 2103.
مسند امام احمد 419/6.

تشریح:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت میں آنے والے ہر فتنے اور اس کے حل کو جانتے ہیں اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنے کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرما دیا اور سوال کرنے پر اس فتنے سے محفوظ رہنے کا طریقہ بھی بیان فرما دیا

جو کہ علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 10: ایسا فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیر لے گا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبُ قَتلَا فِي النَّارِ اِللّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا فتنہ آئے گا جو عرب کو گھیر لے گا اس میں مرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے اس فتنے کے دوران زبان تلوار سے زیادہ تیز ہوگی۔

تخریج:

ترمذی 487/2 کتاب الفتن باب ما جاء فی الرجل یکون فی الفتنہ رقم 2104.

ابن ماجہ صفحہ 422 کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنہ رقم 3967.

ابو داود 236/2 کتاب الفتن باب فی کف اللسان رقم 4264.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ایک ایسا فتنہ آئے گا جو عربوں کو گھیر لے گا سارا عرب اس کی لپیٹ میں آجائے گا۔ اس میں مرنے والے جہنم میں جائیں گے۔ اس وقت تلوار سے زیادہ تیز زبان چلے گی۔ یہ سب علم غیب کی باتیں ہیں۔

حدیث نمبر 11: فتنے عام ہوں گے/آدم کے بیٹے کی طرح ہو جانا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ کَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَکُمْ وَالْزَمُوْا فِیْهَا اَجْوَافَ بُیُوْتِکُمْ وَکُوْنُوْا کَابْنِ اٰدَمَ.

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فتنے کے زمانے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں تم کمانوں کو توڑ دینا، اپنی تانتوں کو کاٹ دینا، اپنے گھروں کے اندر بند ہو کر رہنا، اور آدم علیہ السلام کے بیٹے کی مانند ہو جانا (جس نے اپنے بھائی پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا)۔

تخریج:

ترمذی 2/491 کتاب الفتن باب ما جاء فی اتخاذ سیف من .... رقم 2130

ابن ماجہ صفحہ 421 کتاب الفتن باب التثبت فی الفتنہ رقم 3961.

ابو داود 2/234 کتاب الفتن باب النہی عن السعی فی الفتنہ رقم 4258.

مسند امام احمد 4/408.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں آنے والے فتنوں کی طرف اشارہ فرما کر ان سے بچنے کی تدابیر ارشاد فرما دیں جس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فتنے کی ہر چیز کو

تفصیل کے ساتھ جانتے ہیں۔

جب مسلمانوں میں فتنہ پھیل جائے اور مسلمان دست و گریبان ہو رہے ہوں تو اس وقت فسادات سے حتی الامکان دور رہنا چاہیئے۔ فریقین میں سے کسی کی موافقت یا مخالفت نہ کرے بلکہ گوشۂ عافیت تلاش کر کے گھر میں یوں پڑ رہے جیسے گھر کے اندر دوسری چیزیں پڑی رہتی ہیں کسی بھی فتنے کی چیز میں بالکل مداخلت نہ کرے اس وقت مردانگی اور عافیت اسی میں ہے۔

حدیث نمبر 12: پندرہ خصلتیوں کی وجہ سے زمین میں دھنسنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هُنَّ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمُغْنَمُ دُوَلًا وَّالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَّالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَّاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا وَّمَسْخًا

ترجمہ:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہوجائیں گی تو ان پر بلائیں ٹوٹ پڑیں گی، عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسی ہوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشادفرمایا: جب مالِ غنیمت ذاتی دولت بن جائے گی، امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا، زکوۃ کو ٹیکس سمجھا جائے گا۔ آدمی اپنی بیوی کی پیروی کرے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ آدمی اپنے دوست سے بہتری اور باپ سے زیادتی کرے گا، مساجد میں اونچی آواز سے باتیں کی جائیں گی، ذلیل لوگ حکمران بن جائیں گے، کسی شخص کے شر سے بچنے کے لیے اس کی عزت کی جائے گی، شراب پی جائے گی، ریشمی کپڑا پہنا جائے گا، گانا بجانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان حاصل کیا جائے گا، اور اس امت کے آخر میں آنے والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں گے، تو اس وقت وہ انتظار کریں یا تو سرخ آندھی آئے گی، یا زمین میں دھنسنے کا عذاب ہوگا، یا چہرے مسخ ہوجائیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/491 کتاب الفتن باب ماجاء فی اشراط الساعۃ رقم 2138'2137'2136

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ میری امت میں درج بالا افعال ہوں گے۔ جب وہ خصلتیں رونما ہوں گی تو مختلف قسم کے عذابات

کا نزول ہوگا۔ یہ سب علم غیب کی خبریں ہیں۔

حدیث نمبر 13: خلافت تیس سال ہوگی اس کے بعد بادشاہت

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلَافَۃُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ مَلَکٌ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی۔

تخریج:

ترمذی 2/493 کتاب الفتن باب ماجاء فی الخلافۃ رقم.2152

ابو داود 2/293 کتاب السنہ باب فی الخلفاء رقم 4647.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق بالکل خلافت تیس سال ہی رہی جو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بادشاہت میں تبدیل ہوگی۔ لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو یہ احادیث بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر بھی علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ لیکن اہل عقل کے لیے یہ دلائل کافی ہیں۔

حدیث نمبر 14: گمراہ کرنے والے حکمران

عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ.

ترجمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا اندیشہ ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/494 کتاب الفتن باب ما جاء فی الائمة المضلین رقم 2155.

دارمی 1/124 المقدمہ باب فی کراھة اخذ الرای رقم 215.

دارمی 2/327 کتاب الرقائق باب فی الائمة المضلین رقم 2786.

مسند امام احمد 22447.

حدیث نمبر 15: نالائق حکمران ہوں گے

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِىْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ عَلَى الْحَوْضِ.

ترجمہ:

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ مجھے کوئی ذمہ داری کیوں نہیں عطا فرماتے، حالانکہ فلاں شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلاں عہدہ عطا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میرے بعد تم پر نالائق حکمران ہوں گے تو ایسی صورت حال میں صبر کرنا حتیٰ کہ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

تخریج:

نسائی 2/303 کتاب آداب القضاۃ باب ترك استعمال من يحرص رقم 5398.

حدیث نمبر 16: اچھے اور برے کام کرنے والے حکمران ہوں گے

عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ قَالَ هِشَامٌ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا صَلَّوْا.

ترجمہ:

حضرت صبہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے حکمران ہوں

گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام بھی کریں گے۔جس نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہشام نے کہا اپنی زبان سے۔وہ بری الذمہ ہو گیا۔جس نے برا جانا وہ بچ گیا لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی (وہ برباد ہوا) عرض کی گی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم انہیں قتل کر دیں؟ابن داود نے کہا کیا ہم ان سے جنگ کریں فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

تخریج:

ابوداود 1/311 کتاب السنہ باب فی قتل الخوارج رقم 4760.

حدیث نمبر 17: حکمران سنت چھوڑ کر بدعت اختیار کریں گے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَيَلِيْ اُمُوْرَكُمْ بَعْدِيْ رِجَالٌ يُّطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُوْنَ بِالْبِدْعَةِ وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَّوَاقِيْتِهَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنْ اَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ اَفْعَلُ قَالَ تَسْاَلُنِيْ يَاابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَاطَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ:

میرے بعد تم میں ایسے حاکم پیدا ہوں گے جو سنت پر چلنا چھوڑ دیں گے اور بدعت پر عمل کریں گے اور نماز کے اوقات میں تاخیر کریں گے میں نے عرض کیا یارسول

اللہ ﷺ! اگر میں ایسے لوگوں کو پاؤں تو کیا کروں آپ ﷺ نے فرمایا: ام عبد کے بیٹے کیا تو مجھ سے یہ سوال کرتا ہے کہ میں کیا کروں، اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 332 کتاب الجهاد باب اطاعة فی معصية الله رقم 2865

تشریح 13.14.15.16.17:

حدیث نمبر 13 کی صداقت کو اس دور میں بخوبی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ کس طرح حکمران لوگوں کی گمراہی اور برائی کے پھیلنے کا سبب بن رہے ہیں۔

حدیث نمبر 14 میں عہدے کی آرزو کرنے والے کو غیب کی خبر ارشاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں تو ہر شخص کو انصاف سے اس کی قابلیت کے مطابق عہدہ اور کام دیتا ہوں لیکن تم میرے بعد دیکھو گے نالائق اور نااہل لوگوں کو ذمہ داری اور عہدہ سونپا جائے گا اور مستحق لوگ محروم رہ جائیں گے۔ جیسا کہ فی زمانہ ہو رہا ہے۔

حدیث نمبر 15 میں ارشاد فرمایا کہ حکمران دونوں طرح کے یعنی اچھے اور برے کام کریں گے جس کو اس دور میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور ساتھ ارشاد فرمایا ان کے برے کام کا ناپسند کرنے ولے بری الذمہ ہو جائیں۔ اور جو ان کے برے کاموں پر راضی ہوئے وہ ہلاک ہو گے۔ یہاں ان لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو حکمرانوں کے ہر کام میں ان کی معاونت کرتے ہیں اور ان کے ہر اچھے برے کام میں ان کی

ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔
اور حدیث نمبر 16 میں ایسے حکمرانوں کے بارے میں بتایا کہ سنت کو چھوڑ دیں گے' بدعت کو اختیار کریں گے' نمازوں کو دیر سے ادا کریں گے۔ یہ سب غیب کی باتیں ہیں۔

حدیث نمبر 18: تم لوگوں کو مال و دولت اور کشادگی ملے گی

حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:
اِنَّكُمْ مَنْصُرُوْنَ مصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ............ بے شک تم لوگوں کی مدد کی جائے گی تم لوگوں کو مال و دولت ملے گا تم لوگوں کے لیے کشادگی ہوگی

تخریج:

ترمذی 2/499 کتاب الفتن باب منہ ماجاء فی النھی عن سب الریاح رقم 2183.

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور مبارک میں اگرچہ مسلمانوں کی مالی حالت زیادہ بہتر نہ تھی لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:
عنقریب مسلمانوں کی مالی حالت بہتر ہو جائے گی' انہیں کشادگی ملے گی' اور ان کی مدد کی جائے گی۔ کوئی صحابی رضی اللہ عنہ اعتراض نہیں کرتا کہ ہم تو فاقوں کے ساتھ زندگی

گزار رہے ہیں ہماری حالت بہت جلد کیسے تبدیل ہو جائے گی؟ وہ اعتراض کیا کرتے صحابی رضی اللہ عنہ تھے کوئی وہابی تو نہیں تھے ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنے والے حالات کو بخوبی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 19: دین پر قائم رہنا مٹھی میں انگارہ لینے کی مانند ہوگا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب دین پر قائم رہنے والا شخص اس طرح ہوگا جس طرح اس نے اپنی مٹھی میں انگارہ رکھا ہوا ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/499 کتاب الفتن باب منه باب ماجآء فی النهی عن سب الریاح رقم 2186

تشریح:

یعنی دین پر چلنے والے شخص کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے، دل آزاریاں کریں گے، طعنے دیں گے۔

حدیث نمبر 20: بدترین لوگ بہترین لوگوں پر مسلط ہوں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیْ بِالْمُطَیْطِیَاءِ وَخَدَمَھَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْکِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُھَا عَلٰی خِیَارِھَا.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب میری امت کے لوگ اکڑ کر چلنا شروع کر دیں گے اور بادشاہوں کی اولاد ان کی خدمت کرے گی اور فارس اور روم کے لوگ ان کی خدمت کریں گے تو ان کے بدترین لوگ ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/499 کتاب الفتن باب ماجاء فی النہی عن سب الریاح رقم. 2187

تشریح:

اس حدیث پاک میں درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی گئیں ہیں:

میری امت کے لوگ اکڑ کر چلنا شروع کر دیں گے۔ بادشاہوں کی اولاد ان کی خدمت کریں گے۔ فارس اور روم کے لوگ ان کی خدمت کریں گے۔ اس وقت بدترین لوگ بہترین لوگوں پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

حدیث نمبر 21:

ایک زمانہ آئے گا دسویں حصے پر عمل کرنے والا بھی نجات پائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں تم لوگ ایسے زمانے میں ہو تم میں سے جس شخص کو حکم دیا گیا ہے اگر اس کا دسواں حصہ ہی ترک کر دے تو ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ دیئے گئے حکم کے دسویں حصے پر عمل کر لیں گے تو بھی نجات پا جائیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/500 کتاب الفتن باب ما جاء فی النہی عن سب الریاح رقم 2193

تشریح:

یعنی ایسا پرفتن دور ہو گا دسویں حصے پر عمل کرنے والا بھی نجات پا جائے گا اس حدیث پاک میں جہاں آنے والے دور کے فتنوں کا ذکر ہے وہاں پر لوگوں کے اعمال اور ان کی نجات کی خبر کی طرف اشارہ ہے۔

حدیث نمبر 22: امت کی عمریں اوسطاً ساٹھ' ستر سال ہوں گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَةً اِلٰی سَبْعِیْنَ سَنَةً.

فی مقام الاخری: وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (عام طور پر) میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال تک ہوں گی۔

اور دوسری روایت میں ہے: ان میں بہت کم لوگ اسے عبور کریں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/508 کتاب الزھد باب ما جآء فی اعمار ھذہ الامة....... رقم 2253

ترمذی 2/671 کتاب الدعوات باب ما جاء جامع الدعوات عن رسول اللہ ﷺ باب منہ رقم 3473

ابن ماجہ صفحہ 449 کتاب الزھد باب الامل والاجل رقم 4236.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے دور کے لوگوں کی زندگیوں کی خبر ارشاد فرمائی کہ ان کی عمر ساٹھ سے ستر سال تک ہوں گی اور بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جن کی عمریں زیادہ ہوں۔ جیسا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فی زمانہ بالکل ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث

کو پڑھ سن کر اور اپنی زندگی میں تجربہ کے ساتھ دیکھ کر بجائے ماننے کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا: خود ذاتِ محبوب ﷺ پر ہی اعتراض کرتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی اکرم ﷺ اپنی زندگی اور موت کو نہیں جانتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے۔

حدیث نمبر 23: ایسے لوگ ہوں گے جو دین کو دنیا کے عوض بیچیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَّخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا.

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کو دنیا کے عوض حاصل کریں گے وہ لوگوں کے سامنے دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم مجھے دھوکہ دینے کی

کوشش کرتے ہو؟ میرے سامنے یہ جرأت کرتے ہو۔ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں میں انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کردوں گا جس میں ان کا سمجھدار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔

تخریج:

ترمذی 2/516 کتاب الزھد باب ما جاء فی ذھاب البصر رقم 2328

تشریح:

نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں ہیں:

آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو دنیا کو دین کے عوض حاصل کریں گے۔ دنبوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور دل بھیڑیوں جیسے ہوں گے۔

حدیث نمبر 24: قیامت کو مجھے تین مقامات پر تلاش کرنا

حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن ہماری شفاعت کیجئے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ایسا ہی کروں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں تلاش کروں؟ قَالَ اطْلُبْنِي اَوَّلَ مَا

تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قَالَ فَطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ.

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کیا اگر پل صراط کے پاس میری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملاقات نہ ہوسکی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے میزان کے قریب تلاش کرنا' میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس بھی میری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات نہ ہوسکی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔

تخریج:

ترمذی 2/520 کتاب صفة القیامة باب ماجآء فی شان الصراط رقم.2357

تشریح:

اس حدیث سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو کہتے ہیں معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے انجام کی خبر نہیں ہے۔ یہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو فرما رہے ہیں کہ مجھے تین مقامات پر تلاش کر لینا انہیں مقامات میں سے کسی ایک مقام پر تمہیں مل جاؤں گا۔ اس حدیث پاک میں قیامت کے بعد کی باتوں کے علم کا ثبوت ہے۔

شفاعت کا سوال کرنے والے کو فرمایا ہاں میں تمہاری شفاعت کروں گا جو کہ شفاعت کا واضح ثبوت ہے۔

حدیث نمبر 25: حوض کوثر پر لوگ کیسے آئیں گے

قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِیْ ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانِ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوِیْبُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَّمْ یَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلَ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الشَّعْثُ رُؤُسًا الدُّنُسُ ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لُهُمُ السُّدَدُ..................

ترجمہ:

۔۔۔حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء تک بڑا ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس کے برتن آسمان کے ستاروں جتنے ہوں گے جو شخص اس سے پی لے گا اس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی۔

سب سے پہلے اس حوض پر غریب مہاجر آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے

ہوں گے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے۔ کیونکہ وہ لوگ صاحب حیثیت عورتوں سے شادی نہیں کر سکتے اور جن کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جاتے تھے۔

تخریج:

ترمذی 2/522 کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی صفۃ اوانی الحوض رقم.2368

ابن ماجہ صفحہ 56'455 کتاب الزھد باب ذکر الحوض رقم.4303

مسند امام احمد5/275.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں فرمائی ہیں:

حوض کوثر عدن سے لے کر عمان بلقاء تک بڑا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ حوض کوثر پر سب سے پہلے مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے ہوں گے۔

حدیث نمبر 26: کعبہ کے غلاف کی طرح پردے لٹکاؤ گے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو کہ اعلیٰ نعمتوں میں زندگی بسر کر رہے تھے ایک چادر میں تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَّرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَّوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ

وَّرُفِعَتْ اٰخَرُ وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ.

ترجمہ:

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں صبح کے وقت ایک لباس پہننے کو ملے گا اور شام کو ایک اور لباس پہننے کو ملے گا۔ تمہارے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا تو دوسرا اٹھالیا جائے گا۔ تم اپنے گھروں میں یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس وقت ہم آج کی حالت سے بہتر ہوں گے اور زیادہ توجہ کے ساتھ عبادت کرسکیں گے اور ہمیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آج اس سے زیادہ بہتر حالت میں ہو جس میں اس دن ہوگے۔

تخریج:

ترمذی 2/526 کتاب صفة القیامة باب ماجاء صفة اوانی الحوض باب منہ رقم 2400

تشریح:

اس حدیث مبارک میں مخاطب صحابہ کرام ہیں لیکن مراد آنے والی امت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی ظاہری حیات مبارکہ کے بعد کے دور کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں؛ جو اس دور میں من وعن پوری ہو رہی ہیں جیسے صبح وشام پہننے کو الگ الگ لباس ملیں گے۔ کھانے کا ایک برتن رکھا جائے دوسرا اٹھالیا جائے گا۔ گھروں میں پردے ایسے لٹکائے جائیں گے جیسے کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ اتنی آسائشیں ہوتے ہوئے بھی دینی حالت کمزور ہوگی اور ابتری کی طرف چلتی جائے گی۔ یہ ساری چیزیں من وعن اس دور میں پوری ہو رہی ہیں' لیکن نہ ماننے والے سورج کو واپس مڑتے ہوئے دیکھ کر بھی نہیں مانے تھے۔

حدیث نمبر **27**: میرے بعد کے کچھ زمانوں میں حلال کھایا جائے گا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بِقَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ یَّارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ فِی النَّاسِ لَکَثِیْرٌ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال کھائے اور سنت پر عمل کرے لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں تو وہ جنت

میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ چیز تو آج بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے بعد کے کچھ زمانوں میں بھی ہوگی۔

تخریج:

ترمذی 2/531 کتاب صفة القیامة باب ماجاء صفة اوانی الحوض باب منه رقم 2444

تشریح:

یعنی پھر حلال کھانا چھوڑ دیا جائے گا، سنت پر عمل کرنا چھوڑ دیا جائے گا، اور دوسروں پر ظلم ستم کے پہاڑ ڈھائے جائیں گے جیسا کہ آج کے دور میں اکثریت حرام میں پڑی ہوئی ہے۔ اور سنت پر عمل کرنے والے کو مذاق کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کمزوروں پر ظلم ستم ڈھائے جاتے ہیں اور غریب آدمی انصاف کے لیے مارا مارا پھر رہا ہے لیکن انصاف نام کی چیز نہیں ہے۔

حدیث نمبر 28: جنت میں جانے والے گروہوں کے حالات

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰی مِثْلِ ضُوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِیَةُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ

زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چمک کے اعتبار سے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ جو دوسرا گروہ ہوگا وہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے ہوں گے۔ ان کے کپڑوں کے پار سے ان کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

تخریج:

ترمذی 2/532 کتاب صفة القيامة باب فی صفة نساء اهل الجنة رقم 2458'2457

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت میں داخل ہونے والے دو گروہوں کی نشانی بیان فرمائی ہے اور یہ کہ جنت میں ان کو کیا نعمتیں ملیں گئی ان کا مختصر بیان فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جنتی کو جانتے ہیں اور اس کے مقام و مرتبہ سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔ دوسری روایت میں جنتیوں کی عمر بھی بیان کی ہے جیسا کہ

جنتیوں کی عمر:

اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے چہرے اور جسم پر بال نہیں

ہوں گے ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر 32 یا 33 سال ہوگی۔

ترمذی 2/534 کتاب صفۃ الجنۃ باب ماجاء فی سن اھل الجنۃ رقم 2468.

مسند اما احمد 243/5۔

حدیث نمبر 29: قیامت کو امت مسلمہ کی 80 صفیں ہوں گی

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَھْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْھَا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ.

ترجمہ:

اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی جن میں سے 80 صفیں اس امت کی ہوں گی اور باقی 40 تمام امتوں کی ہوں گی۔

تخریج:

ترمذی 2/534 کتاب صفۃ الجنۃ باب ماجاء فی صف اھل الجنۃ رقم 2469.

ابن ماجہ صفحہ 454 کتاب الزھد باب صفت امۃ محمد ﷺ رقم 4289.

سنن دارمی 357/2 کتاب الرقائق باب فی صفوف اھل الجنۃ رقم 2869.

مسند امام احمد 347/5.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک جنتی کو جانتے ہیں جیسا حدیث مبارک میں تمام جنتی صفوں اور اپنی امت کی جنتی صفوں اور سابقہ

امم کی جنتی صفوں کی تعداد بیان فرمائی ہے۔

حدیث نمبر 30:

بہت سے لوگ دور سے تمہارے پاس علم حاصل کرنے آئیں گے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مشرق کی سمت سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے وہ علم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے' جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں ؛ جب ابوسعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تو فرمایا کرتے تھے ان لوگوں کے بارے میں خوش آمدید جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے

تخریج:

ترمذی 2/550 کتاب العلم باب ماجاء ماجاء فی الاستیصاء بمن طلب العلم رقم 2574'2575

ابن ماجہ صفحہ 118 کتاب السنہ باب الوصاۃ بطلبہ العلم رقم 247'248

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے پاس مشرق کی سمت سے لوگ آئیں گے کسی دنیاوی غرض سے نہیں آئیں گے بلکہ ان کا مقصد علم حاصل کرنا ہوگا۔

حدیث نمبر 31: سب سے پہلے خشوع وخضوع کا علم اٹھایا جائے گا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا یہ وہ وقت ہے جب علم کو کھینچا جا رہا ہے یہاں تک کہ لوگ کسی چیز پر قادر نہیں رہیں گے (اس کے بعد طویل حدیث مبارک ہے جس کے آخر میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الجَامِعَ فَلَا تَرٰى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا.

لوگوں میں سب سے پہلے خشوع وخضوع کا علم اٹھایا جائے گا عنقریب تم جامع مسجد میں جاؤ گے لیکن تمہیں وہاں ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آئے گا جس میں خشوع وخضوع ہو۔

تخریج:

ترمذی 2/550 کتاب العلم باب ما جاء فی ذهاب العلم رقم 2577

دارمی 1/146 المقدمه باب من قال العلم الخشية وتقوی الله رقم 296.

المستدرك للحاكم 338.

حدیث نمبر 32:

عنقریب لوگ قرآن پڑھیں گے اور لوگوں سے مانگیں گے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک قاری کے پاس ہوا جس نے قرأت سنا کر لوگوں سے کچھ مانگا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيءُ اَقْوَامٌ يَّقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسِ. جو شخص قرآن پاک پڑھے تو وہ اس کے عوض صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پاک پڑھیں گے اور قرآن کے عوض لوگوں سے مانگیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/584 کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فیمن قرا حرفاً من القرآن رقم 2841

مسند امام احمد 432/4.

حدیث نمبر 33: تم پر فقر کا اندیشہ نہیں/ ہر طرف امن ہو جائے گا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اپنے ایمان لانے کی ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں جس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاِنِّیْ لَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الْفَاقَۃَ فَاِنَّ اللہَ نَاصِرُکُمْ وَمُعْطِیْکُمْ حَتّٰی تَسِیْرَ الظَّعِیْنَۃُ فِیْمَا بَیْنَ یَثْرِبَ وَالْحِیْرَۃِ اَوْ اَکْثَرَ مَا یَخَافُ عَلٰی مَطِیَّتِہَا السَّرَقَ.

بے شک مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم فقر و فاقہ کا شکار ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں عطا کرے گا (یہاں تک کہ ایک وہ وقت آئے گا) جب کوئی عورت مدینہ منورہ سے حیرہ تک کا یا اس بھی زیادہ سفر کرے گی اور اسے یہ اندیشہ بھی نہیں ہوگا کہ اس کی سواری چوری ہو جائے گی۔

تخریج:

ترمذی 2/590 کتاب تفسیر القران باب ومن سورۃ فاتحۃ الکتاب رقم. 2878

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں: تم پر فقر و فاقہ نہیں رہے گا، لمبا سفر کرنے والی عورت تک کو بھی چوری کا اندیشہ نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 34: حضرت نوح علیہ السلام کی گواہی میری امت دے گی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کی امت ان کی تبلیغ کرنے کا انکار کر

دے گی اور کہے گی کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا:

فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا) وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ.

ترجمہ:

تو پھر (حضرت نوح علیہ السلام) سے پوچھا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ تو وہ جواب دیں گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو لایا جائے گا اور تم لوگ گواہی دو گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا. (پارہ 2 بقرہ 143)

ترجمہ کنز الایمان: اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں سے افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تم پر نگران و گواہ۔

یہاں وسط سے مراد "عدل" ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/591 کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ البقرہ رقم 2887.

تشریح:

یہ سارا کچھ قیامت کے روز پیش آئے گا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے بیان فرما دیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کا علم عطا فرمایا ہے بلکہ قیامت کے بعد کا علم بھی عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 35:

ایک زمانے میں نیک عمل کرنے والے کو پچاس کا ثواب ملے گا

حضرت ابو امیہ شعبانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔ (پارہ 7 المائدہ 105)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے بارے میں ایسے شخص سے سوال کیا ہے، جو اس سے واقف ہے میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا:

قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُ شُحًّا مُطَاعًا وَّهَوًى مُتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ

بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَّعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ.

ترجمہ:

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب تم یہ صورتحال دیکھو کہ کنجوس شخص کی اطاعت کی جانے لگے، خواہش نفس کی پیروی کی جانے لگے، دنیا کو ترجیح دی جانے لگے، ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے، تو ایسی صورت حال میں تم صرف اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے بعد جو دن آئیں گے ان میں صبر کرنا، اسی طرح ہوگا، جیسے انگارہ پر ہاتھ رکھ دینا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے شخص کو ایسے پچاس آدمیوں جتنا اجر ملے گا، جو تمہارے عمل کے مانند عمل کرتے ہوں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/603 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ المائدہ رقم.2984

ابن ماجہ صفحہ 426 کتاب الفتن باب قولہ (یایہا الذین امنوا ......) رقم.4014

ابو داود 2/248 کتاب الملاحم باب فی الامر والنہی رقم.4341

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ

کنجوس شخص کی اطاعت کی جائے گی، خواہش نفس کی پیروی کی جانے لگے گی، دنیا کو ترجیح دی جائے گی، ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے گا، اور فرمایا: جب یہ صورت حال پیدا ہوگی تو اس کے بعد صبر کرنا گویا انگارے پر ہاتھ رکھنا ہوگا۔ اور ان دنوں میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا۔

حدیث نمبر 36: اللہ تمہارے لیے زمین فتح کر دے گا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر یہ آیت تلاوت کی: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ. (پارہ 10 الانفال 60)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تم سے بن پڑے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے" تین بار ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ یاد رکھنا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے زمین کو فتح کر دے گا، اور تم لوگ محنت مشقت سے محفوظ ہو جاؤ گے اس وقت کوئی شخص تیروں سے غافل نہ ہو۔

تخریج:

ترمذی 2/607 کتاب تفسیر القران باب و من سورۃ الانفال رقم 3008.

تشریح:

نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں آنے والے دور میں ہونے والی دو چیزوں کی خبر ارشاد فرمائی ہے: یہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے زمین فتح فرمادے گا' اور وہ محنت مشقت سے محفوظ ہو جائیں گے۔

حدیث نمبر 37: قیامت کو لوگوں کو تین حالتوں میں اٹھایا جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّ صِنْفًا رُکْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ کَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکَةٍ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن لوگوں کو تین حالتوں میں اٹھایا جائے گا' کچھ لوگ پیدل ہوں گے' کچھ لوگ سوار ہوں گے' کچھ لوگ چہروں کے بل چل رہے ہوں گے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ لوگ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذات ان کو پاؤں کے بل چلانے پر قدرت رکھتی ہے وہ اس

بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ ان کو چہروں کے بل چلائے۔ یاد رکھنا! وہ لوگ اپنے چہروں سے بلندی اور کانٹوں سے بچ کر چلیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/615 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی اسرائیل رقم 3067.

مسند امام احمد 2/354.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں فرمائیں ہیں: لوگوں کے تین گروہ ہوں گے، پیدل، سوار، اور چہروں کے بل چلنے والے، اور جو چہروں کے بل چلیں گے وہ کانٹوں اور بلندی سے بھی بچ کر چلیں گے۔ یہ سب کچھ بعد قیامت ہوگا لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ بیان فرما رہے ہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زمانے ماضی، حال، مستقبل اور وقت کا کوئی فرق نہیں ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس نگاہوں میں ہے۔

حدیث نمبر 38: یاجوج ماجوج کے نکلنے کا واقعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یاجوج ماجوج کی دیوار کے بارے میں فرمان نقل کرتے ہیں:

قَالَ يَحْفِرُوْنَهٗ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهٗ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَشَدِّ

مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهٗ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهٗ فَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ فِی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِی السَّمَآءِ قَسْوَةً وَّعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِیْ اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِّنْ لُحُوْمِهِمْ.

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (یاجوج ماجوج) اسے روزانہ کھودتے ہیں' یہاں تک کہ جب اسے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں' تو ان کا امیر انہیں یہ کہتا ہے تم واپس چلو! کل ہم اسے توڑ دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اگلے دن اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے' یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی' اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھیجنے کا ارادہ کرے گا' تو پھر ان کا امیر ان سے کہے گا تم لوگ واپس چلو اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم اسے توڑ دیں گے' اب

یہاں اس نے انشاء اللہ کہہ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں پھر جب وہ لوگ آئیں گے تو اس دیوار کو اسی حالت میں پائیں گے، جس میں وہ چھوڑ کر گئے تھے اور نکل کر ان پر حملہ کر دیں گے۔ وہ سب چشموں کا پانی پی جائیں گے۔ لوگ ان سے ڈر کر بھاگیں گے۔ وہ لوگ اپنے نیزوں کا رخ آسمان کی طرف کر دیں گے۔ جب وہ نیزے واپس آئیں گے تو ان پر خون لگا ہوگا۔ وہ لوگ یہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں پر قابو پالیا ہے اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے ہیں۔ ان کا یہ جملہ ان کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے اس کے بعد ان کا گوشت کھا کر زمین کے تمام جانور موٹے تازے ہو جائیں گے اور شکر گزار ہوں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/618 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الکھف رقم 3078

ابن ماجہ صفحہ 436 کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم ... رقم 4079'4080

مسند امام احمد 2/510، 511.

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں یاجوج ماجوج کے دیوار سے نکلنے سے لے کر مرنے تک بیان فرما دیا ہے جو کہ قرب قیامت میں واقع ہوگا، یہاں ان

لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو کہتے ہیں معاذ اللہ کل کی بات نہیں جانتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک بیان فرما دیا کہ ان کا یہ کہنا ''ہم زمین والوں پر غالب آگئے اور آسمان والوں پر بھی غالب آگئے'' ان کے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا۔ یعنی ان کے دل کی باتیں بھی بیان فرما دی۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حدیث نمبر 39: کلمہ پڑھ لو عربوں کے حاکم بن جاؤ گے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ابوطالب بیمار ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہاں کفار مکہ بیٹھے تھے ان لوگوں نے ابو طالب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکایت کی تو ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں: قَالَ اُرِیْدُ مِنْھُمْ کَلِمَۃً تَدِیْنُ لَھُمْ بِھَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّی اِلَیْھِمُ الْعَجَمُ الْجِزْیَۃَ ....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ کلمہ پڑھ لیں۔ یہ لوگ عربوں کے حاکم بن جائیں گے، اور عجمی جزیہ لے کر ان کے پاس آیا کریں گے---

تخریج:

ترمذی 2/629 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ ص رقم 3156

مسند امام احمد 1/227.

تشریح:

وقت نے دیکھا کہ جب قریش مکہ نے کلمہ پڑھا تو وہ عربوں کے حاکم بن گے اور عجمی ان کے پاس جزیہ لے کر حاضر ہوئے۔ لیکن میرے غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی بیان فرما دیا تھا۔

حدیث نمبر 40: آسمان وزمین کی ہر چیز جان لی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ وَسَعْدَیْکَ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ رَبِّ لَا اَدْرِیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ وَالْکَفَّارَاتِ وَفِیْ نَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکْرُوْھَاتِ وَانْتِظَارِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ یُّحَافِظْ عَلَیْھِنَّ عَاشَ بِخَیْرٍ وَّمَاتَ وَّکَانَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرا پروردگار میرے پاس بہترین شکل میں آیا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں

نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور تیری فرمابرداری کے لیے تیار ہوں۔ پروردگار نے دریافت کیا: ملاء اعلیٰ کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار مجھے علم نہیں ہے۔ پھر پروردگار نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا جس سے مجھے مشرق اور مغرب میں موجود ہر چیز کا پتہ چل گیا پھر اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں' اے میرے پروردگار! پروردگار نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات اور کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر باجماعت نماز کی طرف جانے میں' ناپسندیدہ صورتحال کے وقت اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' (دوسری) نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' بات کر رہے ہیں۔ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ ان اعمال کو سرانجام دیتا رہے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا' اور بھلائی کے ساتھ مرے گا' اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا' جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

تخریج:

ترمذی 30'2/629 کتاب تفسیر القرآن باب ومن صورۃ ص رقم۔ 3157'3158'3159

مسند امام احمد 1/368. مسند حمیدی 682.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرق اور مغرب میں موجود ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔

ایک نکتہ:۔

ایک علامہ صاحب سے ایک بدمذہب شخص کہنے لگا کہ آپ لوگ کہتے ہو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کا علم ہے تمہارے پاس اس کی دلیل نہیں ہے۔ علامہ صاحب نے یہی حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگا مشرق و مغرب میں موجود ہر چیز کا علم تو اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں کے درمیان رکھا تھا اب تو نہیں ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں کے درمیان دستِ قدرت رکھنے کا حوالہ میں نے دیا ہے اور اٹھانے کا حوالہ تم دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت اٹھایا کب ہے؟ وہ بدمذہب اپنا سا منہ لے کر خاموش ہو گیا۔

حدیث نمبر 41: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا علم غیب

جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا حضرت عبداللہ سلام رضی اللہ عنہ ان کی مدد کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ لوگوں کو مجھ سے دور رکھو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر آئے اور لوگوں کے سامنے

اپنے فضائل بیان کیے اور فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفُ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا) بے شک! اللہ کی تلوار میان میں ہے' اور تمہارے اس شہر میں فرشتے تمہارے ساتھ ہوتے ہیں' یہ وہ شہر ہے' جس میں تمہارے نبی تشریف لاتے تھے' تو ان صاحب کو قتل کرنے کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو فرشتے تمہارا ساتھ چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار تمہارے لیے نکل آئے گی جو ابھی میان میں ہے' اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی۔

تخریج:

ترمذی 2/632 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الاحقاف رقم 3179۔

مسند امام احمد 451/5۔ مسند حمیدی 498۔

تشریح:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آج تک مسلمان ایک امام پر اکٹھے نہیں ہو سکے اور قتل وغارت گری ہو رہی ہے

حدیث نمبر 42: عنقریب تمہیں نعمتیں مل جائیں گی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) قَالَ النَّاسُ يَارَسُوْلَ اللهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ نُسْاَلُ فَاِنَّمَا هٰؤُلَاءِ الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَّسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

(ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ. (پارہ 30 تکاثر 8)

ترجمہ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی.

تو لوگوں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کونسی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو یہی دو سیاہ چیزیں (یعنی پانی اور کھجور) ہیں۔ دشمن ہمارے سر پر موجود ہیں ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب یہ تمہیں مل جائیں گی۔

تخریج:

ترمذی 2/646 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ التکاثر رقم 3279'3280.

ابن ماجہ صفحہ 443 کتاب الزہد باب معشیۃ اصحاب النبی ﷺ رقم 4158.

مسند امام احمد 1/164. مسند حمیدی 61.

تشریح:

اس وقت مسلمانوں کے پاس نہ مال و دولت تھا نہ حکومت تھی۔ فاقوں پر فاقے تھے ہر وقت دشمن کا خوف رہتا تھا۔ جیسا کہ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ لیکن غیب دان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ عنقریب نعمتیں مل جائیں گی۔ اور ایسا ہی ہوا کہ مسلمان فتح پر فتح کرتے چلے گے ڈھیروں ڈھیر مالِ غنیمت آنے لگا۔

حدیث نمبر 43: سب سے افضل آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَ اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سب سے پہلے (قیامت کو زمین سے نکلوں) گا جب لوگوں کو معبوث کیا جائے گا۔ میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ وفد کی شکل میں آئیں گے۔ میں ان کو خوشخبری دوں گا جب وہ مایوس ہو چکے ہوں گے اس دن لواء حمد میرے ہاتھ میں ہو گا میں

اپنے رب کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

تخریج:

ترمذی 2/679 کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ رقم 3549'3446'3543
ابن ماجہ صفحہ 456 کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ رقم 4312
مسند امام احمد 5/126. مسند حمیدی 181.

حدیث نمبر 44: میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسَى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ.

ترجمہ:

سب سے پہلے میرے لیے زمین کو شق کیا جائے گا' پھر مجھے جنت کا ایک حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا۔ مخلوق میں میرے علاوہ کوئی بھی وہاں کھڑا نہیں ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 2/679 کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ رقم 3544.

تشریح:

ان احادیث میں نبی کریم ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے قیامت کے دن اٹھنے اور لوگوں کی حالت کو بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ کو جنت کا حلہ پہنایا جائے گا اور آپ ﷺ عرش کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے اور آپ ﷺ ان کی مشکلات دور فرمائیں گے۔ اور یہ کہ آپ ﷺ کا مقام سب سے بڑھ کر ہے۔

حدیث نمبر 45: صدیق وفاروق بلند درجوں والوں میں ہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ أُفُقِ السَّمَآءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا.

ترجمہ:

بلند درجات کے مالک لوگوں کو (جنت میں) نچلے درجے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے، جس طرح آسمان کے افق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی (بلند درجات والوں میں شامل ہوں گے) اور یہ دونوں کتنے اچھے ہیں۔

تخریج:

ترمذی 2/684 کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر الصدیق رقم 3591

ابن ماجہ صفحہ 105 کتاب السنہ باب فضل ابی الصدیق رقم 96

ابوداود 2/98 کتاب الحروف والقرأت رقم 3987.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ جنت میں جنتی کے مقام ومرتبہ کو جانتے ہیں اور صدیق رضی اللہ عنہ وفاروق رضی اللہ عنہ کے درجات کو بھی جانتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی کریم ﷺ اپنے انجام کو نہیں جانتے، آپ ﷺ تو اپنے تمام غلاموں کے انجام اور مقام ومرتبہ کو بھی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 46: قیامت کو ہم اس طرح اٹھیں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شَمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسری جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ تھام رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں قیامت کے دن اسی طرح معبوث کیا جائے گا۔

تخریج:

ترمذی 2/685 کتاب الناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رقم. 3602

ابن ماجہ صفحہ 105 کتاب السنہ باب فضل ابی بکر الصدیق رقم. 99

حدیث نمبر 47: صدیق اکبر حوض پر میرے ساتھی ہوں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِىْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِىْ فِى الْغَارِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر بھی میرے ساتھی ہوگے

تخریج:

ترمذی 2/686 کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکرٍ و عمر رقم. 3603

حدیث نمبر 48: لوگوں کو کس طرح اٹھایا جائے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِىْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِىْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سب سے پہلے میرے لیے زمین کوشق کیا جائے گا' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے' پھر جنت البقیع میں دفن لوگ آئیں گے' اوران کا حشر میرے ساتھ کیا جائے گا' پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا' یہاں تک کہ دونوں حرمین کے درمیان اکٹھ ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 2/688 کتاب المناقب باب فی مناقب عمر بن الخطاب رقم 3625

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اس کائنات اور قیامت تو دور کی بات ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قیامت کے بعد کی باتوں کو بھی جانتے ہیں۔ جیسا کہ لوگوں کے اٹھنے اور اکٹھا ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 49: جنتیوں کے آنے کی خبریں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ.

ترجمہ:

ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے'

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے آ گئے۔

تخریج:

ترمذی 2/688 کتاب المناقب باب فی مناقب عمر ابن الخطاب رقم 3627

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنے غلاموں کے اعمال، اور ان کے انجام کو بخوبی جانتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ دیوار کے پیچھے سے کون آ رہا ہے۔ اور اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو کہتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی اکرم ﷺ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔

حدیث نمبر 50: آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ جیش عسرت کی مدد کی ترغیب دے رہے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ایک سو اونٹ ساز و سامان سمیت اللہ کی راہ میں دینے کا اعلان کیا، پھر دو سو اونٹ ساز و سامان سمیت اللہ کی راہ میں دینے کا اعلان کیا، اور پھر نبی کریم ﷺ نے ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ ان کے ساز و سامان سمیت اللہ کی راہ میں دیئے: فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ

الْمِنْبَرِ وَ هُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ هٰذِهٖ.

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لے آئے' اور ارشاد فرما رہے تھے۔ آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی عمل کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی عمل کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔

تخریج:

ترمذی 2/689 کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان بن عفان رقم 3634'3633

تشریح:

اس حدیث مبارک کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی کریں ان کو کوئی نقصان نہیں ہوگا' اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا کام کریں گے ہی نہیں جو غلط اور ناجائز ہوگا۔

حدیث نمبر 51: فتنوں کے وقت ہدایت یافتہ کون؟

کچھ خطیب لوگ شام میں کھڑے ہوئے ان میں کچھ صحابہ کرام بھی تھے سب سے آخر میں حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے: فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ

الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ إِذَا قَالَ نَعَمْ.

ترجمہ:

انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نبی کریم ﷺ کی زبانی ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں اس وقت کھڑا نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے عنقریب ظاہر ہونے والے فتنوں کا ذکر کیا۔ اسی دوران آپ ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے اپنا منہ چادر میں لپیٹا ہوا تھا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس موقع پر یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا' تو اس چادر میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں واپس آ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا: کیا یہ؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ۔

تخریج:

ترمذی 2/690 کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان رقم 3637

بن ماجہ صفحہ 106 کتاب السنہ باب فضل عثمان رقم 111

مسند امام احمد 235/4.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ جانتے ہیں عنقریب فتنے آئیں گے اور ان فتنوں میں کون کون ہدایت پر ہوگا' اسی لے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت ہدایت پر ہوں گے۔

حدیث نمبر 52:

اے عثمان لوگ مجبور کریں گے لیکن وہ قمیص نہ اتارنا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَاِنْ اَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ.

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اور لوگ اسے اتارنے کی کوشش کریں گے لیکن تم اسے نہ اتارنا۔

تخریج:

ترمذی 2/690 کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان رقم 3638

ابن ماجہ صفحہ 106 کتاب السنہ باب فضل عثمان رقم 112

تشریح:

اس حدیث پاک میں قمیص سے مراد خلافت ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو

خلافت دے گا اور لوگ چھوڑنے کے لیے مجبور کریں گے لیکن خلافت چھوڑ نا نہ' ایسا ہی ہوا لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلافت چھوڑنے کے لیے مجبور کیا اور پھر شہید کر دیا۔ یہ حدیث علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 53: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنْ خُرَسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ لَّا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے انہیں کوئی واپس نہیں کر سکے گا' یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کر دیئے جائیں گے۔

تخریج:

ترمذی 560/2 کتاب الفتن باب ما جآء فی النہی عن سب الریاح رقم 2195

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار غیب کی باتوں کی خبر دی ہے جیسا کہ: خراسان سے جھنڈے نکلیں گے' ان کا رنگ سیاہ ہوگا' انہیں کوئی واپس نہیں کر سکے گا' اور بیت المقدس میں نصب کر دیئے جائیں گے۔

حدیث نمبر 54: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوں گے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں یہ مظلوم کے طور پر قتل کر دیا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمائی ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/690 کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان رقم 3641

حدیث نمبر 55: آزمائش میں صبر کرنا

حَدَّثَنِي اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ:

ابو سہلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تھا تو انہوں نے بتایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا میں اس آزمائش پر صابر رہوں گا۔

تخریج:

ترمذی 2/691 کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان رقم. 3644
ابن ماجه صفحه 106 کتاب السنه باب فضل عثمان ابن عفان رقم. 113

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے: جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو مظلوم کے طور پر شہید کر دیا جائے گا۔ اور دوسرے موقعہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آزمائش پر صبر کرنا یعنی مصبتیوں کے آنے کی طرف اشارہ فرمایا اور وصیت بھی فرمائی کہ صبر کرنا۔

حدیث نمبر 56: زمین پر چلتا ہوا شہید دیکھنا ہو تو۔۔۔۔

قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کسی شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

تخریج:

ترمذی 2/694 کتاب المناقب باب مناقب طلحه بن عبید الله رقم. 3672

ابن ماجہ صفحہ 107 کتاب السنہ باب فضل طلحہ بن عبید اللہ رقم 125

تشریح:

بعض لوگ گستاخی کرتے ہوئے یہاں تک کہتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی کریم ﷺ کو اپنے انجام کی خبر نہیں ہے۔ لیکن نبی رحمت ﷺ تو اپنے غلاموں کے انجام کی بھی خبر دے رہے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کون طبعی موت سے وفات پائے گا اور کون شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگا۔

حدیث نمبر 57: کتاب اللہ اور میری عترت جدا نہیں ہوں گے

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَيْتِیْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِيْهِمَا.

ترجمہ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے

اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی ایک رسی ہے' اور میری عترت یعنی اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے تم اس بات کا خیال رکھنا! تم میرے بعد ان سے کیا برتاؤ کرتے ہو؟

تخریج:

ترمذی 2/699 کتاب المناقب باب مناقب اھل بیت النبی ﷺ رقم 3718'3720

تشریح:

اس حدیث پاک میں جہاں آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان معلوم ہوئی ہے وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری اہل بیت کبھی بھی قرآن سے جدا نہیں گے۔

اس دور میں بہت سے لوگ جب ساداتِ کرام کی تعظیم و عزت دیکھتے ہیں تو وہ خود کو سید کہلوانے لگتے ہیں ایسا کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ اور دوسرا ہمارے معاشرے میں ذاتوں کی اونچ نیچ کا بہت رواج ہو گیا' جس کی وجہ سے لوگ اپنے آپ کو اونچی ذات میں تبدیل کرتے ہیں۔ حالانکہ کہ ہمارے دین میں ایسی کوئی بات نہیں۔ ذاتیں اور قبیلے پہچان کے لیے بنائے گے ہیں اور اللہ کے نزدیک مقام متقین کے لیے ہے۔ اور جو اپنی ذات کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں وہ درج ذیل احادیث غور سے پڑیں:

جیسا کہ فرمایا جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' قیامت کو اس کے فرائض ونوافل قبول نہیں کیے جائیں گے.

مسلم 442/1 کتاب الحج باب ب فضل المدینہ .... رقم قدیمی کتب خانہ

جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کیا اس پر لگا تار قیامت کے دن تک اللہ کی لعنت ہے۔

ابو داود 2/356 کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ رقم 5115

حدیث نمبر 58: سرخ اونٹ والا جنت میں نہیں جائے گا

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ.

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: عنقریب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔

تخریج:

ترمذی 2/706 کتاب المناقب باب فیمن سبّ اصحاب النبی ﷺ رقم 3798

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنے تمام غلاموں کے اعمال اوران کے انجام کو بخوبی جانتے ہیں جیسا کہ فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تمام جنت میں جائیں گے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔

حدیث نمبر 59: صحابی نور اور قائد بن کر اٹھیں گے

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. میرے ساتھیوں میں سے جو بھی شخص جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اوران کے لیے نور بن کر زندہ ہوگا۔

تشریح:
یہ حدیث پاک بتا رہی ہے کہ ہر صحابی وہاں کے لوگوں کے لیے نور ہوگا لیکن لوگ تو آقا صحابی کو نور ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

تخریج:
ترمذی 2/706 کتاب المناقب باب فیمن ابّ اصحاب النبی ﷺ رقم 3800

حدیث نمبر 60: مدینہ سب سے آخر میں بے آباد ہوگا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ

قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں مدینہ منورہ بے آباد ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 2/710 کتاب المناقب باب ماجاء فی فضل المدینہ رقم۔ 3854

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ایک وقت آئے گا جب تمام شہر برباد ہو جائیں گے اور ان میں سب سے آخر میں مدینہ منورہ بے آباد ہوگا۔ جو کہ علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 61: عنقریب لوگ خواہش کریں گے کہ وہ یمنی ہوتے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اُسْدُ اللهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللهُ اِلَّا يَرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُ الرَّجُلُ يَالَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا يَّالَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ازد (یعنی یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں پست کر دیں، جب کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انہیں سربلندی عطا کرے، عنقریب لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا، جب کوئی شخص یہ کہے گا: اے کاش! میں یمنی ہوتا اے کاش میری ماں یمنی ہوتی۔

تخریج:

ترمذی 2/712 کتاب المناقب باب فی فضل یمن رقم 3872

حدیث نمبر 62: دنیا تم پر بہادی جائے گی

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَذْکُرُ الْفَقْرَ وَنَتَخَوَّفُہٗ فَقَالَ اَلْفَقْرَ تَخَافُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُصَبَّنَّ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا صَبًّا حَتّٰی لَایُزِیْغَ قَلْبَ اَحَدِکُمْ اِزَاغَۃً اِلَّا ھِیَہْ وَاَیْمُ اللہِ لَقَدْ تَرَکْتُکُمْ عَلٰی مِثْلِ الْبَیْضَاءِ لَیْلُھَا وَنَھَارُھَا سَوَاءٌ. قَالَ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ صَدَقَ وَاللہِ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَنَا وَاللہِ عَلٰی مِثْلِ الْبَیْضَاءِ لَیْلُھَا وَنَھَارُھَا سَوَاءٌ.

ترجمہ:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم باہم فقر کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے اور اس سے خوف زدہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم فقر سے خوف زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ قدرت میری جان ہے۔ تم پر دنیا اس طرح بہادی جائے گی کہ دنیا کی جانب کسی کا ذرہ بھی دل متوجہ نہیں ہوگا اور اللہ کی قسم میں تمہیں ایسی حالت میں چھوڑ کر جاؤں گا جس کے شب و روز سفیدی میں برابر ہوں گے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا: اور اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اسی حالت میں چھوڑ کر تشریف لے گئے جس کی سفیدی (مالداری) میں شب و روز برابر تھے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 96 کتاب السنہ باب اتباع سنۃ رسول اللہ ﷺ رقم 5

تشریح:

صحابہ کرام کی پریشانی دیکھ کر غیب کی خبر ارشاد فرمائی کہ تم پریشان نہ ہو تم پر دنیا بہادی جائے گی اور ایسا بہت جلد ہوگا یعنی میں تم کو اسی حالت میں چھوڑ کر جاؤں گا کہ تم پر دنیا کی کثرت ہوگی۔ راوی آج کے لوگوں کی طرح اعتراض نہیں کر رہا کہ معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توکل کی بات کا بھی نہیں پتا یہ کیسے سالوں کی باتیں بیان فرما رہے ہیں بلکہ حدیث بیان کرنے کے بعد اللہ کی قسم اٹھا کر تصدیق

کر رہے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے وصال فرمایا: تو دنیا میں مالداری کے لحاظ سے شب و روز برابر تھے۔

حدیث نمبر 63: ایک زمانہ آئے گا حدیث کا انکار ہو گا

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرَبِ الْکِنْدِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یُحَدِّثُ بِحَدِیْثٍ مِنْ حَدِیْثِیْ فَیَقُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ اِسْتَحْلَلْنَاہُ وَمَا وَجَدْنَا فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاہُ اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ.

ترجمہ:

حضرت مقدام بن معدیکرب الکندی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت جلد ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو گا اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو جواب میں کہے گا' ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب اللہ عزوجل کی کتاب ہے جو کچھ ہم حلال پائیں گے اسے حلال جانیں گے' جو کچھ حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے' آگاہ رہو! جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے حرام فرمایا: وہ بھی ویسا ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 97 کتاب السنہ باب تعظیم حدیث رسول اللہ ﷺ رقم 14'13'12

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے وقت میں رونما ہونے والے فتنے کی خبر دی ہے کہ کس طرح حدیث کا انکار کیا جائے گا' اور ساتھ واضح بھی فرما دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرام کی ہوئی چیزیں ایسی ہی ہیں جیسی اللہ نے حرام کی ہیں اس حدیث مبارک سے جہاں علم غیب کی دلیل ہے وہاں اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

حدیث نمبر 64: لوگوں کے گمراہ ہونے کی وجہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ لْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَبِهَاتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ .وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ) فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْهِ فَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَا هُمُ اللهُ فَاحْذَرُوْهُمْ.

ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ. وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ.

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں دوسری وہ ہیں جن کے معنیٰ میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔ (پارہ 3 آل عمران 7)

فرمایا: اے عائشہ! جب تمہیں ان آیات میں اختلاف کرنے والے نظر آئیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا: ان سے بچو۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 100 کتاب السنہ باب اجتناب البدع والجدل رقم 47.

تشریح:

اس دور میں ایک گروہ ایسا ہے جو متشابہات آیات پڑھ کر اور محکم آیات کے معنیٰ تبدیل کر کے دن رات لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف عوام ہیں کہ جب بھی جہاں بھی بلایا جاتا ہے ان نام نہاد علماء کے خطابات سننے چلے جاتے ہیں اور ان کی چکنی چپڑی باتیں سننے کے بعد اپنے عقائد

خراب کر کے اپنی آخرت کو داو پر لگا لیتے ہیں' اور شیطان کا سب سے بڑا وار ان پر چل چکا ہوتا ہے کہ ''انسان غلط کر رہا ہوتا ہے لیکن اس کے دل میں شیطان یہ بات ڈال دیتا ہے کہ تم بہت اچھا کام کر رہے ہو جس کی وجہ سے وہ کبھی رجوع کی طرف مائل نہیں ہوتا''

تو ایسوں کے لیے ہم یہاں پر اپنے اکابرین یعنی صحابہ کرام اور تابعین کی چند مثالیں بیان کرتے ہیں' ہدایت تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے' ہمارے ذمے تو کھول کر بیان کرنا ہے۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری نقل فرماتے ہیں:

بدمذہبوں سے حدیث و آیت نہ سنی:۔

حضرت علامہ امام ابوبکر محمد ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین کی خدمت میں دو بدعقیدہ آدمی حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سناتے ہیں۔ فرمایا: میں نہیں سنوں گا۔ دونوں نے کہا: اچھا چلئے قرآنِ کریم کی ایک آیت ہی سن لیجئے۔ فرمایا: نہیں سنوں گا' تم دونوں میرے پاس سے چلے جاؤ ورنہ میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں۔ آخر وہ چلے گئے تو بعض لوگوں نے (حیرت سے) عرض کی: اے ابوبکر! آپ اگر ان سے حدیث پاک یا آیت قرآنی سن لیتے تو اس میں آخر کیا حرج تھا؟ فرمایا: مجھے یہ خوف ہوا کہ یہ لوگ قرآن و حدیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے

دل میں رہ جائے (تو ہلاک ہو جاؤں اس لیے میں نے ان سے قرآن وحدیث سننا گوارانہ کیا)۔سنن دارمی 1/173 المقدمہ باب اجتناب اهل الاهواء والبدع والخصومة رقم 412۔فتاوی رضویہ 15/106۔

بدعقیدہ شخص کی غیبت:۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں مشہور تابعی بزرگ امام المعبرین حضرت سیدنا امام ابوبکر محمد ابن سیرین علیہ رحمۃ اللہ المبین نے دو شخصوں کے بارے میں یہ جو فرمایا ہے کہ "مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں" یہ بظاہر بدگمانی وغیبت ہے مگر یہ جائز بدگمانی اور غیبت ہے بلکہ ایسی غیبت باعث ثواب آخرت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ دونوں بدعقیدہ تھے لہذا آپ نے ان کی بد عقیدگی کا لوگوں پر اظہار فرمادیا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 175 تا 176 پر صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "بدعقیدہ لوگوں کا ضرر (یعنی نقصان) فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے فاسق سے جو ضرر (یعنی نقصان) پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر (نقصان) ہوتا ہے اور بدمذہب سے سے تو دین ودنیا کی بربادی کا ضرر (نقصان) ہے اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کے لیے نماز روزہ کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں تاکہ ان کا وقار لوگوں

میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا لہذا ایسوں کی بدمذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے اس کے بیان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں۔

منحوس بدمذہبوں کی بات سننی ہی نہیں:۔

مذکورہ حکایت سے ان لوگوں کو بھی درس حاصل کرنا چاہیئے کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ جو بھی قرآن وحدیث بیان کرے آنکھیں بند کر کے اس سے سن لینا چاہیے اگر ایسا ہوتا تو مسلمانوں کے جلیل القدر امام حضرت سیدنا امام ابوبکر محمد ابن سرین علیہ رحمۃ اللہ المبین جیسے عالم دین نے ان بدعقیدہ آدمیوں سے قرآن وحدیث کو کیوں نہیں سنا! بس یوں سمجھو کہ انہوں نے نہ سن کر گویا ہم جیسوں کو سمجھایا ہے کہ میں بھی نہیں سنتا تم بھی مت سنو! حالانکہ آپ عربی دان اور جلیل القدر عالم و مجتہد تھے اگر وہ بدعقیدہ لوگ تاویل کرتے تو پکڑے بھی جاتے مگر ان منحوس بدمذہبوں سے سننا ہی نہیں کہ شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ اگر آپ سن لیتے تو دوسروں کے لیے دلیل ہو جاتی اور وہ سن کر گمراہ ہوتے۔ اور ہاں آپ نے ان کو جو چلے جانے کا حکم فرمایا وہ کوئی بداخلاقی نہیں تھی بلکہ ایسا کرنا عین حسن اخلاق ہے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی خاطر تواضع نہیں کی جا سکتی۔

جو ہیں دشمن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم نے ان کو دل سے نکال رکھا ہے

بدمذہبی کی بو:۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **561** صفحات پر مشتمل کتاب ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل) صفحہ **302** پر ہے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے باہر تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کہ کون ہے جو مسافر کو کھانا دے؟ امیر المومنین نے خادم سے فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بدمذہبی کی بو آتی تھی فوراً کھانا سامنے سے اٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔ (کنزالعمال 10/117 رقم 29384)

فارق حق و باطل امام الھدیٰ　　　تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا کیسا؟

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل) صفحہ **277** سے عرض وارشاد کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے اور اپنی آخرت کی بہتری کی صورت بنائیے۔

عرض: اکثر لوگ بدمذہبوں کے پاس جان بوجھ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کے لیے کیا حکم ہے؟

ارشاد: (بدمذہبوں کے پاس بیٹھنا) حرام ہے اور بدمذہب ہو جانے کا اندیشہ کامل اور دوستانہ ہو تو دین کے لیے زہرِ قاتل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ یعنی انہیں اپنے سے

دور کرو اور ان سے دور بھا گو وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مقدمہ صحیح مسلم ص 7 حدیث 9) اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے ''اِنَّهَا اَكْذَبُ شَيْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَكَيْفَ اِذَا وَعَدَتْ'' (نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے نہ کہ جب خالی وعدہ کرے) صحیح حدیث میں فرمایا: جب دجال نکلے گا، کچھ (افراد) اسے تماشے کے طور پر دیکھنے جائیں گے کہ ہم تو اپنے دین پر مستقیم (یعنی قائم) ہیں، ہمیں اس سے کیا نقصان ہوگا وہاں جا کر ویسے ہی ہو جائیں گے۔

ابو داود 244/2 کتاب الملاحم باب خروج الدجال رقم 4319

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔ سنن دارمی 339/2 کتاب الرقائق باب المرء مع من احب رقم 2821.

(المعجم الاوسط للطبرانی 5/19 حدیث 6451)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط (پارہ 6 المائدہ 51)

ترجمہ کنزالایمان: تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے

حدیث نمبر 65: گمراہ ہونے کی دوسری وجہ لڑائی جھگڑا

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًا كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ (بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ).

ترجمہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ہدایت یافتہ لوگ اس وقت گمراہ ہوجائیں گے جب ان میں جنگ وجدل شروع ہو جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ (پارہ 25 الزخرف 58) ''بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہیں'' تلاوت فرمائی۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 100 کتاب السنہ باب اتباع سنۃ الخفاء......رقم 48

تشریح:

حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے امت کے گمراہ ہونے کی دوسری وجہ لڑائی جھگڑے بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ جب سے لڑائی جھگڑے شروع ہوئے ہیں امت کا وقار دن بدن ختم ہورہا ہے اور امت گمراہی کی طرف جارہی ہے۔

حدیث نمبر 66: ایک زمانہ ایسا آئے گا لوگوں کو امام نہیں ملے گا

حضرت سلامہ بنت الحر حضرت خرشہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّقُوْلُوْنَ سَاعَةً لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ.

ترجمہ:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ گھڑی بھر کھڑے ہوکر انتظار کرتے رہیں گے لیکن انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 175 کتاب اقامۃ الصلوۃ واسنہ فیھا باب ما یحب علی الامام رقم۔982
ابو داود 1/96 کتاب الصلوۃ باب فی کراھیۃ التدافع عن الامامۃ رقم۔581

تشریح:

موجودہ زمانے میں یہ نشانی کافی حد تک پائی جاتی ہے کیونکہ جو لوگ نماز پڑھاتے ہیں ان میں سے اکثر امامت کے اہل نہیں ہیں بلکہ محض پیشہ ور امام ہیں' اور جب وہ بھی نہ ہوں تو نماز پڑھانے کے لیے کوئی شخص نہیں ملتا یہاں تک کہ بعض جگہ جماعت ہی نہیں ہوتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ظاہری دور کے بعد کی خبر ارشاد فرمائی ہے جو من وعن پوری ہورہی ہے لیکن بعض لوگ پھر بھی غیب پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

حدیث نمبر 67: ہر کوئی سود کھائے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقَى اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا اٰكِلُ الرِّبَا فَمَنْ لَّمْ يَاْكُلْ اَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص باقی نہ رہے گا سوائے اس کے کہ سود کھاتا ہو اور جو نہ کھاتا ہوگا اسے بھی اس کا غبار پہنچے گا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 283 کتاب التجارت باب التغلیظ فی الربا رقم 2278.
نسائی 2/211 کتاب البیوع باب اجتناب الشبہات فی الکسب رقم 4467.
ابوداود 2/118 کتاب البیوع باب فی اجتناب الشبہات رقم 3330.

تشریح:

سود کا غبار اور گرد پہنچے گی کا مطلب یہ ہے کہ وہ سود کے مقدموں میں گواہی اور وکالت کرے گا یا اگر خود نہیں کھائے گا تو دوسروں کو کھلائے گا۔

حدیث نمبر 68: امت میں سب سے پہلے فرائض کا علم اٹھے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُّنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرائض سیکھو اور سیکھاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے یہ وہ علم ہے جو بھلا دیا جائے گا اور میری امت میں سب سے پہلے یہی چیز اٹھائی جائے گی۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 319 کتاب الفرائض باب الحث علی تعلیم الفرائض رقم. 2719

حدیث نمبر 69:

اہل بیت کا ایک فرد دیلم اور قسطنطنیہ کا مالک بنے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمْلِكُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِیْ يَمْلِكُ الدَّيْلَمِ وَالْقَسْطُنْطِيْنِيَّةِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر صرف دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی طویل کر دے گا حتی کہ میرے اہل بیت سے ایک فرد دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک بن جائے گا

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 324 کتاب الجھاد باب ذکر الدیلم وفضل قزوین رقم. 2779

تشریح:

نبی کریم ﷺ کس طرح یقین کے ساتھ آنے والے وقت کی خبر دے رہے ہیں اگر ایک دن بھی باقی رہا تو ضرور یہ ہوگا۔ لیکن نہ ماننے والوں کے لیے کوئی دلیل بھی کافی نہیں ہوتی حتی کہ سورج کو مڑتا ہوا دیکھ کر بھی نہیں مانتے تھے۔

حدیث نمبر 70: قزوین شہر میں پہرہ دینے کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاٰفَاقُ وَسَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَدِيْنَةٌ يُّقَالُ لَهَا قَزْوِيْنُ مَنْ رَّابَطَ فِيْهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً كَانَ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ عَمُوْدٌ مِّنْ ذَهَبٍ عَلَيْهِ زَبَرْ جَدَةٌ خَضْرَاءُ عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ مِّنْ ذَهَبٍ عَلٰى كُلِّ مِصْرَاعٍ زَوْجَةٌ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم بہت سے ممالک اور شہر فتح کرو گے ان میں ایک شہر قزوین بھی ہوگا جو شخص چالیس رات یا چالیس دن وہاں مورچہ بند رہا تو اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک

ستون ہوگا۔اس کے اوپر سبز زبرجد ہوں گے اور اس ستون پر سرخ یاقوت کا ایک قبہ ہوگا جس میں سونے کے ستر ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر اس کی بیوی یعنی حور ہوگی۔

تخریج:

ابن ماجه صفحه 324 کتاب الجهاد باب ذکر الدیلم و فضل قزوین رقم 2780.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں بہت سے ممالک اور شہر فتح ہوں گے' ان میں ایک شہر قزوین بھی ہوگا' وہاں مورچہ بند رہنے والے کے لیے سونے کا ستون ہوگا' اس کے اوپر سبز زبرجد ہوں گے' سرخ یاقوت کا ایک قبہ ہوگا' جس میں سونے کے ستر ہزار دروازے ہوں گے' ہر دو دروازے پر اس کے لیے ایک حور ہوگی۔

حدیث نمبر 71: زندہ جانوروں کا گوشت کھانے والی قوم

عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَّجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَذْنَابَ الْغَنَمِ اِلَّا فَمَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ.

ترجمہ:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخرزمانہ میں ایک قوم ہوگی جوزندہ اونٹوں کے کوہان اور بکریوں کی دمیں کاٹ لیا کریں گے تو زندہ جانور سے جو گوشت کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 364 کتاب الصید باب ما قطع من البیھمۃ وھی حیۃ رقم. 3217

تشریح:

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں: کہ ایسی قوم بھی ہوگی جوزندہ جانوروں کا گوشت کاٹ کرکھائے گی اور ساتھ وضاحت بھی فرمادی کہ وہ گوشت حرام ہوگا۔

حدیث نمبر 72: لوگ شراب کا نام تبدیل کرکے پئیں گے

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا يُعْزَفُ عَلٰى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ.

ترجمہ:

حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری

امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کر کے دوسرا رکھیں گے ان کے سروں پر باجے بجیں گے گانے والیاں گائیں گی تو انہیں اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسائے گا اور انہیں بندر اور سور بنائے گا۔

تخریج:

ابن ماجہ 427 کتاب الفتن باب العقوبات رقم۔4020

ابن ماجہ صفحہ 376 کتاب الاشربہ باب لخمر یسمونہا بغیر اسمہا رقم۔3384'3385

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی کچھ لوگ شراب پئیں گے' اس کا نام تبدیل کر دیں گے' ان کے سروں پر باجے بجیں گے' اور گانے والیاں گائیں گی' اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسائے گا اور انہیں بندر اور سور بنا دے گا۔

حدیث نمبر 73: مدینہ میں قتل عام ہوگا/تلوار توڑ کر گھر بیٹھ جانا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ وَمَوْتًا یُّصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی یُقَوَّمَ الْبَیْتُ بِالْوَصِیْفِ یَعْنِی الْقَبْرَ قُلْتُ مَا خَارَ اللہُ لِیْ وَرَسُوْلُہٗ اَوْ قَالَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ وَجُوْعًا یُّصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی تَاْتِیَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی فِرَاشِكَ

وَلَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَقَتْلًا يُّصِيبُ النَّاسَ حَتّٰى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اِلْحَقْ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰخُذُ سَيْفِيْ فَاَضْرِبَ بِهٖ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا وَلٰكِنِ ادْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُخِلَ بَيْتِيْ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَّبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ فَيَبُوْءَ بِاِثْمِهٖ وَ اِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ.

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جس وقت لوگوں پر موت طاری ہوگی اور قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہوگی میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند کریں یا عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت صبر سے کام لینا۔ پھر فرمایا: اس وقت کیا کرو گے جب لوگوں پر قحط شدید ہوگا اور بھوک کا غلبہ ہوگا حتیٰ تم اپنی مسجد آؤ گے اور تم میں اپنے بستر تک جانے کی

قوت نہیں ہوگی میں نے عرض اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں یا فرمایا: اللہ اور اس کا رسول میرے لیے جو پسند فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت ضرور بضرور حرام سے بچنا۔ پھر فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب (مدینہ میں) قتل عام ہوگا حتیٰ کہ حجارۃ الذیت خون میں ڈوب جائے گی میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول جو میرے لیے پسند فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جن لوگوں میں سے ہو انہیں کے ساتھ وابستہ رہنا (یعنی اہل مدینہ کے ساتھ) میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں تلوار لے کر ایسے شخص کے ساتھ جنگ کیوں نہ کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو مفسدوں میں شمار ہو گے تمہیں چاہیے کہ چپ چاپ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے گھر میں گھس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں تلوار کی چمک کا خوف ہو تو اپنی چادر منہ پر ڈال لینا وہ قتل کرنے والا اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ اپنے سر لے گا اور دوزخ میں جائے گا۔

تخریج:

ابن ماجہ 420'421 کتاب الفتن باب التثبت فی الفتنہ رقم 3958'3962

ابوداود 2/235 کتاب الفتن باب النہی عن اسعی فی الفتنہ رقم 4260

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی

ایک وقت آئے گا ایک قبر کی قیمت ایک غلام کے برابر ہو گی' لوگوں پر شدید قحط آئے گا' بھوک کا شدید غلبہ ہوگا' اس وقت مسجد سے بچھونے اور بچھونے سے مسجد آنے کی بھی طاقت نہ رہے گی' مدینہ میں قتل عام ہوگا جس کی وجہ سے حجارۃ الذیت خون میں ڈوب جائے گی' اور فرمایا اگر اس وقت تم جنگ کرو گے تو مفسدوں میں شمار ہو گے' اور اس وقت تمہیں قتل کرنے والا تمہارا اور اپنا گناہ اپنے ذمے لے گا'

حدیث نمبر 74:

جب روم اور فارس کے خزانے کھول دیئے جائیں گے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ اَیُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللهُ قَالَ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِیْ مَسٰكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ.

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمن بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: جب تم پر فارس اور روم کے خزانے کھول دیئے جائیں گے اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم وہی کریں گے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دوسرے کے مال سے محبت کرنے لگ جاؤ گے' اور ایک دوسرے سے حسد کرو گے' اور ایک دوسرے سے اعراض برتنے لگ جاؤ گے' اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگ جاؤ گے' یا اسی طرح کے دوسرے معاملات کرنے لگ جاؤ گے' پھر مسکین مہاجرین کے حقوق غصب کرو گے' اور اس طرح دوسروں کا بوجھ اپنی گردن پر لے لو گے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 424 کتاب الفتن باب فتنة المال رقم 3996

تشریح:

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں: روم اور فارس کے خزانے کھول دیئے جائیں گے' لوگ ایک دوسرے کے مال سے محبت کرنے لگیں گے' حسد' بغض' اور اعراض برتنے جیسے مہلک گناہوں میں پڑھ جائیں گے' اور مسکین مہاجرین کے حقوق غصب کیے جائیں گے۔

حدیث نمبر 75: تجھے بہت سا مال ملے گا

حضرت سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے نیزے سے زخمی ہو گے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے گئے تو وہ رونے لگے استفسار پر فرمایا: درد' تکلیف یا دنیا کے چھوٹ جانے کا رونا نہیں ہے :وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَہِدَ اِلَیَّ عَہۡدًا وَدِدۡتُّ اَنِّیۡ کُنۡتُ تَبِعۡتُہٗ قَالَ اِنَّکَ لَعَلَّکَ تُدۡرِکُ اَمۡوَالًا تُقَسَّمُ بَیۡنَ اَقۡوَامٍ وَاِنَّمَا یَکۡفِیۡکَ مِنۡ ذٰلِکَ خَادِمٌ وَّمَرۡکَبٌ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَاَدۡرَکۡتُ فَجَمَعۡتُ.

ترجمہ:

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور میں نے چاہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: تجھے بہت سا مال ملے گا جسے تو لوگوں میں تقسیم کر دینا' اور تیرے لیے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے ایک سواری کافی ہے افسوس جب میں نے مال پایا تو اسے جمع کیا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 438 کتاب الزھد باب الزھد فی الدنیا رقم 4103.

نسائی 2/301 کتاب الزینہ من السنن باب اتخاذ الخادم والمرکب رقم 5387.

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا: کہ تمہیں مال ملے گا اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان صحابی رضی اللہ عنہ کو بہت سا مال ملا تھا۔

حدیث نمبر 76: اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تمہاری عمر لمبی ہوگی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ساری رات عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم پر تمہارے جسم اور رشتہ داروں کا بھی حق ہے اور پھر فرمایا: اِنَّہٗ عَسٰی اَنْ یَّطُوْلَ بِکَ عُمُرٌ ..... بے شک تمہاری عمر بہت زیادہ لمبی ہوگی

تخریج:

نسائی 1/325 کتاب الصیام باب صوم یوم وافطار ......رقم 2390.

حدیث نمبر 77: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ کی عمر لمبی ہوگی

ایک طویل حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت رویفع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یَا رُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیٰوۃَ سَتَطُوْلُ بِکَ بَعْدِیْ .... اے رویفع تمہاری عمر لمبی ہوگی اور میرے بعد زندہ رہو گے۔

تخریج:

ابو داود 1/17 کتاب الطهارت باب ماینهی عنه ان یستنجی به رقم. 36

حدیث نمبر 78: اے جابر تم اس بیماری میں وفات نہیں پاؤ گے

جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: یَا جَابِرُ لَا اَرَاکَ مَیِّتًا مِنْ وَجْعِکَ .... میرے

خیال میں تم اس بیماری میں وفات نہیں پاؤ گے۔

تخریج:

ابو داود 2/51 کتاب الفرائض باب من کان لیس لہ رقم.2889

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کی زندگی اور موت کو جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 79: مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے۔---------

تخریج:

نسائی 2/63 کتاب الجہاد باب غزوۃ الہند رقم.3173

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دی ہے کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے مطابق مسلمانوں نے ہندوستان

میں جہاد کیا اور اسے فتح کرلیا۔

حدیث نمبر 80: چور کی اصلیت کا علم

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جِیءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اِقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِیئَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اِقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِیَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ اُتِیَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اِقْطَعُوْهُ فَاُتِیَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اُقْتُلُوْهُ.............

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس نے تو صرف چوری کی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ وہ شخص پھر چوری کے جرم میں دوبارہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل کردو' لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس نے تو صرف چوری کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس کا پاؤں کاٹ دو۔ اس کا

پاؤں کاٹ دیا گیا۔ پھر وہ چور تیسری بار لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا اس نے صرف چوری کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دو پھر وہ چوتھی دفعہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو لوگوں نے عرض کیا اس نے تو چوری کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر وہ پانچویں دفعہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔

تخریج:

نسائی 2/261 کتاب قطع السارق باب قطع الرجل من السارق بعد الید رقم 4992.
نسائی 2/261 کتاب قطع السارق باب قطع الید ولرجلین من السارق رقم 4993.
ابو داود 2/258 کتاب الحدود باب السارق یسرق مرارًا رقم 4410.

تشریح:

چور کو کسی حال میں قتل نہیں کیا جا سکتا اور حضور نبی کریم ﷺ کا چور کو قتل کرنے کا حکم فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ شریعت کے ظاہر اور حقیقت و باطن کے مطابق فیصلہ کرنے میں مختار ہیں پس آپ ﷺ نے پہلے بتقاضائے حقیقت اس کے قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے ظاہری حکم کے مطابق حد لگانے کی عرض کی تو آپ ﷺ نے دوبارہ اس کے قتل کا حکم فرمایا: صحابہ کرام نے پھر وہی عرض کیا پس آپ ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا پانچویں مرتبہ جب اس نے چوری کی تو پھر اس کو قتل کر دیا گیا۔

حدیث نمبر 81: اس کو بھی دے دو وہ سچ کہتی ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ اَنَّ اَخَاہُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْھَمٍ وَتَرَكَ عِيَالًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَهَا عَلٰی عِيَالِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مُحْتَبَسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَدَّيْتُ عَنْهُ اِلَّا دِيْنَارَيْنِ اِدَّعَتْهُمَا امْرَاَةٌ وَّلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَاَعْطِهَا فَاِنَّهَا مُحِقَّةٌ.

ترجمہ:

حضرت سیدنا سعد بن اطول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا بھائی ترکے میں تین سو درہم اور اہل وعیال چھوڑ کر دنیا سے چل بسا پس میں نے وہ رقم اس کے گھر والوں پر خرچ کرنے کا ارادہ کیا تو نور کے پیکر نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا بھائی قرض میں گرفتار تھا لہذا اس کی طرف سے قرض ادا کرو (قرض ادا کرنے کے بعد) انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ان کی طرف سے سارا قرض ادا کردیا ہے سوائے ان دو دیناروں کے جن کا دعوٰی ایک عورت کرتی ہے حالانکہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے دے دو وہ سچ کہتی ہے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ295 کتاب الصدقات باب اداء الدین عن المیت رقم 2433.

تشریح:

یہ حدیث پاک باطنی فیصلہ کے باب سے ہے۔ اس قسم کے معاملات میں ظاہری طور پر شریعت کا حکم یہ ہے کہ ایسی صورت میں گواہی کا قیام اور قسم کا پایا جانا واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ میت کے خلاف دعوٰی ہے خصوصًا جب ورثاء نابالغ ہوں لیکن باطن اور حقیقت پر مطلع ہونے کی وجہ سے قرض کی ادائیگی کا فیصلہ صادر فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی مقدس نگاہوں سے بظاہر و باطن کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر 82:

ایسے لوگ ہوں گے جو دعا و طہارت میں حد سے نکلیں گے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو جنت میں دائیں جانب کے محل کا سوال کرتے ہوئے سنا تو فرمایا ہے اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور جہنم سے پناہ مانگو' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ.

بے شک عنقریب اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے نکلیں گے۔

تخریج:

ابوداود 1/24 کتاب الطہارت باب الاسراف فی الوضوء رقم 96

حدیث نمبر 83: دعا میں گنتی کریں گے

حضرت ابن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دعا کررہا تھا اے اللہ! میں تجھ سے جنت اس کی رونقیں، نعمتیں، اور فلاں فلاں چیز مانگتا ہوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دوزخ اس کی زنجیریں طوقوں اور فلاں فلاں چیزوں سے۔ میرے والد نے سنا تو فرمایا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَآءِ فَإِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ اِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَ الْجَنَّةَ اُعْطِيْتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ وَاِنْ اُعِذْتَ مِنَ النَّارِ اُعِذْتَ مِنْهَا مَا فِيْهَا مِنَ الشَّرِّ.

عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ دعا میں چیزوں کو گنا کریں گے تم ان میں شامل ہونے سے بچو کیونکہ اگر تمہیں جنت دی گی تو اس کی ہر بھلائی تمہیں دی جائے گی تو اگر تمہیں دوزخ میں عذاب دیا گیا تو اس کی ہر برائی تمہیں پہنچ جائے گی۔

تخریج:

ابوداود 1/218 کتاب الصلوۃ باب الدعاء رقم 1479

تشریح:

ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں ایک یہ کہ

لوگ دعا وطہارت میں حد سے نکلیں گے اور دوسرا یہ کہ دعا میں گنتی کریں گے۔

حدیث نمبر 84: تمہیں گھر کے اندر ہی شہادت مل جائے گی

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر کے لیے تشریف لے جانے لگے تو حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئی اور ساتھ جانے کی اجازت مانگی کہ شاید مجھے شہادت نصیب ہو جائے فرمایا: اَنْ یَّرْزُقَنِیْ شَهَادَةً قِرِّیْ فِیْ بَیْتِكَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ یَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِیْدَةَ تم اپنے گھر میں رہو اللہ تمہیں شہادت مرحمت فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کا نام شہیدہ پڑھ گیا۔

وہ گھر میں رہ کر قرآن پڑھا کرتی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر اس نے گھر میں ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر رکھ لیا تھا۔ ایک رات ان دونوں نے اس کا گلا گھونٹ کر خود فرار ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پکڑ کر سولی دے دیا اور مدینہ میں سب سے پہلی سولی انہیں دی گی تھی۔

تخریج:

ابوداود 1/97 کتاب الصلوۃ باب باب امامۃ النساء رقم 591

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف اپنے غلاموں کی زندگی

اور موت کو جانتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ طبعی موت ہوگی یا شہادت اور شہادت کہاں پر ہوگی۔

حدیث نمبر 85: قرآن کو سیدھا کر کے پڑھیں گے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: الحمد للہ، اللہ کی کتاب ایک ہے لیکن تم سرخ، سفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ ہو: اِقْرَئُوْهُ قَبْلَ اَنْ يَّقْرَأَ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يَتَعَجَّلُ اَجْرَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُهٗ.

اسے پڑھ لو اس سے پہلے کہ ایسی قومیں آئیں جو اسے سیدھا کریں جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے اس کا بدلہ دنیا میں لیں گے اور آخرت پر نہیں چھوڑیں گے۔

تخریج:

ابوداود 1/128 کتاب الصلوۃ باب ما یجزئ الامی......رقم 831" 830

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں کی خبر دی ہے، جو قرآن کو سیدھا کر کے پڑھیں گے، اس کی اجرت دنیا میں وصول کریں گے، اور آخرت پر نہیں چھوڑیں گے۔

حدیث نمبر 86: چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے قرآن سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے مختلف سورتیں سکھائی لیکن اس نے عرض کیا میں عمر رسیدہ ہوں، میرا دل سخت ہو گیا ہے، اور میری زبان موٹی ہے، نبی کریم ﷺ نے آخر میں اسے اذا زلزلت الارض والی سورت سکھا دی۔ اس سے فارغ ہونے پر وہ شخص عرض گزار ہوا:

وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْهَا اَبَدًا ثُمَّ دَبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ.

قسم ہے اس ذات کی! جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو معبوث فرمایا ہے میں کبھی اس میں اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا۔

تخریج:

ابوداود 1/207 کتاب الصلوۃ ابواب شہر رمضان باب تخریب القرآن رقم 1339

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نہ صرف اپنے غلاموں کے اعمال کو جانتے ہیں بلکہ ان کے انجام سے بھی بخوبی آگاہ ہیں جیسا کہ فرمایا کہ یہ چھوٹا سا آدمی نجات پا گیا ہے۔

حدیث نمبر 87: زمین لوگوں کو الٹ پلٹ دے گی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ

ترجمہ:

حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہجرت کے بعد عنقریب پھر ہجرت ہوگی پس زمین پر بسنے والوں میں بہتر وہ ہوں گے جو حضرت ابراھیم علیہ السلام کی جائے ہجرت کو اختیار کریں گے اور زمین پر وہ لوگ رہ جائیں گے، جو دنیا کے گئے گزرے ہوں گے زمین انہیں الٹ پلٹ دے گی، اللہ تعالیٰ انہیں بروں میں شمار کرے گا، اور آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں جیسا کرے گی۔

تخریج:

ابوداود 1/358 کتاب الجہاد باب فی سکنی الشام رقم 2482

تشریح:

حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں:

بہتر وہ لوگ ہوں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت کو اختیار کریں گے، اور وہ لوگ رہ جائیں گے جو گئے گزرے لوگ ہوں گے، زمین انہیں الٹ پلٹ کرے گی، اللہ تعالیٰ انہیں بروں میں شمار کرے گا، آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں جیسا کرے گی۔

حدیث نمبر 88: عنقریب تم بہت سے شہر فتح کرو گے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثًا فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيْهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ يَقُوْلُ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلَى الْاٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب تم کتنے ہی شہروں کو فتح کرو گے تو تمہارے کتنے ہی جرار لشکر ہوں گے ان لشکروں میں فوجی دستے بنائے جائیں گے تو تم میں سے آدمی ایسے فوجی دستے میں شامل ہونے کو ناپسند کرے گا اور اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا۔ پھر

دیگر قبائل میں اپنے آپ کو پیش کر کے کہے گا کہ ایسی فوج میں مجھے کون رکھتا ہے جو تنہا فوج کی جگہ کام دے۔ خبردار وہ مزدور ہے اور وہ اپنے خون کے آخری قطرے کی بھی اجرت لے رہا ہے۔

تخریج:

ابو داود 1/364 کتاب الجهاد باب فی الجعائل فی الغزو رقم 2525

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مستقبل میں مسلمانوں کے شہر اور ملک فتح کرنے کی خبر دی ہے کہ اور یہ کہ کس طرح لوگوں کی فوج کے دستے بنیں گے اور اپنی قوم کے دستے میں شامل ہونے سے انکار کر دے گا۔

حدیث نمبر 89: عنقریب رومیوں سے صلح پھر لڑائی ہوگی

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں سے صلح کے متعلق دریافت کیا گیا:

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَآءِ كُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنِمُوْنَ وَتَسْلِمُوْنَ ثُمَّ تُرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تَلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبُ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ

ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ.

ترجمہ:

ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم رومیوں سے امن کے ساتھ صلح کرو گے، نیز تم اور وہ اپنے پیچھے والے دشمن سے لڑو گے۔ پس تم فتح اور مال غنیمت پا کر سلامت رہو گے۔ پس لوٹتے وقت ایک ٹیلے والے میدان میں اترو گے۔ پس نصاریٰ میں سے ایک شخص صلیب اٹھا کر کہے گا کہ صلیب غالب ہوگی۔ پس مسلمانوں میں سے ایک شخص کو غصہ آ جائے گا اور وہ اسے دھکا دے گا۔ اس پر رومی عہد شکنی کر کے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اپنی فوجوں کو جمع کر لیں گے۔

تخریج:

ابو داود 2/240 کتاب الملاحم باب مایذکر من ملاحم الروم رقم 4292.

ابو داود 2/33 کتاب الجہاد باب فی الصلح العدو رقم 2767

تشریح:

نبی کریم ﷺ تو ایک ایک چیز تفصیل کے ساتھ بیان فرما رہے ہیں لیکن کچھ لوگ ہیں کہ وہ نبی پاک ﷺ کے علم کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہمیں محفوظ فرمائے آمین۔

حدیث نمبر 90: قبر سے سونے کی سلاخ ملے گی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ طائف کی طرف نکلے ہم ایک قبر کے پاس سے گزرے:

فَقَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَبْرُ اَبِيْ رُغَالٍ وَكَانَ بِهٰذَا الْحَرَمِ يَدْفَعُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ اَصَابَتْهُ النِّقْمَةُ الَّتِيْ اَصَابَتْ قَوْمُهٗ بِهٰذَا الْمَكَانِ فَدُفِنَ فِيْهِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ دُفِنَ مَعَهٗ غُصْنٌ مِنْ ذَهَبٍ اِنْ اَنْتُمْ نَبَشْتُمْ عَنْهُ اَصَبْتُمُوْهُ مَعَهٗ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَاسْتَخْرَجُوا الْغُصْنَ.

ترجمہ:

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے جو عذاب سے بچنے کے لیے حرم کی حد میں رہتا تھا جب وہ اس سے باہر نکلا تو اسی عذاب میں گرفتار ہوا جو اس کی قوم پر آیا تھا اور اس جگہ دفن کیا گیا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی سلاخ بھی دفن کی گئی تھی اگر تم اس کی قبر کو کھودو گے تو اس کے ساتھ سلاخ پالو گے لوگ اس کی طرف دوڑے اور اس سلاخ کو نکال لیا۔

تخریج:

ابوداود 2/88 کتاب الخراج باب نبش القبور العادیہ رقم 3087

تشریح:

ابو رغال قوم ثمود کا ایک فرد تھا جو ثقیف کا جد اعلیٰ بنا۔ اس نے اپنی قوم کے کرتوت دیکھ کر اندازہ کر لیا تھا میری قوم پر جلد یا بدیر عذاب الٰہی نازل ہو کر رہے گا۔ قوم کی طرح خود بھی وہ سرکشی سے باز نہ آیا لیکن خدا کے عذاب سے بچنے کے لیے تدبیر یہ کی کہ حرم کی حدود میں رہنے لگا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا تا کہ لوگوں پر عذاب آئے اور وہ محفوظ رہے کیونکہ حرام کی حدود میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ آخر اس کی قوم پر عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گی وہ محفوظ رہا۔ کچھ عرصہ بعد ابو رغال کو حرام کی حد سے باہر نکلنا پڑا اس پر بھی وہی عذاب آیا جو اس کی قوم پر آیا تھا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو رغال کو جب دفن کیا گیا تو اس کی قبر میں ایک سونے کی سلاخ بھی گاڑی گئی تھی ۔ ہزاروں سال بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو ابو رغال کے بارے میں بتایا تو سونے کی سلاخ کا بھی ذکر کیا اور غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ آج بھی سونے کی سلاخ قبر کھودنے سے مل سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔ سبحان اللہ مازاغ البصر کے سرمے والی آنکھوں سے جب جہاں آفریں بھی نہ چھپ سکا تو دنیا کی اور کونسی چیز اتنی اہم اور محبوب سے چھپانے والی ہے جس کو پوشیدہ رکھا جاتا؟ اسی لیے ایک دانائے راز نے فرمایا ہے:۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 91: جب جہاد چھوڑ و گے ذلت مسلط ہوجائے گی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اُذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْكُمْ ذِلًّا لَا يَنْزَعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے اور بیل گایوں کی دمیں پکڑنے لگو گے اور کاشتکاری میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ ذلت ورسوائی تم پر مسلط کر دے گا جب تک اپنے دین کی طرف نہیں لوٹے گے۔

تخریج:

ابو داود 2/134 کتاب البیوع باب فی النھی عن العینہ رقم 3462

تشریح:

بیع عینہ:

سود سے بچنے کی ایک صورت بیع عینہ ہے امام محمد نے فرمایا: بیع عینہ مکروہ ہے کیونکہ

قرض کی خوبی اور حسن سلوک سے محض نفع کی خاطر بچنا چاہتا ہے اور امام ابو یوسف نے فرمایا: کہ اچھی نیت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔ مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ہمارے زمانے کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے۔

بیع عینہ کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس نے کہا میں قرض نہیں دونگا البتہ یہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے کی بیچتا ہوں اگر تم چاہو تو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کر دینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔

(بہار شریعت حصہ 11 جلد 2 صفحہ 779 مکتبۃ المدینہ)

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت پر ذلت کے مسلط ہونے کی ایک وجہ جہاد کو چھوڑ دینا بیان فرمائی ہے۔

حدیث نمبر 92:

عنقریب عرب کے علاوہ دوسرے علاقے فتح کرو گے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاَزَارِ وَامْنَعُوْهَا

النِّسَآءَ اِلَّا مَرِیْضَةً اَوْ نُفَسَآءَ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم عرب کے علاوہ دوسرے علاقے فتح کرو گے اور وہاں ایسے مکان بھی پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے تو مرد ان میں داخل نہ ہوں مگر تہبند باندھ کر لیکن عورتوں کو ان سے روکنا سوائے بیمار اور زچہ کے۔

تخریج:

ابو داود 2/201 کتاب الحمام رقم 4011.

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تم عرب کے علاوہ دوسرے علاقے بھی فتح کرو گے۔ وہاں پر حمام پاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے مطابق مسلمانوں نے عرب کے علاوہ دوسرے علاقے فتح کیے

حدیث نمبر 93: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ متکبر نہیں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّ اَحَدَ جَانِبَیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ

ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتُ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ.

ترجمہ:

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ازراہ تکبر اپنے کپڑے کو گھسیٹے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ مضبوطی سے باندھنے کے باوجود میری ازار کا ایک سرا لٹک جاتا ہے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔

تخریج:

ابوداود 2/210 کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار رقم 4085

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل کی باتیں بھی جانتے ہیں تبھی تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ تکبر کرنے والوں میں نہیں ہیں۔ کیونکہ تکبر کا تعلق دل سے ہے۔

حدیث نمبر 94: اندھا، بہرہ، گونگا فتنہ/ زبان تلوار کی طرح چلے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بُكْمَاءُ عُمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَ لَهٗ

وَاَشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسا فتنہ آئے گا جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا۔ جو اس کے نزدیک آجائے گا۔ اس میں زبان کھولنا تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔

تخریج:

ابوداود 2/236 کتاب الفتن باب فی کف اللسان رقم 4263

حدیث نمبر 95: حضرت امام مہدی کی علامات اور خصوصیات

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِي وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمُ اَبِي زَادَ فِي حَدِيْثِ فِطْرٍ يَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجُوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَاتَذْهَبُ اَوْلَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِي.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک

روز باقی رہ گیا۔زائدہ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اسے لمبا کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو میرا ہم نام ہو گا اور اس کے باپ کا نام وہی ہو گا جو میرے والد ماجد کا ہے۔فطر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھر گئی ہو گی۔حدیث سفیان میں فرمایا نہیں جائے گی یا دنیا ختم نہیں ہو گی' یہاں تک کہ عرب کا مالک وہ شخص ہو گا جو میرے اہل بیت سے اور میرا ہم نام ہو گا۔

تخریج:

ابوداود 39'2/238 کتاب الفتن والملاحم باب فی ذکر المهدی رقم 86'85'84'83'4282

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام مہدی رضی اللہ عنہ کی علامات اور خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔جن سے رہنمائی لے کر آج کے پرفتن دور میں جہاں ہر سال کوئی نہ کوئی امام مہدی ہونے کا دعوٰی کر رہا ہے پرکھا جا سکتا ہے کہ یہ سب دعوے کرنے والے کذاب ہیں سچا امام مہدی رضی اللہ عنہ وہی ہو گا جس میں مندرجہ بالا خصوصیات ہوں گی۔اللہ تعالیٰ دین کے لٹیروں سے بچائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔آمین۔

حدیث نمبر 96: ہر صدی میں مجدد ہو گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے سرے پر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو درست کردیا کرے گا۔

تخریج:

ابوداود 2/240 کتاب الملاحم باب مایذ کر فی قرن المائۃ رقم. 4291

تشریح:

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخری میں اپنا ایسا مقرب بندہ معبوث فرماتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مٹی ہوئی سنتوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہے اور اسلام کے بھولے ہوئے اسباق کو ازسرے نوع یاد کرواتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیئے جیسے ولی صرف اور صرف اہل حق اہل سنت وجماعت میں ہوتے ہیں ایسے ہی تمام مجدد صرف اہل سنت وجماعت میں آتے ہیں اور آتے رہیں گے۔

حدیث نمبر 97: دجال کا نکلنا اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَ خَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطُنِيَّةِ وَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطُنِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ الَّذِیْ حَدَّثَهٗ اَوْ مَنْكِبِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَقّ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا اَوْ كَمَا اَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِىْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

ترجمہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے پھر اپنا دستِ مبارک راوی کی ران یا کندھے پر مار کر فرمایا یہ اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم بیٹھے ہو یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا وہاں ہونا یا بیٹھنا۔

تخریج:

ابوداود 2/241 کتاب الملاحم باب فی تواتر الملاحم رقم 4295'4296

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مستقبل میں یکے بعد دیگرے پیدا ہونے والے واقعات بیان فرمائے ہیں' اور راوی کو واضح کیا کہ یہ اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یقینی ہے۔ جو کہ علم غیب کے واضح دلائل ہیں۔

حدیث نمبر 98: تم کثرت کے باوجود بزدل ہو گے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاُكْلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّبْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّ كُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.

ترجمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دیگر اقوام تم پر یوں ٹوٹ پڑیں جیسے بھوکا کھانے کے پیالے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ ایسا ان دنوں ہماری قلت کے باعث ہوگا؟ فرمایا نہیں بلکہ ان دنوں تم کثرت میں ہو گے لیکن ایسے بیکار ہو گے جیسے سمندر کی جھاگ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارے رعب کو نکال دے گا اور تمہارے

دلوں میں بزدلی ڈال دے گا سائل عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! بزدلی کیا ہے فرمایا دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

تخریج:

ابو داود 241/2 کتاب الملاحم باب فی تداعی الامم علی الاسلام رقم. 4297

تشریح:

آج ہماری حالت بالکل وہی ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قیامت کے واقعات کو دیکھنے والی آنکھ سے دیکھ کر دی ہے ہم اس وقت دنیا میں ایک ارب 40 کروڑ سے زائد ہیں۔ مال و دولت کے لحاظ آج مسلمان جس قدر مال دار ہیں اس سے قبل نہ تھے دنیا بھر میں مسلمانوں کی تقریباً 56 سے زیادہ حکومتیں اور مملکتیں موجود ہیں، تیل پٹرول، گیس، اور دیگر معدنیات کے وافر ذخائر موجود ہیں، مسلمانوں کا اس قدر سرمایہ غیر مسلموں کے بنکوں میں پڑھا ہے کہ وہ ان کے بنکوں سے نکال لیں تو غیر مسلم کنگال ہو جائیں۔ لیکن اپنی بے سمجھی اور بد تمیزی سے کافروں کے شکنجے میں مجبور و معذور ہوئے پڑے ہیں اسلامی ممالک کے سربراہوں نے اپنی دنیا سنوارنے اور آرام و راحت سے زندگی گزارنے کی خاطر اپنا سب کچھ غیر مسلموں کے سپرد کیا ہوا ہے جس کے باعث ساری ملت اسلامیہ بظاہر مجبور محض ہو کر رہ گی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سربراہوں کو اسلام کی محبت اور ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کے جذبات

عطا فرمائے تا کہ مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا مقام پھر سے مل جائے:۔

ہاں دکھادے یاالٰہی پھروہ صبح وشام تو　　دوڑ پیچھے کی جانب اے گردش ایام تو

حدیث نمبر 99: امت کے تین گروہوں کے حالات

مسلم بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَنْزِلُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دَجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهَا جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَتَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَا عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ اَذْنَابَ الْبَقَرَةِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْ وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ الِاَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيِهِمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَآءُ.

ترجمہ:

میری امت کے کچھ لوگ ایک نیچی جگہ اتریں گے جس کو لوگ بصرہ کہیں گے اور وہ دریائے دجلہ کے پاس ہے اس پر پل ہوگا۔اس میں باشندوں کی کثرت ہوگی اور وہ مہاجرین کا شہر ہوگا۔ابن یحیٰی نے ابو معمر سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے

کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ آخری زمانے میں بنوقنطورا آئیں گے ۔جن کے چوڑے چہرے اور چھوٹی آنکھیں ہوں گی ۔ وہ دریا کے کنارے خیمہ زن ہوجائیں گے ۔ ادھر شہر کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ بیلوں کی دموں اور زمینوں سے وابستہ ہوکر ہلاک ہوجائے گا۔ دوسرا گروہ اپنی جانیں بچانے کے لیے کافر ہوجائے گا۔ اور تیسرا گروہ اپنے اہل وعیال کو پیچھے رکھ کر اپنی جانوں پر کھیل جائے گا اور وہ شہید ہیں۔

تخریج:

ابوداود 2/242 کتاب الملاحم باب فی ذکر البصرہ رقم 4306

حدیث نمبر 100: دھنسنا، پتھر برسنا / بندر اور خنزیر بننا

عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصَرَةُ اَوِ الْبُصِيْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسَبَاخَهَا وَكِلَاءَ هَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَآئِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا اِنَّهٗ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ يُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ.

ترجمہ:

حضرت موسیٰ بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ! لوگ شہر آباد کرتے رہتے ہیں اور ان میں سے ایک شہر ہے جس کو بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے اگر تم وہاں سے گزرو اور اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کے سباخ' اس کے کلا' اس کے بازار' اور اس کے دارلامراء سے بچتے رہنا۔ تم اس کے جنگل کو اختیار کرنا کیونکہ شہر میں زمین کے اندر دھنسنا' پتھروں کا برسنا' اور زلزلے آئیں گے۔ ان میں سے کچھ لوگ رات گزاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر ہو جائیں گے۔

تخریج:

ابوداود 2/242 کتاب الملاحم باب فی ذکر البصرہ رقم 4307

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا ہے: تبھی تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک چیز کو بیان فرما رہے ہیں۔ اور لوگوں کے اعمال کی وجہ سے اللہ کے عذاب کے نزول کے بارے میں بتایا' اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان پر کیسا کیسا عذاب آئے گا جیسا کہ فرمایا: دھنسنا' پتھروں کا برسنا' اور زلزلے اور یہ کہ صبح کو لوگوں کا بندر اور خنزیر بننا۔ جیسا کہ ان احادیث میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حدیث نمبر 101: عالم کا فتنہ نئی چیز کا لانا

قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا اِنَّ مِنْ وَرَآئِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْاٰنُ حَتّٰى يَاْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَيُوشِكُ قَائِلٌ اَنْ يَقُولَ مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِيَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَاِيَّاكُمْ وَمَا ابْتُدِعَ فَاِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ وَاُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلٰى لِسَانِ الْحَكِيمِ وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ قُلْتُ لِمُعَاذٍ مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللّٰهُ اَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةَ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ قَالَ بَلٰى اِجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا مَا هٰذِهِ لَا يَثْنِيَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يُرَاجِعَ وَتَلَقَّ الْحَقَّ اِذَا سَمِعْتَهُ فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا.

ترجمہ:

ایک روز حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے ایک فتنہ ہے۔ اس میں مال کی کثرت ہوگی۔ قرآن مجید کے راستے کھل جائیں گے۔

یہاں تک کہ مومن اور منافق' مرد اور عورت' بڑا اور چھوٹا' غلام اور آزاد' ہر کوئی اسے حاصل کرے گا۔ قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے گا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن مجید کا عالم ہوں اچھا وہ میرے پیچھے نہیں لگیں۔ گے جب تک میں اس کے سوا کوئی نیا شوشہ کھڑا نہ کر دوں۔ تم اس شخص اور اس کے نئے شوشے سے بچتے رہنا کیونکہ جو نئی بات نکالی جائے گی وہ گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم دین کی گمراہی سے ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم دین کی زبان سے کہلواتا ہے اور بے شک منافق بھی سچی بات کہہ دیتا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ عالم دین یہ گمراہی کی بات کہہ رہا ہے اور منافق کی یہ بات سچی ہے فرمایا: کیوں نہیں عالم دین کی غلط بات سے اجتناب کرو جس کے لیے اہل علم کہہ رہے ہوں کہ یہ کیا ہے اور اس کی وجہ سے عالم کو نہ چھوڑو کہ شاید وہ رجوع کرے اور تم سے سن کر حق کو قبول کرے کیونکہ حق میں نورانیت ہے۔

تخریج:

ابو داود 2/287'88 کتاب السنہ باب فی لزوم السنہ رقم 4605

تشریح:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مستقبل میں رونما ہونے والی باتیں بیان فرمائی ہیں جنہیں اس دور میں دیکھا جا سکتا ہے۔

واقعی علماء کا فتنہ تمام فتنوں سے سخت اور خطرناک ہے۔ شیطان اس کوشش میں رہتا ہے کہ مسلمانوں کا دین وایمان برباد کرنے والی کوئی بات کسی عالم سے کہلوادی جائے۔ جب وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے تو ایک جانب ہزاروں مسلمان اس کی تائید کرنے لگتے ہیں اور دوسری طرف حق کے علمبردار علماء سے اس کی جنگ شروع ہوجاتی ہے۔ متحدہ ہندوستان کے اندر برٹش گورنمنٹ نے اپنے پرفتن دور میں بڑی راز داری کے ساتھ کتنے ہی علماء سے ایسی باتیں کہلوادی جنہیں پڑھ کر آج بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کہ علم وفضل کے اتنے بانگ دعوے کرنے والے بھی خوف خدا اور خطرہ روز جزا سے اس درجہ عاری ہوگے تھے؟ ان چند علماء کی تحریروں نے مسلمانوں کے اتفاق واتحاد کے خرمن میں ایسی آگ لگائی جو ڈیڑھ صدی گزر جانے کے بعد بھی آج تک بجھنے میں نہیں آتی بلکہ زیادہ ہی بڑھتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہ گروں کے متبعین کو چشم بینا عطا کرے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ انہوں نے اپنی عاقبت کے لیے کیا سامان جمع کیا ہے؟

حدیث نمبر 102: حضرت محمد بن سلمہ فتنوں سے محفوظ رہیں گے

قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ فِتْنَةٌ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں کوئی ایسا نہیں کہ وہ فتنے میں مبتلا ہو مگر میں اس سے ڈرتا ہوں سوائے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں کوئی فتنہ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

تخریج:

ابوداود 2/297 کتاب السنہ باب ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنہ رقم 4663:4664

تشریح:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ از دار رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو تمام فتنوں سے آگاہ فرمایا: یہی وجہ تھی کہ جس کے جنازے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہوتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس میں شامل نہ ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی فتنہ ضرر نہیں پہنچائے گا۔ یہ علم غیب کی انہیں باتوں میں سے ہے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی ہیں۔ تو معلوم نہ صرف آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہ بھی آنے والے فتنوں سے آگاہ ہیں اور جانتے ہیں کہ کون ان سے محفوظ رہے گا۔

حدیث نمبر 103: تم حوض کوثر والوں کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا قَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ.

ترجمہ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک منزل پر اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ حوض کوثر پر اتریں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابوحمزہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا آپ حضرات اس دن کتنے تھے؟ فرمایا: سات سو یا آٹھ سو افراد۔

تخریج:

ابو داود 2/309 کتاب السنہ باب ی الحوض رقم. 4746'4747

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک ایمان لانے والے مومنین کو جانتے ہیں کہ کون کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے گا اور کون کون حوض کوثر پر حاضر ہو گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 104: عنقریب نمازیں مختصر اور تقریریں لمبی ہوں گی

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو فرمایا: تم ایسے زمانے

میں رہ رہے ہو جس میں بہت سے علماء ہیں قرآن کے احکام پر عمل کیا جاتا ہے، سوال کرنے والے کم اور جواب دینے والے بہت زیادہ ہیں نمازیں لمبی اور تقریریں مختصر ہیں خواہش نفس کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيرٌ قُرَّاؤُهُ يُحْفَظُ فِيهِ حُرُوفُ الْقُرْآنِ وَ تُضَيَّعُ حُدُودُهُ كَثِيرٌ مَّنْ يَّسْأَلُ قَلِيلٌ مَّنْ يُّعْطِي يُطِيلُونَ فِيهِ الْخُطْبَةَ وَيَقْصُرُونَ الصَّلٰوةَ يُبَدُّونَ فِيهِ اَهْوَاءَهُمْ قَبْلَ اَعْمَالِهِمْ.

عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ اس میں علماء کم رہ جائیں گے (قرآن کے صرف الفاظ کی قرأت کرنے والے اور صرف حروف کو یاد رکھنے والے بہت سے ہوں گے۔ اس کے احکام پر عمل کرنے والے بہت کم ہوں گے۔ تقریریں خوب لمبی ہوا کریں گی۔ اور نمازیں مختصر رہ جائیں گے۔ اور اعمالِ صالحہ کو پس پشت ڈال کر خواہش نفس کی پیروی کی جایا کرے گی۔

تخریج:

مؤطا امام مالك صفحه 161'160 کتاب قصر الصلوة فی السفر باب جامع الصلوة رقم 419.

تشریح:

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق آج کے دور میں نمازیں مختصر ہوگئیں، تقریریں لمبی ہوگئیں، قرآن کے الفاظ پر بحث کرنے والے

بہت اور احکام پر عمل کرنے بہت کم رہ گئے ہیں۔ خواہش نفس کی پیروی کی جاتی ہے۔ یہ سب مستقبل کی خبریں ہیں جو صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرمارہے ہیں جب غلام کا یہ مقام ہے تو پھر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مقام ہوگا۔

حدیث نمبر 105: اپنے وصال اور پیٹ میں کیا ہے کا علم

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غابہ میں ایک باغ مجھے ہبہ کیا تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمایا: اگر تم نے اس پر قبضہ کرلیا ہوتا تو وہ تمہارا تھا لیکن اب وہ ورثاء کا مال ہے: وَاِنَّمَا هُمَا اَخَوَاكِ وَاُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ وَاللهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَ كَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى قَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ اُرَاهَا جَارِيَةً.

اور بے شک جس میں تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔ تم اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق اسے تقسیم کرلینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی اباجان: اگر زیادہ بھی ہوتا تو میں اسے اپنے پاس نہ رکھتی لیکن میری (بہن) تو صرف اسماء ہے دوسری بہن کون ہے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: (میری بیوی) بنت خارجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے میرا خیال ہے وہ لڑکی ہوگی۔

تخریج:

مؤطا امام مالك صفحه645 كتاب الاقضيه باب مالا يجوز من النحل رقم.1474

تشریح:

سیدہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا جس سے معلوم ہوا کہ سیدہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو ایسے غیبوں پر مطلع فرما دیتا ہے۔ اس کو تو نواب وحید الزماں وہابی نے بھی تسلیم کیا ہے، جیسا کہ لکھتا ہے:

یہ کرامت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایسا ہی ہوا ان کے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوئی اور نام اس کا ام کلثوم رکھا گیا۔ (مؤطا امام مالك ص528)

حدیث نمبر 106:

مدینہ منورہ میں صرف پرندے اور درندے رہ جائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْرُكَنَّ الْمَدِيْنَةُ عَلٰى اَحْسَنِ مَا كَانَتْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ اَوِ الذِّئْبُ فَيُغَدِّيْ عَلٰى بَعْضِ سَوَارِى الْمَسْجِدِ اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ قَالَ لِلْعَوَافِى الطَّيْرِ والسِّبَاعِ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (یعنی بعد میں آنے والے لوگ) مدینہ منورہ کو اچھے حال میں چھوڑ دو گے۔ یہاں تک

کہ کوئی کتا یا بھیڑیا مسجد کے ستونوں کے پاس یا منبر کے اوپر پیشاب کیا کرے گا۔صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اس زمانے میں مدینہ کے پھلوں کا کیا حال ہوگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں بھوکے پرندے اور درندے کھالیا کریں گے۔

تخریج:

مؤطا امام مالک صفحہ 696 کتاب الجامع باب اجاء فی سکنی المدینہ ولخروج منہا رقم 1643.
ابن حبان 6773.

تشریح:

معلوم ہوا کہ محبوب ﷺ کی مقدس نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی گئی اور آپ ﷺ وقتاً فوقتاً اپنے صحابہ کرام کو اس کی خبریں ارشاد فرماتے رہتے تھے

حدیث نمبر 107:

عنقریب بکریوں کا ریوڑ محل سے زیادہ عزیز ہوگا

حضرت حمید بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کے لیے کھانا منگایا وہ کھا کر چلے گئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے بھتیجے! بکریوں کا خیال رکھنا' ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے رہنا' ان کے گلے کو صاف رکھنا' اور اسی جگہ کے ایک کونے میں نماز پڑھ لینا' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ تَکُوْنُ الثُّلَّۃُ مِنَ الْغَنَمِ اَحَبَّ اِلٰی صَاحِبِھَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ.

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس وقت بکریوں کا ایک ریوڑ انسان کے نزدیک (حاکم مدینہ) مروان کے گھر کا مالک بننے سے زیادہ عزیز ہوگا۔

تخریج:

مؤطا امام مالك صفحه 717'18 كتاب صفة النبی باب جامع ما جآء فی الطعام....... رقم 1737

تشریح:

لوگ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے علم غیب ماننے کو تیار نہیں، لیکن اس حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قسم کے ساتھ آنے والے وقت کی خبریں دے رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اعراض کرنے لوگ کم بخت اور جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو بھی عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 108:

ہم میں ایسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کل کی باتیں جانتے ہیں

حضرت ربیع بن معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری شادی کی اگلی صبح رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تم بیٹھے ہو۔ کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے آباء واجداد کے کارنامے گانے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا:

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذَا وَقُوْلِيْ الَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ.

اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اسے چھوڑ دو اور وہی باتیں کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

تخریج:

ابوداود 2/332 کتاب الادب باب فی الغناء رقم 4922

تشریح:

مدینہ طیبہ کی لڑکیاں دف بجا کر جو شہدائے بدر کے مرثیے پڑھ رہی تھیں تو یقیناً وہ مرثیے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے لکھے ہوں گے۔ ایک لڑکی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ مصرعہ کہا وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ اور ہم میں ایسے نبی جلوہ افروز ہیں جو کل کی بات بھی جانتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام سب کا یہی عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیوب خمسہ پر خبردار ہیں اور برملا کہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کی زبان سے یہ مصرعہ سن کر آج کے نام نہاد موحدوں کی طرح یہ نہیں کہا اے لڑکی! تم مشرکہ ہو گئی ہو اور جس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ مصرعہ کہا ہے وہ بھی مشرک ہو گیا ہے اسے چاہیے کہ ازسرنو ایمان لائے اور تجدید نکاح کرے۔ خبردار جو آئندہ ایسی کفر

وشرک کی بات زبان پر لائے۔ فرمایا تو بس اتنا اس بات کو چھوڑ دو جو تم کہہ رہی تھی وہی کہے جاؤ یعنی یہ عقائد کا معاملہ ہے مبادا الفاظ میں تم سے کمی پیشی ہو جائے یا مبالغہ آرائی سے کام لینے لگو یا آئندہ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو جاؤ۔ لہذا اس نازک بات کو رہنے دو اور اپنے شہداء کے کارنامے ہی بیان کرو یا مقصد یہ تھا کہ میرے حضور تم میری تعریفیں بیان نہ کرو بلکہ شمع رسالت کے ان جانثاروں کی تعریفیں ہی بیان کیا کرو کہ بالواسطہ وہ میری ہی تعریف ہے کیونکہ:

خود جو نہ تھے راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

حدیث نمبر 109: روحوں کا آپس میں تعارف

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ جن میں وہاں تعارف ہوا تو یہاں الفت رہی اور جو وہاں انجان رہیں ان میں یہاں جدائی ہے۔

تخریج:

ابو داود 2/321 کتاب الادب باب من یومئران یجالس رقم 4834

تشریح:

صرف یہ کائنات ہی نہیں بلکہ عالم ارواح بھی نبی کریم ﷺ کی مقدس نگاہوں میں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روحیں باہم ملاقات کرتی ہیں اور ان میں آپس میں تعارف ہوتا ہے۔ اور نیک روحوں میں قید و پابندی وغیرہ نہیں ہوتی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔

باب نمبر 2: علاماتِ قیامت

قیامت کا علم بھی ایک طرح کا علم غیب ہے اس لیے ہم نے اسے دوسرے نمبر پر رکھا کہ ایک طرف سے علم غیب کے دلائل ہیں اور دوسری طرف ان لوگوں کے اعتراض کا جواب مل جائے جو کہتے ہیں معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت کا علم نہیں۔ اس باب میں یہ بیان ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس طرح ایک ایک کر کے قیامت کی علامات بیان فرمائی ہیں۔

حدیث نمبر 1:

قیامت سے قبل بدترین لوگ تمہارے نگران ہوں گے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جس وقت تک تم اپنے امام کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی تلواروں

سے لڑو گے نہیں تمہارے دنیاوی معاملات کے نگران تمہارے بدترین لوگ ہو جائیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/486 کتاب الفتن باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر رقم 2096
ابن ماجہ صفحہ 430 کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ رقم 4043

تشریح:

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے قیامت سے قبل کی تین علامتیں بیان کی ہیں: لوگ اپنے امام کو قتل کریں گے، باہم تلواروں سے لڑیں گے، اور دنیاوی معاملات کے نگران بدترین لوگ ہوں گے۔

حدیث نمبر 2: قبل قیامت ہر شے گفتگو کرے گی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِہٖ وَشِرَاكُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت

تک قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں کے ساتھ کلام نہیں کرنے لگیں گے' یہاں تک کہ آدمی کے چابک کی رسی اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی اس کے ساتھ کلام کریں گے' اور اسے اس کا زانو یہ بتادے گا اس کے بعد اس کی بیوی نے کیا حرکت کی ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/488 کتاب الفتن باب ماجاء فی کلام السباع رقم 2107

تشریح:

یعنی قرب قیامت ہر شے گفتگو کرنے لگے گی۔ حدیث پاک کے آخری جملے غور سے پڑیں کہ قیامت کے قریب ایسا ہوگا کہ آدمی گھر سے باہر جائے گا اس کے زانو اس کے ساتھ ہوں گے' لیکن پھر بھی وہ اس شخص کو آگاہ کریں گے کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی نے کیا حرکت کی تھی۔ لوگ تو نبی پاک ﷺ کے لیے غیب نہیں مانتے لیکن یہ حدیث بتارہی ہے کہ قرب قیامت تو آدمی کا زانو بھی غیب کی خبریں دے گا۔

حدیث نمبر 3: جب اہل شام میں خرابی آئے گی

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ

اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ.

ترجمہ:

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل شام میں خرابی آئے گی' تو تب تمہارے درمیان بھلائی نہیں رہے گی۔ میری اُمت کے ایک گروہ کو ہمیشہ مدد حاصل ہوتی رہے گی اور جو شخص انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا' وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا' یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

تخریج:

ترمذی 2/490 کتاب الفتن باب ما جآء فی الشام رقم 2118

مسند امام احمد 3/436.

حدیث نمبر 4:

جب امت میں تلوار چلے گی قیامت تک نہیں رکے گی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب میری امت

میں تلوار رکھ دی جائے گی، تو قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قیامت تک ان میں قتل و غارت گری ہوتی رہے گی)۔

تخریج:

ترمذی 2/490 کتاب الفتن باب ماجاء فی الھرج والعبادۃ فیہ رقم.2128

ابن ماجہ صفحہ419 کتاب الفتن باب مایکون من الفتن رقم.3952

ابوداود2/233 کتاب الفتن باب ذکر الفتن و دلائلھا رقم.4251

مسند امام احمد5/278.

تشریح:

اس حدیث مبارک کی صداقت کس طرح ہمیں پکار پکار کر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی طرف دعوت دے رہی ہے۔ کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر آج تک ہے کہ مسلمانوں کے اختلافات دن بدن بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور قتل غارت گری میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

حدیث نمبر 5: خاندانی احمق سعادت مند سمجھے جائیں گے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت

تک قائم نہیں ہوگی جب تک خاندانی احمق دنیا میں سب سے زیادہ سعادت مند نہیں سمجھے جائیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/491 کتاب الفتن باب ماجآ فی اشراط الساعہ باب منہ رقم 2135.

مسند امام احمد 389/5.

تشریح:

فی زمانہ معیار صرف پیسہ ہی رہ گیا ہے کوئی جتنا مرضی بیوقوف' احمق ہو لیکن اگر اس کے پاس پیسہ ہے تو وہ لوگوں کے نزدیک سعادت مند ہے۔ اور اس کے مقابل نیک' شریف النفس' خاندانی معزز کے پاس پیسہ نہیں ہے تو لوگ اس کی عزت و تعظیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 6:

بعض قبیلے مشرکین کے ساتھ مل کر بتوں کی پوجا کریں گے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَّاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.

ترجمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ مل نہ جائیں گے حتیٰ کہ وہ بتوں کی پوجا کریں گے اور عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے، جن میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تخریج:

ترمذی 2/492 کتاب الفتن باب ماجآء لاتقوم الساعۃ ..... رقم 2145

ابن ماجہ صفحہ 419 کتاب الفتن باب مایکون من الفتن رقم 3952

ابوداود 2/233 کتاب الفتن باب ذکر الفتن ودلائلھا رقم 4251

مسند امام احمد 2/92، 5/278

تشریح:

وسوسہ:

بخاری شریف کے حوالے سے حدیث میں گزرا ہے کہ امت کا شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خوف نہیں، لیکن اس حدیث میں کچھ قبائل کا مشرکین کے ساتھ مل کر بتوں کی پوجا کا ذکر ہے۔ دونوں احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی۔

جوابِ وسوسہ:

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اجتماعی طور پر امت شرک میں مبتلا نہیں ہوگی' یا امت کی اکثریت شرک میں مبتلا نہیں ہوگی ہاں چند ایک لوگ یا چند قبائل کا اسلام سے پھر کر مشرک ہو جانا ہوگا جیسا کہ حدیث مبارک میں بیان ہوا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کچھ لوگ ایسی احادیث کو اہل سنت کے عقائد پر لگاتے ہیں جو کہ بہت بڑی غلطی پر ہیں کیوں کہ اہل سنت کے تمام عقائد قرآن و حدیث سے ثابت ہیں' اور امت کے تمام اکابرین اہل سنت و جماعت ہی سے تھے' اور آج تک تمام گروہان باطل اکٹھے ہو کر بھی اہل سنت کی تعداد کو نہیں پہنچ سکے۔

اور غیب کی خبر دیتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا: کہ تیس کذاب ایسے ہوں گے جو نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے' حالانکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 7: امام مہدی رضی اللہ عنہ خزانے عطا فرمائیں گے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ الْمَهْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا زَیْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بے دینی ہو جائے گی تو ہم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی آئے گا وہ پانچ، یا سات، یا نو تک رہے گا۔ یہ شک زید نامی راوی کو ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا اس سے مراد کیا ہے؟ تو فرمایا: اس سے مراد سال ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں پھر ایک شخص ان کے پاس آئے گا اور کہے گا اے مہدی! ہمیں عطا کیجئے آپ مجھے عطا کیجئے تو مہدی اس کے کپڑے میں (ساز و سامان) بھرنے کا حکم دیں گے اتنا کہ جتنا وہ شخص اٹھا سکتا ہو۔

تخریج:

ترمذی 2/494 کتاب الفتن باب ماجآء فی المهدی رقم.2158

ابن ماجه صفحه 436 کتاب الفتن باب خروج المهدی رقم.4083

تشریح:

حضرت سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور قریب قیامت کو ہوگا وہ حکومت کریں گے۔ اور لوگوں کو مال و دولت عطا کریں گے جتنا کہ وہ اٹھا سکیں۔

حدیث نمبر 8: دجال مشرق کی سرزمین خراسان سے نکلے گا.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

ترجمہ:

دجال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا اس جگہ کا نام خراسان ہوگا کچھ قومیں اس کے ساتھ ہوں گی جن کے چہرے چپٹی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/495 کتاب الفتن باب ماجاء من این یخرج الدجال رقم 2163
ابن ماجہ صفحہ 432 کتاب فتن باب فتنۃ الدجال خروج عیسیٰ ابن مریم .... رقم 4072
مسند امام احمد 7/1. مسند حمیدی 30.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خروج دجال جو کہ قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ہے کی علامات بیان فرمائی ہیں:

دجال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا' اس جگہ کا نام خراسان ہوگا' اس کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے اور ان کا حلیہ بھی بیان فرمادیا کہ ان کے چہرے چپٹی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ایک ایک چیز بیان فرمادی ہے اب بھی اگر کوئی علم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرے تو اس کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنی عقل و سوچ اور قسمت پر ماتم کرے

حدیث نمبر 9: زبردست خون ریزی/قسطنطنیہ کی فتح

عَنْ مُّعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ.

ترجمہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: زبردست خون ریزی، قسطنطنیہ کی فتح، اور دجال کا خروج (یہ تینوں علامات) سات مہینوں کے اندر ظاہر ہو جائیں گی۔

تخریج:

ترمذی 2/495 کتاب الفتن باب ما جاء فی علامات خروج الدجال رقم 2164'2165 .
ابن ماجہ صفحہ 437 کتاب الفتن باب الملاحم رقم.4092
ابوداود 2/241 کتاب الملاحم باب فی تو تر الملاحم رقم.4295
مسند امام احمد 234/5.

حدیث نمبر 10:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باب لد کے سامنے دجال کو قتل کریں گے

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: يَقْتُلُ ابْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ.
حضرت ابن مریم علیہ السلام دجال کو "باب لد" کے سامنے قتل کر دیں گے۔

تخریج:

ترمذی 2/497 کتاب الفتن باب ماجآء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال رقم۔ 2170
ابوداود 2/244 کتاب الملاحم باب ذکر خروج الدجال رقم۔ 4321
ابن ماجہ صفحہ 433 کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال خروج عیسیٰ......رقم۔ 4075

حدیث نمبر 11: دجال کی تفصیلات

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهٗ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَّا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَّ اَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ اِمْرَاَتُهٗ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ....

ترجمہ:

دجال کے ماں باپ کے ہاں تیس سال تک اولاد نہیں ہوگی پھر ان کے ہاں ایک لڑکا ہوگا جو کانا ہوگا جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہوگا اور سب سے کم نفع بخش ہوگا۔ اس کی آنکھیں سو جائیں گی لیکن اس کا ذہن بیدار رہے گا راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے اس کے ماں باپ کا حلیہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے باپ کا قد لمبا اور وہ دبلا پتلا ہوگا' اس کی ناک مرغ کی

چونچ کی طرح ہو گی جبکہ اس کی ماں لمبے پستان والی عورت ہو گی۔

تخریج:

ترمذی 2/498 کتاب الفتن باب ما جاء فی ذکر ابن صائد رقم 2174

مسند امام احمد 40/5.

حدیث نمبر 12: قرب قیامت زمانہ سمٹ جائے گا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک زمانہ سمٹ نہیں جائے گا سال مہینے کی طرح ہو جائے گا' مہینہ ہفتے کی طرح ہو جائے گا' ہفتہ ایک دن کی طرح ہو گا' اور ایک دن ایک گھڑی کی طرح ہو گا' اور ایک گھڑی یوں ہو گی جیسے آگ کا انگارہ ہوتا ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/508 کتاب الزهد باب ما جاء فی التقارب الزمان........رقم 2254

تشریح:
لوگوں کی اکثریت یہ کہتی نظر آتی ہے کہ وقت کا پتا ہی نہیں چلتا بہت جلدی گزر جاتا ہے

حدیث نمبر 13: عربوں کا ہلاک ہونا قیامت کی نشانی ہے

حضرت محمد بن ابورزین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں سیدہ ام حریر کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی عرب فوت ہو جاتا تھا تو انہیں بڑی تکلیف ہوتی تھی ان سے کہا گیا کہ جب بھی کوئی عرب شخص فوت ہوتا ہے تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ.

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامتوں کی نشانیوں میں سے ایک نشانی عربوں کا ہلاک ہونا ہے۔

تخریج:
ترمذی 2/711 کتاب المناقب باب فی فضل العرب رقم 3864

حدیث نمبر 14: دابۃ الارض کا مسلمان اور کافر لکھنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ

فَيَقُوْلُ هَاهَا يَا مُؤْمِنُ وَيُقَالُ هَاهَا يَا كَافِرُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے قبل) ایک جانور نکلے گا جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا' وہ اس کے ذریعے سے مومن کے چہرے کو روشن کردے گا اور کافر کی ناک پر مہر لگا دے گا' یہاں تک کہ لوگ ایک دستر خوان پر اکٹھے ہوں گے تو کوئی شخص کہے گا اے مومن! اور کہا جائے گا اے کافر! مومن یہ کہے گا اے کافر! اور کافر یہ کہے گا اے مومن!

تخریج:

ترمذی 2/623 کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ النمل رقم. 3111
ابن ماجہ صفحہ 432 کتاب الفتن باب دابۃ الارض رقم. 4066
مسند امام احمد 2/491.

حدیث نمبر 15: دابۃ الارض مکہ کے قریب سے نکلے گا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: قَالَ ذَهَبَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيْبٍ مِّنْ مَّكَّةَ فَاِذَا الْاَرْضُ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هٰذَا

الْمَوْضِعِ فَإِذَا فِتْرٌ فِي شِبْرٍ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِينَ فَأَرَانَا عَصًا لَهُ فَإِذَا هُوَ بِعَصَاءِ هٰذِهِ كَذَا وَ كَذَا.

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ کے قریب مجھے ایک میدان میں لے گئے جو خشک اور ریتلی زمین تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دابۃ یہاں سے نکلے گا میں نے اس جگہ کو دیکھا وہ تقریباً ایک بالشت ہوگی۔

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کئی سال کے بعد حج کیا تو میرے والد نے مجھے اپنا عصا لے کر بتایا کہ دابۃ الارض کا عصا اتنا موٹا اور اتنا لمبا ہوگا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 432 کتاب الفتن باب بۃ الارض رقم 4067

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی حتیٰ کہ دابۃ الارض کے نکلنے کی جگہ اور عصاء کی لمبائی موٹائی تک بیان فرمادی ہے یعنی ایک ایک چیز اپنے غلاموں کو بتادی ہے لیکن افسوس ہے ان بیوقوفوں پر جو یہ تمام احادیث پڑھ کر پھر بھی علم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 16: قیامت کو برہنہ جسم اٹھایا جائے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاةٌ اَيُبْصِرُ اَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ (لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ).

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا۔ تو ایک خاتون نے عرض کی: تو کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کی طرف دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں عورت۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے):

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ. (پارہ 30 عبس 37)

ترجمہ کنزالایمان: ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس کافی ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/643 کتاب تفسیر القران باب و من سورۃ عبس رقم۔ 3255

ابن ماجہ صفحہ 1/294 کتاب الجنائز باب البعث رقم۔ 2080'2081

حدیث نمبر 17: لوگ مسجدوں کے معاملے میں فخر کریں گے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسجدوں کے معاملہ میں لوگ فخر نہ کرنے لگ جائیں

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 156 کتاب المساجد باب تشیید المساجد رقم .739
ابو داود 1/77 کتاب الصلوۃ باب فی بناء المسجد رقم .449
سنن نسائی 1/112 کتاب المساجد باب المباہاۃ فی المساجد رقم 688.

تشریح:

فی زمانہ مسجدیں تو ایک دوسرے سے بڑھ کر بنائی جارہی ہیں۔ اور ایک دوسرے پر فخر کیا جارہا ہے۔ لیکن شاید اخلاص اور خشوع وخضوع ڈھونڈنے سے ہی ملے گا۔

حدیث نمبر 18: مسلمان سات سال تیر و کمان جلائیں گے

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَيُوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ.

ترجمہ:

مسلمان یاجوج ماجوج کے تیر وکمان کی لکڑیاں سات سال تک جلائیں گے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 434 کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسٰی ابن مریم......رقم 4075'76

حدیث نمبر 19: یاجوج ماجوج کا نکلنا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ يَأْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ فَيَعُمُّوْنَ الْاَرْضَ وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى تَصِيْرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ فِیْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ وَيَضُمُّوْنَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتّٰى اَنَّهُمْ لَيَمُرُّوْنَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُوْنَهٗ حَتّٰى مَا يَذَرُوْنَ فِيْهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ عَلٰى اَثَرِهِمْ فَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهٰذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَّآءٌ وَيَظْهَرُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ فَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ وَلَنُنَازِلَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ قَتَلْنَا اَهْلَ السَّمَآءِ فَبَيْنَمَا هُمْ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دَوَآبَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ فَتَاْخُذُ بِاَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوْتُوْنَ مَوْتَ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ لَهُمْ حِسًّا فَيَقُوْلُوْنَ مَنْ رَّجُلٌ يَّشْرِیْ نَفْسَهٗ وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوْا فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهٗ عَلٰى اَنْ يَّقْتُلُوْهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى فَيُنَادِيْهِمْ اَلَا

اَبْشِرُوْا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُوْنَ سَبِيْلَ مَوَاشِيْهِمْ فَمَا يَكُوْنُ لَهُمْ رَعْيٌ اِلَّا لُحُوْمُهُمْ فَتَشْكَرُ عَلَيْهَا كَاَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ اَصَابَتْهُ قَطُّ.

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ (پارہ 17 الانبیاء 96)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے۔

وہ زمین پر پھیل جائیں گے مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لیے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزین ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کر دے گا جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں پانی تھا جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے ان اہل زمین سے ہم نمٹ چکے ہیں اب آسمان والے باقی رہ گئے ہیں تو ان میں سے ایک شخص تیر آسمان کی طرف پھینکے گا تو خون میں رنگا ہوا آئے گا تو بولیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس

جائیں گے یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مر جائیں گے جب مسلمان اس دن صبح کو اٹھیں گے اور یاجوج ماجوج کی آواز محسوس نہ کریں گے تو کہیں گے کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر انہیں دیکھ آئے؟ ایک شخص پہاڑ پر سے ان کا حال جاننے کے لیے نیچے اترے گا تو دل میں خیال کرے گا موت کے منہ میں جا رہا ہوں وہ انہیں مردہ پائے گا تو پکار کر کہے گا خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا تو لوگ نکلیں اور اپنے جانور چرنے کے لیے چھوڑ دیں گے اور یاجوج ماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لیے نہیں ملے گی اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 436 کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج .... رقم 4079'4080'4081

حدیث نمبر 20: ظہورِ امام مہدی رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمَّا رَاٰهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰى فِيْ وَجْهِكَ شَيْئًا نَّكْرَهُهٗ فَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ اِخْتَارَ اللهُ لَنَا

الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ اَهْلَ بَيْتِيْ سَيَلْقَوْنَ بَعْدِيْ بَلَاءً وَّتَشْرِيْدًا وَّتَطْرِيْدًا حَتّٰى يَاْتِيَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُوْدٌ فَيَسْاَلُوْنَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهٗ فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُنْصَرُوْنَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَاَلُوْا فَلَا يَقْبَلُوْنَهٗ حَتّٰى يَدْفَعُوْهَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُهَا جَوْرًا فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں چند ہاشمی جوان آئے تھے انہیں دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ بدل گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ایسی بات دیکھتے ہیں جس سے ہمیں دکھ ہوتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے دنیا کے بدلے آخرت عطا کی ہے بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ میرے اہل بیت نہایت تکلیف اور سختی میں مبتلا ہوں گے ان پر بڑی مصیبتیں آئیں گی' حتیٰ کہ مشرق اور مغرب سے کچھ لوگ آئیں گے' جن کے ہمراہ سیاہ جھنڈے ہوں گے ان کا مقصد دنیا کے خزانوں پر قبضہ کرنا نہ ہوگا لیکن لوگ ان کی راہ روکیں گے اس لیے وہ لوگوں سے

جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں فتح عنایت فرمائے گا اور جس کام کا ارادہ کریں گے وہ پورا ہوگا اس وقت یہ لوگ اپنی حکومت کو پسند نہ کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کریں گے وہ شخص زمین کو اس طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح لوگوں نے اسے ظلم سے بھر دیا تھا لہذا ہم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے وہ ان لوگوں کا شریک ہوا گرچہ اسے گھٹنوں کے بل برف پر کیوں نہ چلنا پڑے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 436 کتاب الفتن باب خروج المھدی رقم۔4085'4084'4083'4082

حدیث نمبر 21: مال پھیل جائے گا اور بکثرت ہوگا

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ لسَّاعَةِ أَنْ يَّفْشُوْ الْمُالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوْ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَيَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلَ لَا حَتّٰى أَسْتَامِرَ تَاجِرَ بَنِيْ فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ.

ترجمہ:

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال پھیل جائے گا' اور بکثرت ہوگا' تجارت

عام ہو جائے گی، جہالت ظاہر ہو جائے گی، اور ایک شخص فروخت کرے گا، پھر کہے گا: نہیں جب تک میں فلاں قبیلہ کے سوداگر سے مشورہ نہ کرلوں اور ایک بڑے محلے میں لکھنے والے کو ڈھونڈیں گے کوئی نہ ملے گا۔

تخریج:

نسائی 2/211 کتاب البیوع باب التجارۃ رقم 4468

حدیث نمبر 22: اللہ تین قسم کے لوگوں سے گفتگو نہیں فرمائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ فَضْلَ مَآءٍ عِنْدَهٗ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ يَعْنِيْ اِذْبًا وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا، ایک وہ جس کے پاس زائد پانی ہو اور مسافر کو اس سے روکے۔ دوسرا وہ جو اپنا مال بیچنے کے لیے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ تیسرا وہ جس نے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کی اگر امام نے اسے کچھ دیا تو وعدہ پورا کرے اور نہ دے تو وعدہ پورا نہ کرے۔

تخریج:

ابو داود 2/136 کتاب البیوع باب فی منع الماء رقم 3476

حدیث نمبر 23: چار فتنوں کے بعد قیامت آئے گی

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں چار فتنے ہوں گے جن کے بعد قیامت ہے۔

تخریج:

ابو داود 2/231 کتاب الفتن باب ذکر الفتن و دلائلها رقم 4242

حدیث نمبر 24: خطرناک فتنے ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے: فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَارَسُولَ اللهِ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي وَإِنَّمَا أَوْلِيَآئِيَ الْمُتَّقُونَ

ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرِ الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهٖ اَوْ مِنْ غَدِهٖ.

ترجمہ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا ذکر فرمایا: پس کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہوئے فتنۂ احلاس کا ذکر فرمایا۔ بتایا گیا کہ وہ لڑائی جھگڑا اور بھاگ دوڑ ہے۔ پھر فتنۂ سراء ہے جو ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو گمان کرے گا کہ وہ میرا اہل بیت ہے حالانکہ وہ میرا نہیں ہے کیونکہ میرے دوست تو پرہیز گار ہیں پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کریں گے جس کے سرین پسلی کے اوپر ہوں گے۔ پھر فتنۂ دہیما ہے جو میری امت میں سے کسی کو کم از کم ایک طمانچہ مارے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ اب فتنہ ختم ہو گیا تو اور بھڑکے گا۔ صبح کے وقت ایک آدمی صاحب ایمان ہو گا شام کو کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ دو کیمپوں میں بٹ جائیں گے ایک کیمپ میں بغیر ایمان کے نفاق ہو گا' اور دوسرے کیمپ میں بغیر نفاق کے ایمان ہو گا۔ جب یہ ہو جائے تو اس روز یا اس کے اگلے دن دجال کا انتظار کرنا۔

تخریج:

ابو داود 2/231 کتاب الفتن باب ذکر الفتن ودلائلھا رقم.4243

حدیث نمبر 25: آنے والا فتنہ جس نے ہاتھ روک لیا نجات پا گیا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرب کی خرابی ہے اس فتنے سے جو نزدیک آ گیا ہے جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا وہ نجات پا گیا۔

تخریج:

ابو داود 2/232 کتاب الفتن باب ذکر الفتن ودلائلھا رقم.4249

حدیث نمبر 26: مسلمانوں کو مدینہ میں محصور کر دیا جائے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحَاصِرُ وَالْمَدِيْنَةَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ مسلمانوں کو

مدینہ منورہ میں محصور کرلیا جائے گا اور سلاح سے آگے ان کی حکومت نہیں رہے گی

تخریج:

ابوداود 2/232 کتاب الفتن باب ذکر الفتن ودلائلھا رقم 4249

حدیث نمبر 27: دجال پست قد اور ٹیڑھی ٹانگوں والا ہوگا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا اَنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ رَجُلٌ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جُعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ لَیْسَ بِنَاتِیَۃٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ ۔

ترجمہ:

میں نے تمہیں دجال کے بارے میں اتنی باتیں بتائی ہیں کہ کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا ہے بے شک دجال پست قد' ٹیڑھی ٹانگوں والا' گھنگریالے بالوں والا' کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک رہے تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے (جب کہ دجال کانا ہے)۔

تخریج:

ابوداود 2/244 کتاب الملاحم باب خروج الدجال رقم 4320

حدیث نمبر 28: دجال کے خروج کا پہلا دن سال دوسرا مہینہ کا ہوگا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرماتے ہوئے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے گا وہ اس کے فتنے سے محفوظ رہے گا صحابہ کرام نے عرض کیا وہ زمین میں کتنی دیر رہے گا:

قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ ...... تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چالیس روز۔ پہلا دن سال کی طرح، دوسرا مہینے کی طرح اور تیسرا ہفتے کی طرح ہو گا۔ باقی دن تمہارے ہی دنوں جیسے ہوں گے۔-------

تخریج:

ابو داود 2/244 کتاب الملاحم باب خروج الدجال رقم 4323'4322'4321

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو دجال کی تمام نشانیاں بتا دی تھیں اور اس زمانے کے تمام حالات و واقعات کا پورا نقشہ صحابہ کرام کے سامنے کھینچ کر رکھ دیا جیسا کہ کتب احادیث و سیر میں وضاحت کے ساتھ ہے اور ہم نے بھی عقائد اہلسنت من الصحاح ستہ ﴿الجز الاول، الجز الثانی، الجز الثالث﴾ میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس طرح قیامت کی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سب کو حتمی تاریخ نہیں بتائی کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً (پارہ 9 الاعراف 187) (قیامت) تم پر نہ آئے گی مگر اچانک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے مکذب نہیں مصدق ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے صدق کو قائم رکھنے کے لیے سن نہیں بتایا اور اپنا علم ظاہر کرنے کے لیے باقی سب کچھ حتی کہ دن تاریخ وقت اور مہینہ بتا دیا ہے۔

اسی طرح خروج دجال کی حتمی تاریخ کا تعین بھی نہیں فرمایا گیا' ہاں قیامت کی اس سے پہلی اور پچھلی تمام نشانیوں کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ ظاہر کرنا عدم علم کی بنا پر نہ تھا کیونکہ وہ بڑے دجال کی طرح کانا نہیں تھا اور نہ ہی اس کے فریب دینے کے وہ ذرائع و اسباب تھے جن کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا تھا کہ دجال کے پاس یہ کچھ ہو گا بلکہ یہ شبہ اپنی امت کے ہر چھوٹے بڑے دجال سے خبردار رہنے اور اس کے مکر و فریب سے بچانے کی غرض سے تھا کیونکہ امت محمدیہ کو گمراہ کرنے کے لیے کم و بیش تیس دجال ہوں گے جن میں ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہیں تیس دجالوں میں سے ایک دجال و کذاب ہے۔ موصوف نے اتنی بڑی لعنت کا طوق برضا رغبت برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی

اور شرارت کے تحت زیب گلو کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سارے دجالوں اور گمراہ گروں کے شر سے ہر مسلمان کو محفوظ و مامون رکھے آمین۔

حدیث نمبر 29:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام 40 سال زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

۔۔۔ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ اِلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ.

ترجمہ:

۔۔۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے۔ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ موقوف کردیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کردے گا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔

تخریج:

[illegible] ۔ 2/245 کتاب الملاحم باب خروج الدجال رقم 4324.

تشریح:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں: اسلام کے لیے لڑیں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، ملت اسلامیہ کے علاوہ تمام ملتوں کو ختم کر دیں گے، اور آخر میں ان کی وفات کی خبر بھی دی کہ 40 سال بعد وفات پا جائیں گے۔ اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

حدیث نمبر 30:

جب لوگ لڑیں گے تو ان سب کی فکر چھوڑ دینا

عَنْ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ اَوْ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسَ فِيْهِ غَرْبَلَةً تَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرَجَتْ عُهُوْدُ هُمْ وَاَمَا نَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَقَالُوْا كَيْفَ بِنَا يَارَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ تَاْخُذُوْنَ مَا تَعْرِفُوْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَ تَقْبَلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُوْنَ اَمْرَ عَامَّتِكُمْ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں تمہارا کیا حال ہوگا یا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اچھے لوگوں کا اس میں قحط پڑ جائے گا اور لوگوں کا کوڑا کرکٹ رہ جائے گا جو نہ عہد پورا کریں گے' اور نہ امانت دار ہوں گے' بلکہ اختلاف کریں گے' اور ان انگلیوں کی طرح دست گریبان رہیں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس وقت ہم کیا کریں؟ فرمایا جنہیں تم اچھے جانتے ہو انہیں اختیار کرنا' اور جنہیں ناپسند کرتے ہو انہیں چھوڑ دینا۔ خاص لوگوں کے معاملے کو قبول کرنا اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

دوسری روایت میں ہے کہ اپنے گھر میں بند رہنا' اپنی زبان کو قابو میں رکھنا' اچھی بات اختیار کرنا' بری چھوڑ دینا' اپنی فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔

تخریج:

ابوداود 2/248 کتاب الملاحم باب الامر والنہی رقم 4343'4342

حدیث نمبر 31:

قرب قیامت راست باز مومن کے خواب سچے ہوں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ اَنْ تَكْذِبَ وَاَصْدَقُهُمْ حَدِیْثًا ......

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قربِ قیامت کا زمانہ ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو سب سے زیادہ راست باز ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ابوداود 2/343 کتاب الادب باب ماجاء فی الرویا رقم 5019

باب نمبر 3:

علامات فتنہ عظیم

چونکہ اس باب میں بھی ایک عظیم فتنہ برپا کرنے والے گروہ کی علامات بیان کی گئی ہیں جو علم غیب ہی ہے اس لیے اس باب کو تیسرے نمبر پر رکھا ہے۔

حدیث نمبر 1:

میری امت میں 73 فرقے ہوں گے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ اَوِ ثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَّالنَّصَارٰی مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃٍ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ عیسائی بھی اسی کی مانند (اتنے ہی فرقوں میں تقسیم ہوئے) اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

تخریج:

ترمذی 2/548 کتاب الایمان باب افتراق دورہ الامۃ رقم 2564

ابو داؤد 2/286 کتاب السنہ باب فی شرح السنہ رقم۔ 4596

ابن ماجہ صفحہ 424 کتاب الفتن باب افتراق الامم رقم.3992:3991

مسند امام احمد 2/332۔ مسند ابو یعلیٰ 5910۔

حدیث نمبر 2:

72 فرقے جہنم میں جائیں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَّکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَّ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا وَمَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آیا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ ان میں اگر کسی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ طور پر زنا کیا تھا تو

میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا' جو ایسا کرے گا۔ اور بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک گروہ کے علاوہ باقی سب جہنم میں جائیں گے لوگوں نے دریافت کیا وہ کون لوگ ہوں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (جو جنت میں جائیں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس راستے پر چلیں گے جس پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

تخریج:

ترمذی 2/548'549 کتاب الایمان باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد.....رقم۔2565

ابو داود 2/286 کتاب السنہ باب فی شرح السنہ رقم۔4597

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ امت گروہوں میں بٹے گی' صرف ایک جماعت حق پر ہوگی جو سواد اعظم کی جماعت ہے' باقی سب فرقے بدعتی' گمراہ' بدمذہب' اور جہنمی ہوں گے۔ نجات یافتہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت ہے جیسا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرقوں کے نام گنواتے ہوئے آخر میں ارشاد فرمایا واما الفرقۃ النّاجیۃ فھی اھل السنۃ والجماعۃ۔ اور ان میں نجات پانے والا فرقہ اہلسنت و جماعت ہے۔

اور مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ناجی جماعت کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نجات کا راستہ اہل سنت و جماعت کی پیروی میں ہے اللہ تعالیٰ ان کے اقوال و

افعال اور اصول وفروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ نجات والی جماعت یہی ہے اس کے سوا باقی سب فرقے خرابی اور ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں آج خواہ کسی کو اس بات کا علم نہ لیکن کل ہر ایک جان لے گا جب کہ وہ جاننا فائدہ نہ دے گا
(مکتوبات دفتر اول مکتوب نمبر 49)

معلوم ہوا کہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت ہی راہ راست پر ہے باقی سب فرقے باطل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر فرقہ دیوانہ وار اہلسنت و جماعت کو مٹانے اس کے بھولے بھالے عوام کو اپنے پیچھے لگانے اور حق کو مٹا کر باطل کا سکہ جمانے میں شب و روز کوشاں ہے۔

یہ زندہ حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیار کردہ جماعت وہی ہے جو مختلف فرقہ باطلہ کے ظہور میں آنے پر اہلسنت و جماعت کے نام سے موسوم ہوئی تا کہ گمراہ فرقوں سے ممتاز رہے۔ اس جماعت سے نکلنا قرآن و حدیث کی رو سے مخالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جیسا کہ کہ پروردگار عالم نے اس بارے میں تصریحاً فرمایا ہے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا

ترجمہ کنزالایمان: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے کیا بری جگہ پلٹنے۔ (پارہ 5 النساء 115)

حدیث نمبر 3:

متشابہ آیات میں پڑھنے والے لوگ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (هُوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ) اِلٰى اُولِى الْبَابِ قَالَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی:

هُوَالَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ۔ (پارہ 3 آل عمران 7)

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے

(قرآن مجید میں) نام لیا ہے ان سے بچ کر رہو۔

تخریج:

ابو داود 2/286 کتاب السنہ باب النھی عن الجدال.........رقم۔4598

تشریح:

ایک گروہ ایسا ہے جس کا دھندہ ہی متشابہات کی پیروی پر چل رہا ہے اور وہ لوگوں کو متشابہات آیات پڑھ کر گمراہ کرنے کی کوشش میں برسر پیکار ہیں اور جب کبھی ضرورت پڑھے تو کفار اور بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے لہذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کی خبر رکھیں اور ان سے خود بھی محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

حدیث نمبر 4:

جو جماعت سے الگ ہوا اس نے اسلام کا پٹا گلے سے اتار دیا

وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامَ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ.....

اور (مسلمانوں) کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر الگ ہوگا وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دے گا تاوقتیکہ وہ اس میں

واپس آجائے۔۔۔۔

ترمذی 2/576 کتاب الامثال باب ماجاء فی مثل الصلوۃ والصیام والصدقہ رقم۔2790
صحیح ابن خزیمہ 1890.930۔مسند امام احمد 130/4۔

اور دوسری راویت میں ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کے پٹے کو اپنی گردن سے نکال دیا

تخریج:

ابو داود 2/311 کتاب السنہ باب فی قتل الخوارج رقم۔4758

تشریح:

ان احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواد اعظم کی پیروی کی ترغیب دلائی ہے اور فرمایا جو جماعت سے الگ ہوا وہ الگ ہی جہنم گیا' اس وقت ہر طرف فتنے ہی فتنے اٹھ رہے ہیں نت نئے فرقے بن رہے ہیں' لیکن الحمد للہ تمام فرقوں کا مجموعہ بھی اہلسنت و جماعت کی تعداد کو نہیں پہنچ سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ناجی جماعت سواد اعظم اہلسنت و جماعت ہے۔

حدیث نمبر 5: جوامت میں پھوٹ ڈالے

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

ترجمہ:

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب میری امت میں فساد ہوں گے' فساد ہوں گے' فساد ہوں گے' جو مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرے جب کہ وہ اکٹھے ہوں تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

تخریج:

ابو داود 2/312 کتاب السنہ باب فی قتل الخوارج رقم۔4762

حدیث نمبر 6:

مخلوق میں بدترین لوگ

حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ

السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ۔

ترجمہ:

قتادہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور مخالفت۔ ایک ایسی قوم ہوگی جو گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے جو ان کی ہنسلی سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں اور واپس نہیں آتے یہاں تک کہ سوفار پر واپس نہ پھریں۔ وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے بشارت ہے اسے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا تعلق کوئی نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا لوگ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کی نشانی کیا ہوگی؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

تخریج:

ابو داؤد 2/312'313 کتاب السنہ باب فی قتل الخوارج رقم 4765'4766

ابن ماجہ صفحہ 111 کتاب السنہ باب فی ذکر الخوارج رقم۔175

تشریح:

اس حدیث پاک کی رو سے بھی اہل حق کا پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ باطل فرقوں کے لوگ باتیں تو بڑی بڑی کر رہے ہیں لیکن عمل و کردار کے گندے ہیں کھانا پینا شادی بیاہ سب غیروں کے طریقوں کے مطابق ہیں حتی کہ خود دین کی تبلیغ کے دعوے دار ہیں اور گھر والوں کی بالکل خبر ہی نہیں ہے' جیسا کہ اخبارات میں بڑی تفصیل کے ساتھ آیا تھا' میاں تبلیغ پر بیگم بیوٹی پارلر۔ لہذا عوام کے لیے ضروری ہے کہ جس کے پیچھے لگ رہے ہیں ان کے کردار کو ضرور دیکھ لیں۔ اور آخر میں ان کی علامت بھی بیان فرما دی کہ وہ سر منڈائیں گے' اب تو کسی قسم کا ابہام رہ ہی نہیں گیا ہم بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ حدیث پاک میں بیان کی گئیں علامتیں کن میں پائی جاتی ہیں' ان سے بچنے کی کوشش کی جائے۔

حدیث نمبر 7:

خوارج جہنم کے کتے ہیں

عَنِ ابْنِ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ النَّارِ۔

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 111 کتاب السنہ باب فی ذکر الخوارج رقم۔173

حدیث نمبر 8:

بدترین مخلوق کون؟

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ وَقَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں (خوارج) کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے (جو کفار والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں) وہ یہ فرماتے تھے اب ان لوگوں نے ان آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں اہل ایمان پر چسپاں کرنا شروع کر دیا۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 561 کتاب اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ ۔۔۔۔تحت باب قتل الخوارج

تشریح:

امام بخاری نے "کتابُ اسْتِتَابَۃِ الْمُرْتَدِّیْن ۔۔۔۔" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ خوارج کفار والی آیات اہل ایمان پر چسپاں کرتے ہیں اس لیے یہ بدترین مخلوق ہیں۔ اس دور میں بھی خوارج کی ایک ایسی قسم ہے جو بڑے زور وشور کے ساتھ بتوں اور کفار والی آیات انبیاء اولیاء اور اہلسنت پر چسپاں کرتے ہیں لہذا ہم نے ان کی پہچان کر کے ان سے خود کو بھی بچانا ہے اور امت مسلمہ کو بھی۔ اور ان کی واضح نشانی سر منڈانا اور یہ کہ وہ گفتار کے تیز اور کردار کے گندے ہونا بیان فرمائی گی ہے۔

حدیث نمبر 9:

جو جس کی مشابہت اختیار کرے گا اسی سے ہوگا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اسی میں شمار ہوگا۔

تخریج:

ابو داود کتاب اللباس باب ماجاء فی الاقبیۃ رقم۔ 4031

حدیث نمبر 10:

آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے لہذا تم دیکھ لیا کرو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

تخریج: ابو داود 1/321 کتاب الادب باب من یؤمر ان یجالس رقم۔4833

ترمذی 2/513 کتاب الزھد باب ماجاء فی اخذ المال بحقہ باب منہ رقم۔4654

مسند حمد 1431۔مسند امام احمد 1/441۔

تشریح:

آج کل لوگ دین کے میں معاملے میں بالکل ہی بے حس ہوتے جارہے ہیں' رشتے کرتے وقت اور دوستیاں کرتے وقت صرف دنیا ہی کو دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ حدیث پاک ہمیں اعلان کر رہی ہے کہ دوستیاں کرنے سے پہلے اچھی طرح غور کرلو کہیں کسی بد مذہب کو دوست تو نہیں بنالیا' اگر اب غور نہیں کریں گے تو ایمان کے ضائع ہونے کی بالکل خبر بھی نہیں ہوگی۔لہذا لازم ہے کہ عاشقانِ رسول کی دوستی اختیار کی جائے۔

باب نمبر 4: بے مثل بشریت

ضروری وضاحت:

بعض لوگ اہلسنت پر بہتان تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں اہلسنت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کے منکر ہیں جبکہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورانیت اور بشریت کے جامع ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوری بشر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت و بشریت دونوں بے مثل و بے مثال ہیں۔ اور اہلسنت ان لوگوں کا رد بلیغ کرتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

حدیث نمبر 1: مجھ جیسا پیشوا نہیں ملے گا

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے دو بچے فوت ہوئے اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرمائے گا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا جس کا ایک بیٹا فوت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے پھر عرض کیا گیا اگر کسی کا کوئی بچہ نہ ہو تو:
قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کا پیشوا ہوں گا اور انہیں مجھ جیسا پیشوا نہیں ملے گا۔

تخریج:

ترمذی 1/330 کتاب الجنائز باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا رقم۔ 982

مسند امام احمد 1/334۔

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کائنات میں نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کی مثل کوئی نہیں، ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں آپ ﷺ کا ثانی پیدا کیا ہی نہیں۔

حدیث نمبر 2: میں تمہاری مانند نہیں ہوں

نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا آپ ﷺ کی بارگاہ میں کھانا پیش کیا گیا جس میں کچھ سبزیاں ڈالی گئیں تو آپ ﷺ نے ان کے کھانے کو ناپسند کیا اور اپنے ساتھیوں کو ارشاد فرمایا تم کھالو:

فَاِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں۔

تخریج:

ترمذی 2/444 کتاب الاطعمہ باب ماجاء فی الرخصة--------رقم۔ 1732

دارمی 1/833 کتاب الاطعمہ باب فی اکل الثوم رقم 1732۔

مسند امام احمد 27482۔ ابن حبان 2093۔ صحیح ابن خزیمہ 1671۔ مسند حمیدی 339۔

حدیث نمبر 3: جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ----

ترجمہ:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیز دیکھ لیتا ہوں جسے تم نہیں دیکھ سکتے اور میں وہ چیز سن لیتا ہوں جسے تم نہیں سن سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 2/506س کتاب الزھد باب فی قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو تعلمون۔۔۔۔رقم۔2234

ابن ماجه 446صفحه کتاب الزھد باب الحزن و البکاءِ رقم۔4190

مسند امام احمد 5/173۔

حدیث نمبر 4:

شیطان کو صفوں میں گھستا ہوا دیکھتا ہوں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْ صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْ بَيْنَهَا وَحَاذُوْ بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفوں میں مل کر کھڑے ہوا کرو اور ان میں فاصلہ کم رکھو اور گردنیں برابر رکھا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کے اندر خالی جگہ میں گھستا ہے۔

تخریج:

ابو دارد 1/107 کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف رقم۔ 667

نسائی 1/131 کتاب الامامۃ باب حث الامام علی رص الصفوف۔۔۔۔۔رقم۔ 814

حدیث نمبر 5: شیطان کو کھانا اگلتے ہوئے ملاحظہ فرمایا

مُثَنَّی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِیُّ عَنْ عَمِّهٖ اُمَیَّةَ بْنِ مَخْشِیٍّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ یَاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطٰنُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ۔

ترجمہ:

مثنی بن عبدالرحمان خزاعی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا جب اسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو کہا ''بسم اللہِ اولہٗ واخرہٗ'' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے پھر فرمایا: شیطان اس کے ساتھ برابر کھا رہا تھا۔ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو

کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں تھا قے کردی۔

تخریج:

ابو داود 2/173 کتاب الطعمہ باب التسمیہ علی الطعام رقم۔3767

تشریح:

جب کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا شیطان کھانے میں شامل ہو جاتا ہے بظاہر کھانے سے کچھ کم نہیں ہوتا لیکن شیطان کی وجہ سے کھانے سے برکت اڑ جاتی ہے۔ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھ سکا تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے اس سے کھانے کی برکت واپس آ جائے گی اور شیطان قے کردے گا۔ نبی اکرم ﷺ ان تمام حقائق کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اس لیے شیطان کے حربوں سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی تعلیم فرما دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے شیطان کو کھانے میں شریک ہوتے ہوئے اور قے کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا اس کی شمولیت کی وجہ سے کھانے سے برکت اڑتی ہوئی ملاحظہ فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں وہ کچھ ملاحظہ فرماتی جو دوسروں کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتی جیسا کہ خود نبی اکرم ﷺ نے حدیث نمبر 3 میں ارشاد فرمایا' تو پھر باقی لوگ بے مثل محبوب ﷺ کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں؟

حدیث نمبر 6:

مکھی کے ایک پر میں شفاء دوسرے میں بیماری

حَدَّثَنِی اَبُو سَعِیدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی اَحَدِ جَنَاحِی الذُّبَابِ سَمٌّ وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءٌ فَاِذَا وَقَعَ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْہُ فِیْہِ فَاِنَّہٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ۔

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکھی کے ایک پر میں زہر اور ایک پر میں شفاء ہے تو جب کھانے میں مکھی گر پڑے اسے اس میں ڈبو دیا کرو۔ کیونکہ وہ پہلے زہر والا پر ڈالتی ہے بعد میں شفاء والا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 385 کتاب الطب باب الذباب فی الاناء رقم۔3504

حدیث نمبر 7: آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ بے مثال

عَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعِ الزَّرَقِیِّ قَالَ کُنَّا یَوْمًا نُصَلِّی وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ بِهَا انِفًا قَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَکْتُبُهَا اَوَّلُ۔

ترجمہ:

علی بن یحیٰ زرق رضی اللہ عنہ سے ان کے والد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے والوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا ابھی ابھی یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس سے اوپر فرشتوں کو لپکتے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

تخریج:

ابو داود 1/120 کتاب الصلوۃ باب مایستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء رقم۔ 770

تشریح:

حدیث نمبر 6 سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس نگاہیں وہ کچھ ملاحظہ فرماتی

ہیں جو کچھ اوروں کو نظر نہیں آتا تو پھر دوسرے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔

حدیث نمبر 7 سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجزہ نما حالت کا پتہ لگتا ہے (۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے بھی نماز کی حالت میں سن لیے۔ (۲) ان کا ثواب لکھنے کے لیے جو فرشتے آئے انہیں بھی دیکھ لیا (۳) فرشتوں کی تعداد بھی نماز کی حالت میں معلوم کر لی (۴) فرشتوں کا مقصد بھی جان لیا کہ ان کلمات کو لکھنے کے لیے دوڑ رہے ہیں (۵) یہ بھی معلوم کر لیا کہ ہر فرشتہ دوسروں سے سبقت لیے جانے میں کوشاں ہے۔

سبحان اللہ کیا شان ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ اگر ہم نماز کی حالت میں دیگر امور کی جانب توجہ کریں تو ہماری نماز میں خلل واقع ہوتا ہے لیکن حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اور نہ توجہ الی اللہ میں کوئی فرق آتا تھا معلوم ہوا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت دوسروں سے بالکل مختلف تھی اور انہیں دوسروں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ تو خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ اور برزخ کبریٰ تھے۔ اسی لیے عارف رومی نے کہا تھا۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر　　آنچہ آمد در نوشتن شیر و شیر

حدیث نمبر 8: چاند سے زیادہ خوبصورت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

ترجمہ:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ چاندنی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو میں کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے چاند سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔

تخریج:

ترمذی 2/569 کتاب الادب باب ماجاء فی الرخصة فی لبس الحمراء للرجال رقم۔2735

دارمی 1/71 المقدمہ باب فی حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم 58۔

مسند امام احمد 20209۔ابن حبان 6529۔السنن الکبرٰی للنسائی 6740۔المعجم الکبیر للطبرانی 6987۔مصنف ابن ابی شیبہ 31708۔المستدرک للحاکم 4233۔

حدیث نمبر 9: چہرہ مبارک جیسے سورج طلوع ہو رہا ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک میں سورج چلتا تھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم کوشش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی تکلف کے بغیر چلا کرتے تھے۔

تخریج:

ترمذی 2/684 کتاب المناقب باب ماجاء ختم النبوت رقم۔ 3581

دارمی 1/73 المقدمہ باب فی حسن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم۔ 61

مسند امام احمد 2/350۔ المعجم الکبیر للطبرانی 696۔

حدیث نمبر 10:

ہاتھ مبارک پھیرنے کی وجہ سے بڑھاپے میں بھی بال سیاہ

حَدَّثَنَا اَبُوْزَیْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی وَجْهِیْ وَدَعَا لِیْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَّ عِشْرِیْنَ سَنَةً وَّلَیْسَ فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا شَعَرَاتٌ بِیْضٌ۔

ترجمہ:

حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لیے دعا کی۔

عزرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں وہ صحابی 120 سال کی عمر تک زندہ رہے اور اس وقت بھی ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

تخریج:

ترمذی 2/681 کتاب المناقب باب فی آیات اثبات نبوۃ النبی ﷺ رقم۔3562س
مسند امام احمد 341/5۔

حدیث نمبر 11: میرے ماموں جیسا کوئی ماموں دکھائے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدُ اللهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ امْرُؤٌ خَالَهٗ۔

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔کوئی آدمی اپنا ماموں دکھائے جو (ان جیسا ہو)۔

تخریج:

ترمذی 2/695 کتاب المناقب باب سعد بن ابی وقاص رقم۔3685

حدیث نمبر 12: خود وصال کے روزے رکھتے دوسروں کو منع فرمایا

عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰی عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهٰی عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهٰی

عَنِ الْوِصَالِ.

ترجمہ:

ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راویت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور دوسروں کو ان سے منع کرتے اور وصال کے روزے رکھتے اور دوسروں کو ان سے روکتے۔

تخریج:

ابو داود 1/190 کتاب النوافل باب من رخص فیھا اذا کانت ۔۔۔۔ رقم۔ 1280س

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے لوگوں کی مثل نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات تو اور ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماموں کی مثل کوئی نہیں ہے اور کائنات میں کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مثل تو دور کی بات ہے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ بھی نہیں بنایا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار حاصل ہے جسے چاہیں جس سے چاہیں منع فرمادیں، جیسے خود وصال کے روزے رکھتے اور عصر کے بعد نماز پڑھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے۔

باب نمبر 5:

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

حدیث نمبر 1:

نورِ مقدس بہتر گروہ اور بہتر قبیلوں سے منتقل ہوتا رہا

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَّخَيْرِهِمْ نَسَبًا۔

ترجمہ:

مطلب بن ابو وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عباس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، یوں ظاہر ہو رہا تھا، جیسے انہوں نے کوئی ناگوار بات سنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کون ہوں؟

لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلامتی ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا محمد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، تو مجھے ان میں سب سے بہترین حصے میں رکھا پھر اس نے اسے دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا، تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پھر اس نے اس کے قبائل بنائے تو مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر اس نے ان قبیلوں کے مختلف گھرانے بنائے تو مجھے سب سے بہترین گھرانے اور سب سے بہترین نسل میں رکھا۔

تخریج:

ترمذی 2/670 کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید باب منہ رقم۔ 3455

ترمذی 2/678 کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم۔ 3540

مسند امام احمد 1/210۔

حدیث نمبر 2:

تمام گھرانوں سے بہتر گھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَ كَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ هِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ

ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّ خَيْرُهُمْ بَيْتًا

ترجمہ:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش بیٹھے۔ انہوں نے اپنے نسب کا ذکر کیا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال کھجور کے ایسے درخت کے ساتھ دی جو کسی ٹیلے پر ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا' تو مجھے ان میں سب سے بہترین گروہ میں پیدا کیا' جو دونوں گروہوں میں سے بہتر ہوتا' پھر اس نے قبائل کو بہتر قرار دیا۔ ان میں سے مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان گھرانوں کو بہتر قرار دیا تو مجھے ان سے بہترین گھر میں رکھا۔ میں شخصیت کے اعتبار سے ان میں سب سے بہتر ہوں اور گھرانوں کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

تخریج:

ترمذی 2/678 کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم۔ 3541

مسند امام احمد 1788۔

تشریح:

بعض لوگوں کو جیسے ہر چیز میں شرک و بدعت نظر آتی ہے ایسے ہی میلاد شریف میں بھی ان کو شرک و بدعت ہی نظر آتا ہے۔

حالانکہ افسوس ہے ان لوگوں کی عقلوں پر کہ میلاد سے تو شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے کہ معبود اور الہ وہ ذات ہے جو پیدا ہونے سے پاک ہے اور اللہ جل شانہ کی ذات ہے۔ اور جو پیدا ہوا وہ نہ معبود ہے نہ معبود کا بیٹا ہے نہ اس کا شریک ہے بلکہ وہ تو خالق کائنات کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

ان بے وقوفوں سے کوئی پوچھے میلاد منانے سے شرک تو تب ہو جب میلاد منانا صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو اور کسی کے لیے نہ ہو۔ یہاں تو اللہ کا میلاد منانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے نہ اس کی ابتداء ہے نہ اس کی انتہا ہے۔ نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور اس نے کسی کو جنا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

تو ثابت ہوا کہ میلاد منانے سے شرک نہیں ہوتا بلکہ اس محبوب کی شان بیان کی جاتی ہے جس کے صدقے توحید کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔

بلکہ امام ترمذی نے تو کتاب المناقب کے دوسرے باب کا نام ہی "میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" رکھا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ میلاد شریف منانا بدعت ہے تو سوال یہ ہے کہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سعادت کے معجزے بیان کیے جاتے ہیں۔ کھانا کھلایا جاتا ہے۔ جھنڈے

لہرائے جاتے ہیں۔ آقا ﷺ کی آمد کی دھومیں مچائی جاتی ہیں۔ جلوس نکالے جاتے ہیں۔

کیا ذکر محبوب ﷺ بدعت ہے؟ اگر ہاں میں جواب ہو گا تو ہم صرف یہی کہیں گے کہ لعنت ہو ایسے مذہب پر جس میں ذکر محبوب ﷺ بدعت ہے۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب　　اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

اگر کہا جائے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اور آپ ﷺ کے خاندان کی شان و عظمت بیان کرنا بدعت ہے تو پیارے آقا ﷺ نے اوپر والی احادیث میں خود بیان فرمایا ہے تو معلوم ہوا جو کام آقا ﷺ نے کیا ہو وہ بدعت نہیں ہے بلکہ آج کے بد بخت لوگ جو بدعت کے فتوے لگاتے ہیں وہ خود بے عقل اور بدعتی ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ میلاد مصطفی ﷺ پر لوگوں کو کھانا کھلانا بدعت ہے تو ان سے سوال ہے کہ جب ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور دعوتیں کرتے ہیں وہ بدعت نہیں ہے؟

اگر کہا جائے کہ جھنڈے لہرانا اور جلوس نکالنا بدعت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان لوگوں کا اپنی اپنی پارٹی کے جھنڈے لہرانا کیوں بدعت نہیں ہے؟ اور اپنے مطالبات کے لیے جلوس نکالنا کیوں بدعت نہیں ہے؟ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

کی شان میں جلوس نکالنا جائز ہے تو میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جلوس نکالنا کیوں جائز نہیں ہے؟ ان تمام چیزوں کا ذکر صرف سمجھانے کے لیے کیا گیا ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت کے ساتھ ان کی کوئی مماثلت نہیں اور کبھی ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں کائنات میں کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہیں ہے۔

حدیث نمبر 3:

عرفہ، تشریق، اور قربانی کے دن عید کے دن ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، قربانی کے دن، اور ایام تشریق ہماری اہلِ اسلام کی عید کے دن ہیں۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 1/281 کتاب الصوم باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم فی ایام التشریق رقم۔704

حدیث نمبر 4:

جمعہ عید کا دن ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ جَعَلَهُ اللهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَمَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ وَاِنْ كَانَ طِيْبٌ فَلْيَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ۔

ترجمہ:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (جمعہ) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید کا روز بنایا ہے' تو جو شخص جمعہ میں آئے وہ غسل کرے اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کرے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 184 کتاب اقامۃ الصلوۃ و السنہ فیھا باب ماجاء فی الزینۃ یوم الجمعہ رقم۔1098

مؤطا امام مالک صفحہ 50 کتاب الطھارت باب ماجاء فی السواک رقم 146۔

حدیث نمبر 5:

ایک دن میں دو عیدیں

عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِيْ رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ هَلْ شَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ صَلَّى الْعِيْدَ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَآءَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ۔

ترجمہ:

حضرت ایاس بن ابی رملہ الشامی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک دن میں دو عیدوں میں حاضر ہوئے ہو؟ انہوں نے فرمایا ہاں سائل نے دریافت کیا پھر آپ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا عید کی نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ جاتے تھے اور جمعہ کے لیے اجازت دیتے پھر فرماتے: جو پڑھنا چاہے پڑھ لے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 202 کتاب اقامۃ الصلاۃ۔۔۔۔باب ماجاء فیما اذا اجتمع۔۔۔رقم 1310'11'12'13

نسائی 1/235 کتاب صلوۃ العیدین باب الرخصۃ فی التخلف عن الجمعہ۔۔۔۔۔رقم۔1590

ابو داود 1/161 کتاب الجمعہ باب اذا وافق یوم الجمعہ۔۔۔۔رقم 1057.1058.1059.1060۔

تشریح:

بعض لوگ کہتے ہیں اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تم نے اپنے پاس سے تیسری عید بنالی ہے حالانکہ اہل علم و عقل جانتے ہیں کہ خوشی کے دن کو عید کہتے ہیں جیسا احادیث مبارک میں جمعہ کو عید کہا گیا اور عرفہ' ایام تشریق' اور قربانی کے دنوں کو عید کہا گیا اور قرآنِ کریم میں آسمان سے کھانے کے نازل ہونے کے دن کو عید کہا گیا ہے جیسا کہ:

نعمت ملنے کا دن عید ہے:

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی:

اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا

ترجمہ کنزالایمان: اے اللہ! اے رب! ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی (پارہ نمبر 7 سورۃ المائدہ آیت نمبر 114)

معلوم ہوا کہ جس دن آسمان سے کھانے کی شکل میں نعمت ملی تو وہ عید کا دن ہے جب کھانے کی شکل میں نعمت ملے تو وہ عید کا دن اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمت خدا تعالیٰ بن کر تشریف لائیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللّٰهِ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔

بخاری جلد 2 صفحہ 41 کتاب المغازی باب قتل ابی جھل حدیث نمبر 3977۔

تو وہ دن عید (خوشی) کا دن کیوں نہیں؟ معجم الاوسط میں ہے کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا میں ایک ایسی قوم کو پہچانتا ہوں کہ اگر ان میں یہ آیت نازل ہوتی تو وہ اس دن میں غور کرتے اور اس دن کو عید بنا لیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ انہوں نے کہا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (پارہ 6 المائدہ نمبر 3) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے یہ آیت کون سے دن نازل ہوئی تھی وہ جمعہ کا دن تھا عرفہ کا

دن تھا اور یہ دونوں ہمارے لیے عیدیں ہیں۔ (المعجم الاوسط حدیث نمبر 834)
اور جامع ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا جس روز یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن دو عیدیں تھی، جمعہ اور عرفہ۔

ترمذی جلد 2 صفحہ 601 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ المائدہ حدیث نمبر .3002

جس دن آسمان سے کھانے کا دستر خوان اترے وہ دن عید ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی نعمت ہے اور جس دن قرآن پاک کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہو وہ بھی عید کا دن ہو سکتا تو جس دن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کائنات میں اپنی رحمت اور نعمت بنا کر معبوث فرمائے اور فرمائے کہ ہم نے مؤمنین پر احسان کیا ہے جیسا کہ فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پارہ نمبر 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 164)

اس دن کو عید کا دن کیوں نہیں کہہ سکتے بلکہ ساری خوشیاں اور عیدیں اسی محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل عطا ہوئی ہیں اور عطا ہوں گی۔

باب نمبر 6:

اختیاراتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1:

درختوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصرف

عَنْ يَّعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَرَادَاَنْ يُّقْضِيَ حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ اِئْتِ تِلْكَ الْاَشَاءَ تَيْنِ قَالَ وَكِيْعٌ يَّعْنِيْ النَّخْلَ الصِّغَارَ فَقُلْ لَّهُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمَا اَنْ تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعْتَا فَاسْتَتَرَبِهِمَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِئْتِهِمَا فَقُلْ لَّهُمَا لِتَرْجِعْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا اِلٰى مَكَانِهَا فَقُلْتُ لَهُمَا فَرَجَعَتَا۔

ترجمہ:

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجت کے لیے جانے کا ارداہ ظاہر کیا تو مجھ سے فرمایا: ان دو درختوں کو بلا لاؤ وکیع کا بیان ہے کہ چھوٹے کھجور

کے درختوں کو ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ حکم دیتے ہیں کہ ایک جگہ جمع ہو جاؤ تو وہ دونوں جمع ہو گئے آپ ﷺ نے ان کے ذریعے پردہ فرمایا' جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا: جاؤ! ان دونوں سے کہو کہ ہر ایک اپنی جگہ پر لوٹ جائے میں نے ان سے جا کر کہا تو وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 126 کتاب الطھارۃ وسننھا باب الارتیاد للغائط والبول رقم۔339

مسلم 18'17'16'2/415 کتاب الزھد والرقائق باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیسر رقم۔قدیمی کتب خانہ۔ابن حبان 5044۔المستدرک للحاکم 224۔السنن الکبری للبیھقی 10757۔المعجم الکبیر للطبرانی 379۔

حدیث نمبر 2: درختوں کے خوشے پر آقا کریم ﷺ کا تصرف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور بولا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کی شاخ کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں (اللہ کا رسول) ہوں' تو کیا تم مان لو گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ اپنے درخت سے ٹوٹ کر آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آکر گر گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا تو وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

تخریج:

ترمذی 2/681 کتاب المناقب باب فی ایات اثبات النبوۃ ---رقم۔ 3561۔ مسند امام احمد 1953۔

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صرف شریعت کے احکام کا ہی اختیار دے معبوث نہیں فرمایا' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم تمام مخلوقات پر چلتا ہے اور ہر چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع بنایا ہے۔

حدیث نمبر 3: چرواہوں کو ایک دن رمی کی اجازت

عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَیْتُوْتَةِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمَ النّحْرِ ثُمَّ یَجْمَعُوْا رَمْیَ یَوْمَیْنِ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ فَیَرْمُوْنَهٗ فِیْ اَحَدِهِمَا

ترجمہ:

ابو البداح بن عاصم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات کے وقت کی رخصت دی ہے وہ قربانی کے دن رمی کریں پھر قربانی کے دن کے بعد دو دن کی رمی کسی بھی ایک دن کر لیں۔

تخریج:

ترمذی 1/314 کتاب الحج باب ماجاء فی الرخصة للرعاءِ۔۔۔۔۔رقم 877'878

تشریح:

حضرت مفتی امجد علی اعظمی صاحب لکھتے ہیں:

اس رمی کا وقت آج کی فجر سے گیارہیں کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے فجر تک مکروہ۔ یوہیں دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب مکروہ اور اگر کسی عذر کے سبب ہو مثلاً اچرواہوں نے رات میں رمی کی تو کراہت نہیں۔

(الدر المختار ورد المختار 3 /610 کتاب الحج' مطلب فی رمی الجمرة العقبی ۔بہار شریعت 1/1140)

رات کو رمی کرنے کی کسی اور کو اجازت نہیں ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چرواہوں کو رات کے وقت رمی کرنے کی اجازت عطا فرمادی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 4:

رسول اللہ کی حرام کردہ اشیاء اللہ کی حرام کردہ اشیاء کی طرح ہیں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَّبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللهُ۔

ترجمہ:

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خبردار عنقریب کسی شخص تک ہمارے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے گی اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوگی اور وہ یہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (فیصلہ کرنے کے لیے موجود ہے) ہمیں اس مین جو چیز حلال ملے گی ہم اس کو حلال سمجھیں گے اور جو چیز اس میں حرام ملے گی ہم اسے حرام قرار دیں گے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) جسے اللہ کا رسول حرام قرار دے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔

تخریج:

ترمذی 2/512 کتاب العلم باب ما نھی عنه ان یقال عند حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم۔ 2588

ابن ماجه صفحه 97 کتاب السنه باب تعظیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ---------- رقم۔ 12

ابو داود 2/81 کتاب الخراج باب فی تعشیر اھل الذمہ۔۔۔۔۔۔۔رقم۔3049
ابو داود 2/287 کتاب السنہ باب فی لزوم السنہ رقم۔4604
دارمی 1/215 المقدمہ باب السنہ قافیۃ علی کتاب اللہ رقم 605۔مسند امام احمد 17233۔مسند ابو یعلی 1813۔المعجم الکبیر للطبرانی 670۔

تشریح:

اس حدیث مبارک میں جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی خبر ارشاد فرمائی ہے وہاں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بھی چیز کے حرام وحلال کا اختیار عطا فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس چیز کو بھی حرام یا حلال قرار دیتے ہیں تو وہ بالکل اسی طرح حرام یا حلال ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام یا حلال کی ہوئی چیزیں ہیں

حدیث نمبر 5:

جنابت کی حالت میں کوئی مسجد میں نہ آئے مگر۔۔۔۔۔۔۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِیْ وَ غَيْرُكَ۔

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد میں جنابت کی حالت میں (داخل) ہو۔

تخریج:

ترمذی 693/2 کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رقم۔ 3661

کنز العمال 33052۔

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ جس کے لیے جو چیز چاہیں جائز قرار دیں۔

حدیث نمبر 6: میں خازن ہوں

حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْتِيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں جو چیز دیتا ہوں اور اور جس چیز سے منع کر دیتا ہوں یونہی نہیں بلکہ میں خازن ہوں۔ رکھتا ہوں جہاں کے لیے حکم فرما دیا جاتا ہے۔

تخریج:

ابو داود 2/61 کتاب الخراج باب فی مایلزم الامام ------- رقم۔ 2915

تشریح:

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت کا بیان ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزائن الٰہیہ کے خازن ہونے کی حیثیت سے مخلوق خدا میں بانٹنے پر مامور ہیں۔ پروردگار عالم کے قبضے میں تو دنیا آخرت کی ہر خیر و برکت اور کائنات کی ہر چیز ہے اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر نعمت الٰہی کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں اس لیے تو پروردگارِ عالم نے فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (پارہ 17 الانبیاء 107)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

معلوم ہوا کہ اہل جہان کو جو رحمت و نعمت ملتی ہے وہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں ملتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے:

وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ اللہ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں۔

بخاری جلد 1 صفحہ 74 کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیر ---- حدیث نمبر 72۔

بخاری جلد 1 صفحہ 550 کتاب فرض الخمس باب قولہ (فان للہ خمسہ --- نمبر 3116.3117۔

بخاری جلد 2 صفحہ 637 کتاب الاعتصام ----- باب و قول النبی لا تزال --- حدیث نمبر 7312۔

مسلم جلد 1 صفحہ 390 کتاب الزکوۃ باب النہی عن المسئلہ حدیث نمبر 2392۔

مسند امام احمد بن حنبل 7193۔ المعجم الکبیر للطبرانی 915۔ المعجم الاوسط للطبرانی 9158۔ السنن الکبریٰ للنسائی 5839۔ مسند ابو یعلٰی 5855۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
کیونکہ محبوب و محب میں نہیں ہے میرا تیرا

حدیث نمبر 7: پانچ نمازیں، زکوۃ اور حج

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَقَالَ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ-----

ترجمہ:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔وہ بکھرے ہوئے بالوں کا مالک تھا۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔البتہ اگرتم چاہو تو نفلی نمازیں بھی ادا کر سکتے ہو۔اس نے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے البتہ نفلی بھی ہو سکتے ہیں تو اس نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوۃ فرض کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس

بارے میں اسلامی احکام سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری 1/11 کتاب الایمان باب الزکوۃ من الاسلام رقم 46 ایچ۔ایم سعید کپمنی۔
بخاری 1/254 کتاب الصوم باب وجوب صوم رمضان رقم 1792۔ ج۔ایم سعید کپمنی۔
بخاری 1/368 کتاب الشہادت باب کیف یستخلف رقم 2532۔ایچ۔ایم سعید کپمنی۔
بخاری 2/1029 کتاب الحیل باب فی الزکوۃ ولا یغرق۔۔۔۔۔رقم 6556۔ایچ۔ایم سعید کپمنی۔
مسلم 1/91 کتاب الایمان باب بیان الصلوات التی۔۔۔۔۔رقم۔قدیمی کتب خانہ۔
ابو داود 1/67 کتاب الصلوۃ باب فرض الصلوۃ رقم 391۔
نسائی 1/79'80 کتاب الصلوۃ باب کم فرضت فی الیوم و الیلۃ رقم 457.458.459.460۔
نسائی 1/279 کتاب الصیام باب وجوب الصیام رقم 2089۔
نسائی 2/271 کتاب الصلوۃ باب کتاب الایمان و شرئعۃ باب الزکوۃ رقم 5043۔
مؤطا مالک صفحہ 162 کتاب قصر الصلوۃ فی السفر باب جامع الترغیب فی الصلوۃ رقم 425۔
دارمی 1/519 کتاب الصلوۃ باب فی الوتر رقم 1614.1615۔
ابن حبان 3262.724۔ابن خزیمہ 306۔السنن الکبریٰ للبیہقی 4235.4237.1572۔مسند امام احمد 1390۔السنن الکبریٰ للنسائی 319۔

حدیث نمبر 8: تین نمازیں معاف فرمادی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنِيْ وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِّيْ فِيْهَا اَشْغَالٌ فَمُرْنِيْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهٗ اَجْزَاَعَنِّيْ فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ

لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی ان میں یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ ان اوقات میں مجھے مشغولیت بہت ہوتی ہے لہذا مجھے ایسا جامع فارمولا بتایئے اس پر عمل کروں تو مجھے کفایت کرے۔ فرمایا عصرین کی دونوں نمازوں کی حفاظت کرو۔ چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا اس لیے میں عرض گزار ہوا کہ دو عصریں کیا ہیں؟ فرمایا صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور (عصر) جو سورج غروب ہونے سے پہلے کی ہے

تخریج:

ابو داود 1/73 کتاب الصلوۃ باب المحافظۃ علی الصلوات رقم 427۔

حدیث نمبر 9: جہاد اور زکواۃ کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ-----

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کروں جب تک وہ گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/37 کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس۔۔۔۔رقم قدیمی کتب خانہ ۔

حدیث نمبر 10:

زکواۃ اور جہاد کے ترک پر قبول اسلام

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ لِيَكُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ فَاشْتَرَطُوْا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُحْشَرُوْا وَلَا يُعْشَرُوْا وَلَا يُجَبُّوْا فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ اَنْ لَّا تُحْشَرُوْا وَلَا تُعْشَرُوْا وَلَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ۔

ترجمہ:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قبیلہ ثقیف کا وفد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا تا کہ ان کے دل نرم ہوں انہوں نے اسلام لانے کے لیے یہ شرط رکھی کہ وہ جہاد میں شامل نہیں ہوں گے زکواۃ نہیں دیں نماز نہیں پڑھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاد میں شریک نہ ہونے اور زکواۃ نہ دینے کی تمہیں رخصت ہے لیکن اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں رکوع (نماز) نہیں۔ (یعنی نماز معاف نہ فرمائی)۔

تخریج:

ابو داود 2/78 کتاب الخراج باب ماجاء فی خبر الطائف رقم 3050۔

تشریح 7تا10:

حدیث نمبر 7 اور 9 سے معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، زکواۃ اور جہاد ارکان اسلام سے ہیں۔ جب یہ فرض ہو جائیں ان کی ادائیگی ضروری ہے۔

لیکن حدیث نمبر 10 اور 8 سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیارات عطا فرمائے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن فضالہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کو دو نمازوں کی محافظت کا حکم ارشاد فرمایا اور قبیلہ ثقیف کے لوگوں کو زکواۃ اور جہاد کی معافی عطا فرمادی۔

یاد رکھیئے! اگر فی زمانہ کافر مسلمان ہونا چاہے اور یہ شرط رکھے کہ نماز نہیں پڑھوں گا جہاد فرض ہونے کے باوجود جہاد نہیں کروں گا یا مالک نصاب ہونے کے باوجود زکواۃ نہیں دوں گا تو کسی بڑے سے بڑے قاضی اسلام یا خلیفہ وقت یا پیر مفتی کو

یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس سے ارکان اسلام ساقط کردے۔ یہ تو صرف زمانہ نبوی میں ممکن تھا کہ حضور اکرم ﷺ جس شخص کو چاہیں کسی حکم شرعی سے مستثنیٰ فرمادیں کیونکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب اکبر اور شارع اسلام ہیں۔ حلال و حرام کے سب اختیارات آپ ﷺ کے پاس ہیں۔

حدیث نمبر 11:

نہ مانگنے پر جنت کی ضمانت

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ یَّتَقَبَّلُ لِیْ بِوَاحِدَۃٍ وَّ اَتَقَبَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ قُلْتُ اَنَا قَالَ لَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَیْئًا۔

ترجمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میری ایک بات قبول کرے گا میں اس کے لیے جنت کا ذمہ دار ہوں میں نے عرض کیا میں قبول کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگو۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 247 کتاب الزکوۃ باب کراھیۃ المسئلۃ رقم 1837۔

ابو داود 1/243 کتاب الزکوۃ باب کراھیۃ المسالۃ رقم 1643

نسائی 1/362 کتاب الزکوۃ باب فضل من لا یسال الناس شیئا رقم 2589۔

حدیث نمبر 12:

جنت کے درمیان میں مکان کی ضمانت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا۔

ترجمہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو جھگڑنا چھوڑ دے گا اس کے لیے جنت کے اندر ایک مکان کا ضامن ہوں اگرچہ حق پر ہو۔

تخریج:

ابو داود 2/318 کتاب الادب باب فی حسن الخلق رقم 4800۔

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ صرف اس دنیا میں اختیارات عطا فرمائے ہیں بلکہ جنت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبضہ واختیار میں دی ہے جس کو چاہیں جنت کی سرداری عطا فرمادیں اور جس کو چاہیں جس شرط پر چاہیں جنت عطا فرمادیں۔

حدیث نمبر 13:

تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی اجازت

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ۔

ترجمہ:

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جھوٹ بولنا صرف تین صورتوں میں جائز ہے۔ آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے اس کے ساتھ (کوئی بے ضرر) جھوٹ بول دے۔ جنگ کے دوران جھوٹ بولنا' اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے جھوٹ بولنا۔

تخریج:

ترمذی 2/458 کتاب البر والصلہ باب ماجاء فی اصلاح ذات البین رقم 1862'1861۔

مسند امام احمد 460/6۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (پارہ 17 الحج 30)

ترجمہ کنز الایمان: اور بچو جھوٹی بات سے

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مکمل طور پر جھوٹ سے بچنے کا حکم دیا ہے کسی قسم کا استثناء نہیں فرمایا اور کذب بالاجماع حرام ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیارات عطا کر معبوث فرمایا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مقامات پر

کذب کی اجازت عطا فرمائی ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں بیان ہوا ہے۔

باب نمبر 7:

تبرکاتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 1: تبرک کے لیے روزہ توڑ دیا

عَنْ اُمِّ هَانِيٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِيْ فَقَالَ وَمَاذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ لَا قَالَ يَضُرُّكِ۔

ترجمہ:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ایک مشروب لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف بڑھایا میں نے بھی اس میں سے پی لیا' میں نے عرض کی میں نے گناہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے دعا مغفرت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا گناہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور اب میں نے روزہ توڑ لیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ قضاء کا روزہ تھا جو تم نے ادا کرنی تھی؟ انہوں نے عرض کیا

نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

تخریج:

ترمذی 2/274 کتاب الصوم باب ماجاء فی افطار الصائم المتطوع رقم۔ 663'664

مسند امام احمد 6/341۔ السنن الکبریٰ للنسائی 3304.3309۔

تشریح:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے والا تبرک دیکھا تو فوراً پی لیا اور بعد میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے گناہ کیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھیئے! آپ نے بھول کر وہ مشروب نہیں پیا تھا اگر بھول کر پیا ہوتا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمادیتے کہ کوئی بات نہیں بھول کر پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تو ثابت ہوا کہ تبرک محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انہوں فوراً مشروب پی لیا۔ میرا عشق کہتا ہے کہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوچا ہوگا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبرک مل رہا ہے پی لو کہیں محروم نہ رہ جاؤں۔ مختار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں بعد میں عرض کر لینا۔ اور ان کے عشق رسول کی وجہ سے امت کو ایک مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر نفلی روز ٹوٹ جائے تو بعد میں ایک روزہ رکھ سکتے ہیں۔

حدیث نمبر 2: اے حجرِ اسود تمہیں بوسہ نہ دیتا

عَنْ عَبِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ اِنِّي اُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ۔

ترجمہ:

عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور بولے: میں نے تمہیں بوسہ دیا ہے میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اگر میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

تخریج:

ترمذی 1/298 کتاب الحج باب ماجاء فی تقبیل الحجر رقم۔788

تشریح:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے واضح فرمادیا کہ اس لیے بوسہ نہیں دیا کہ جنتی پتھر ہے بلکہ اس لیے بوسہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ دیا یعنی ادائے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادا کررہا ہوں۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے اے حجرِ اسود تجھ پر محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب لگے ہیں اس لیے تجھے بوسہ دے رہا ہوں۔ اندازِ عشق میں یوں کہنے دیجئے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لبوں کی برکت حاصل کرنے کے لیے بوسہ دیا تھا۔

حدیث نمبر 3: مشکیزے کا منہ کاٹ کر محفوظ کرلیا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّةٍ لَّهُ يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ

الْاَنْصَارِيَّةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِيْ بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:

حضرت کبشہ الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک مشک لٹکی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر اس سے پانی پیا۔ چنانچہ انہوں (حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے مشک کا منہ برکت کے باعث کاٹ کر رکھ لیا۔ چونکہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک لگا تھا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 378 کتاب الاشربہ باب الشرب قائما رقم۔3423

ترمذی 2/453 کتاب الاشربہ باب ماجآء فی الرخصۃ فی ذلک رقم۔1814

تشریح:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جس مشکیزے کے منہ پر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لب مبارک لگائے اس مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر محفوظ کرلیا کیوں برکت کے لیے۔ اس پرفتن دور میں لوگ حد سے گزر کر بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں یہاں تک کہ بے مثل محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان بے وقوفوں کو غور کرنا چاہیئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے

جن کے ایمان کی طرح ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے کہ ان کا عقیدہ بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیسا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق ومحبت والا عقیدہ دیکھتے ہیں لیکن منع نہیں فرماتے۔ لیکن آج کے بدقسمت ملاں کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت والا عقیدہ رکھنے میں شرک نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ملاں کے شر سے محفوظ فرمائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق ومحبت والا عقیدہ عطا فرمائے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھڑے ہو کر پانی پینا کسی حکمت کی وجہ سے ہے۔ دوسرے مقام پر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

حدیث نمبر 4: حضرت طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی

عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلٰی صَخْرَۃٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَہٗ طَلْحَۃَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ۔

ترجمہ:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ احد کے دن دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چٹان پر چڑھنے لگے تو چڑھ نہیں پائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا اور پھر اس پر چڑھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹان

پر پہنچ گئے تو راوی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/694 کتاب المناقب باب مناقب طلحۃ بن عبید اللہ رقم۔ 3671

تشریح:

سبحان اللہ! کیا شان ہے قدم مبارک کی کہ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر لگا تو ان کو جنتی کر دیا۔ تو جس مبارک ہستی کے قدم کی یہ شان ہے تو ان کی ذاتِ بابرکت کی کیا شان ہوگی۔ اسی لیے امام عشق ومحبت یوں لکھتے ہیں:

سب سے اولیٰ اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی
خلق سے اولیاء' اولیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حدیث نمبر 5: ہر اونٹ پہلے ذبح ہونے کی کوشش کرتا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ قُرِّبَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَقَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا دن یوم النحر (دس ذوالحجہ) ہے پھر یوم القرّ ہے یعنی اگلا روز۔ اور فرمایا پانچ یا چھ اونٹ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیے گے۔ ہر اونٹ دوسروں سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تر ہو جاتا کہ ابتداء اس سے فرمائی جائے۔ جب وہ اپنی کروٹوں پر لیٹ گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ سے کچھ ارشاد فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا میں عرض گزار ہوا کیا ارشاد فرمایا ہے؟ فرمایا جو چاہے (ان کا گوشت) کاٹ کر لے جائے۔

تخریج:

ابو داود 1/258 کتاب الحج باب الهدی اذا عطت ------ رقم۔1765

تشریح:

رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں چھ سات اونٹوں کا پیش کیا جانا۔ نحر ہونے سے پہلے ہر اونٹ کا یہ کوشش کرنا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں نحر ہونے کا سب سے پہلے شرف مجھے حاصل ہو اس لیے ہر اونٹ کا دوسرے سے آگے ہونے کی کوشش کرنا واضح کرر ہا ہے کہ وہ جانور بھی دستِ اقدس کی برکت اور مقامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر آگاہ تھے۔ لیکن افسوس آج کے نام نہاد مسلمان پر کہ وہ شانِ محبوب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھنے سے عاری ہے، کاش یہ لوگ ان جانوروں سے عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ کر دامنِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں:

بمصطفی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست   اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

اے مخاطب! اپنے آپ کو تو بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دے کیونکہ وہی ذات باکمال تمام تر دین ہے۔ اگر تو ان کی خدمت میں نہیں پہنچے گا تو یہی تمام تر ابولہبی ہے

حدیث نمبر 6: تبرک کے لیے پانی مانگا

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا ....

ترجمہ:

حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) مانگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے کلی کی پھر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور حکم فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

نسائی 1/114 کتاب المساجد باب اتخاذ البیع مساجد رقم 700۔

تشریح:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور برکت کے لیے وضو کا پانی مانگتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کے ملاں کی طرح شرک کا فتویٰ نہیں لگاتے کہ ابھی ابھی تم مسلمان ہوئے ہو اور پھر شرک والی باتیں کرنے لگے ہو بلکہ ہاتھ دھو کر اور کلی فرما کر اپنا تبرک عطا فرماتے ہیں۔جس سے ثابت ہوا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسح کی ہوئی چیزوں سے برکت لینا باعث اجر اور دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات کا باعث ہیں۔جیسا کہ

حدیث نمبر 7: کلی کے پانی کی برکت سے بچہ تندرست ہوگیا

عَنْ اُمِّ جُنْدُبٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَّهَا بِهٖ بَلَاءٌ لَّا يَتَكَلَّمُ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا ابْنِيْ وَبَقِيَّةُ اَهْلِيْ وَاِنَّ بِهٖ بَلَاءً لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اِئْتُوْنِیْ بِشَیْءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ اَعْطَاهَا فَقَالَ اِسْقِیْهِ مِنْهُ وَصُبِّیْ عَلَیْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِی اللهُ لَهٗ۔ قَالَتْ فَلَقِیْتُ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ لَوْ وَهَبْتِ لِیْ مِنْهُ فَقَالَتْ اِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا الْمُبْتَلٰی قَالَتْ فَلَقِیْتُ الْمَرْاَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ بَرَا وَعَقَلَ عَقْلًا لَّیْسَ کَعُقُوْلِ النَّاسِ۔

ترجمہ:

حضرت ام جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قربانی کے دن بطن وادی کی جانب سے جمرۃ العقبہ کی رمی کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے بنو خثعم کی ایک عورت ہو لی۔ اس کی گود میں ایک بچہ تھا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میرے گھرانے میں ایک ہی بچہ باقی رہ گیا ہے۔ اس پر بھی کچھ اثر ہے جس کی وجہ سے یہ بولتا نہیں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھوڑا سا پانی لاؤ۔ لوگوں نے پانی حاضر کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ میں پانی لے کر کلی کی اور عورت سے فرمایا: یہ پانی اس بچہ کو پلا دیا کرو اور کچھ اس پر چھڑک دیا کرو اور اللہ سے اس کے لیے شفاء مانگو۔ حضرت ام جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس عورت سے مل کر کہا تھوڑا سا پانی مجھے دے دو اس نے کہا یہ اس بیمار کے لیے ہے۔ الغرض

جب دوسرے سال میں نے اس عورت سے ملاقات کی تو میں نے اس سے بچے کا حال دریافت کیا اس نے کہا وہ بچہ نہایت تندرست ہے اور بہت ذہین ہے اور لوگوں کی طرح عقل مند ہو گیا ہے۔

تخریج:

ابن ماجه صفحه 387 کتاب الطب باب النشرة رقم 3532۔

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برکت حاصل کرنا اور اپنی پریشانی بیان کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہیں فرماتے کہ اللہ سے سوال کرو وہ تمہاری نہیں سنتا بلکہ اپنے مبارک ہاتھ دھو کر اور کلی فرما پانی دے دیتے ہیں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلی والے پانی کو حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے لیے باعث برکت سمجھتے ہیں اور اس پر فتن دور میں جو مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے کلی کیے ہوئے پانی کو ان کے بیوی بچے تک بھی قریب نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا عقیدہ اور عشق رسول عطا فرمائے آمین۔

حدیث نمبر 8: نہ بال کبھی کاٹے نہ منڈائے

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان پڑھنا سکھائی اس کے بعد طویل روایت ہے جس کے آخر میں ہے :قَالَ فَكَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهٗ وَلَا يُفَرِّقُهَا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا۔

ترجمہ:

پس فرمایا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نہ کبھی اپنی پیشانی کے بال کتراتے اور منڈاتے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تھا۔

تخریج:

ابو داود 1/84 کتاب الصلوۃ باب کیف الاذان رقم۔ 501

تشریح:

سبحان اللہ! کیسا عقیدہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کہ جہان نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پھیرا پیشانی کے اس سمت والے بال ہی منڈانے اور کٹوانے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے میں عشق مصطفی ﷺ کی ایک بوند عطا فرمادے آمین۔

حدیث نمبر 9:

اہل مکہ برکت کے لیے اپنے بچوں کو آپ ﷺ کے پاس لاتے

عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُؤُسَهُمْ قَالَ فَجِئَ بِيْ إِلَيْهِ۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:

حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا: تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور ان کے سروں پر دستِ مبارک پھیرتے

تخریج:

ابو داود 2/223 کتاب الترجل باب فی الخلوق للرجال رقم 4181۔

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک سے برکت لینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے۔ اور یہ بھی پتا چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مثل بے مثال ہیں، اگر وہ معاذ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل سمجھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مس کی جانے والی اشیاء اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک سے برکت لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا عقیدہ عطا فرمائے آمین۔

باب نمبر 8:

نماز میں خیالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

ضروری وضاحت:

اس دور میں جہاں ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں وہاں نماز میں خیال محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی منافی نماز بتایا جاتا ہے بلکہ ایک بد بخت نے تو یہاں تک لکھا ہے:

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ زنا کے وسوسے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپید گی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے (صراط مستقیم مترجم ص 118 طبع ادارہ نشریات۔ صراط مستقیم فارسی ص 86)

جب کہ ہم کہتے ہیں خیال محبوب کے بغیر نماز پڑھی ہی نہیں جاسکتی جب ایک مسلمان نماز کے لیے آئے گا تو نماز کا ہر رکن ادا کرتے وقت دل میں یہ خیال آئے گا کہ

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے ادا فرماتے جیسے کھڑے ہوتے وقت' ہاتھ باندھتے وقت قیام رکوع' سجود' تومہ' جلسہ' تشہد اور سلام وغیرہ۔ اور سب سے بڑھ کر جب محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض میں کرے گا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو پھر تو ضرور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی چہرے اور کالی زلفوں کا تصور ہوگا۔

تو معلوم ہوا کہ اگر ان لوگوں کو نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آئے گا تو شرک ہوگا اور اگر سلام نہ پڑھیں تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر نماز پڑھیں تو شرک۔ چھوڑیں تو دوزخ اپنی اپنی قسمت۔ ہم نے اس باب کے تحت بخاری کے حوالے سے 5 احادیث 'بخاری شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 10' میں نقل کی ہیں اور مسلم کے حوالے سے 4 احادیث 'مسلم شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 8' میں نقل کی ہیں اور کچھ احادیث یہاں نقل کریں گے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نماز کیسی ہوتی تھی۔

حدیث نمبر 1:

نماز میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَقْرَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَرٰى عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن اقرم رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور میں سجدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا تھے۔

تخریج:

نسائی 1/166 کتاب التطبیق باب صفۃ السجود رقم 1107۔

ابن ماجہ صفحہ 167 کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا باب السجود رقم۔ 881

ترمذی 1/167 کتاب الصلوۃ باب ماجآء فی التجافہ السجود رقم۔ 254

مسند امام احمد 4/35۔ مسند حمیدی 923۔

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں نہ صرف نماز کی حالت میں خیالِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آتا تھا' بلکہ وہ تو نماز کی حالت میں حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرتے تھے۔

لیکن افسوس ہے ان عقل کے اندھوں اور دین کے قوروں پر کہ ان کو عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر بات شرک ہی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شرک کی مشینوں سے امت کو محفوظ فرمائے آمین۔

باب نمبر 9: اللہ ورسول ﷺ کا اکٹھا ذکر کرنا

ضروری وضاحت:

اس پر فتن دور میں جہاں ہر بات پر شرک وبدعت کے فتوے لگائے جاتے اور اہلسنت کے معمولات کو مشرکانہ افعال قرار دیا جاتا ہے وہاں اللہ عز وجل اور اس کے محبوب ﷺ کے اکٹھا ذکر کرنے کو بھی شرک کہا جاتا ہے۔ حالانکہ ان فتوا بازوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ آدمی جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے اس میں اللہ جل شانہ' کی واحدنیت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی جاتی ہے بلکہ اسلامی عبادات میں جہاں بھی غور کیا جائے اللہ جل شانہ' کے ذکر کے ساتھ نہ صرف رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک ہے بلکہ اہل اللہ کے افعال کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حج کے ارکان پر ہی غور کر لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی مقدس اداؤں کو ارکان حج میں شامل کیا گیا ہے اس سے پہلے ہم بخاری شریف کے حوالے سے 'بخاری شریف اور عقائد اہلسنت' میں اور مسلم شریف کے حوالے سے مسلم شریف اور عقائد اہلسنت' میں وہ احادیث نقل کر چکے ہیں جن اللہ کے ساتھ نبی رحمت ﷺ کا ذکر مبارک ہے اس کتاب کے درج ذیل باب میں ہم باقی صحاح ستہ سے چند ایسی احادیث کا ذکر کریں گے جن میں اللہ عز وجل کے ذکر کے ساتھ محبوب ﷺ کا ذکر مبارک بھی ہے۔

حدیث نمبر 1: اللہ و رسول ﷺ ہم پر بہت مہربان ہیں

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ بَايِعْنَا۔

ترجمہ:

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم خواتین نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی آپ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ بیعت اس حد تک ہو گی جس کی تم میں استطاعت ہو جس کی تم طاقت رکھتی ہو تو میں نے عرض کیا: اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ ہمارے بارے میں ہم سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہم سے بیعت لیں۔

تخریج:

ترمذی 1/421 کتاب السیر باب ماجاء فی بیعة النساء رقم۔1523

نسائی 2/183 کتاب البیعہ بقاب بیعة النساء رقم4192۔

مؤطا امام مالک صفحہ کتاب البیعة باب ماجاء فی البیعة رقم1842۔

مسند حمیدی241۔ مسند امام احمد6/357۔

حدیث نمبر 2: اللہ جل جلالہ ورسول ﷺ کے غضب سے پناہ

عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشَیْنِ وَاَمَّرَ عَلٰی اَحَدِھِمَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ عَلَی الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْہُ جَارِیَۃً فَکَتَبَ مَعِیَ خَالِدُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِشِیْ بِہٖ فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْکِتَابَ فَتَغَیَّرَ لَوْنُہٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰی فِیْ رَجُلٍ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَکَتَ۔

ترجمہ:

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لشکر روانہ کیے ان میں سے ایک کا امیر حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے کا امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: جب جنگ شروع ہو تو علی رضی اللہ عنہ (دونوں لشکروں) کے امیر ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعے کو فتح کیا انہوں نے وہاں سے ایک کنیز کو لیا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خط بھیجا جس میں اس بات کا تذکرہ تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا

آپ ﷺ نے اس خط کو پڑھا، تو آپ ﷺ کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایسے شخص کے بارے میں تم لوگ کیا سمجھتے ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں تو میں نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں صرف ایک قاصد ہوں نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔

تخریج:

ترمذی 1/432 کتاب الجھاد باب ما جاء من یستعمل علی الحرب رقم۔1626

ترمذی 2/693 کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رقم۔3659'3658

ابو داود 1/350 کتاب الصوم باب فی صوم الذھر تطوعًا رقم 2425۔ (بالفاظ اختلاف)

حدیث نمبر 3: اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کا مال

سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَّ كَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَائَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ۔

ترجمہ:

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے یہ مال سرسبز اور مزیدار ہے جو شخص اس مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرے گا اس کے لیے اس میں برکت رکھی جائے گی کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مال سے اپنی نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن صرف آگ ہوگی۔

تخریج:

ترمذی 2/215 کتاب الزھد باب ماجآء فی اخذ المال بحقہ رقم 2296۔

مسند امام احمد 6/364۔ مسند حمیدی 353۔

حدیث نمبر 4: اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَالَ اَعْدَدتَّ لَهَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا کَبِیْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهٰذَا۔

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی میں ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حاضر ہوں)! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اس کے لیے زیادہ نمازیں اور روزے تو تیار نہیں کیے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا اور تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں) میں مسلمانوں کو اسلام کے بعد کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا اس وقت دیکھا تھا۔

تخریج:

ترمذی 2/514 کتاب الزھد باب ماجاء ان المراء مع من احب رقم۔ 2307

ترمذی 2/638 کتاب تفسیر القران باب و من سورۃ الممتحنہ رقم۔ 3230

حدیث نمبر 5: اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہ ہوں

---------وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَّا تُرْضِي اللهَ وَرَسُولَه---

ترجمہ:

----------فرمایا جو شخص گمراہی والی کسی بدعت کا آغاز کرے جس اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہ ہوں----------

تخریج:

ترمذی 2/553 کتاب العلم باب ماجآء فی اخذ بالسنۃ رقم۔ 2601
ابن ماجہ صفحہ 115 کتاب السنہ باب من احیا السنۃ امیتت رقم۔ 210
عبدبن حمید 289۔

حدیث نمبر 6: مشرک سے اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری الذمہ ہیں

حج کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام دے کر بھیجا:

فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللهِ وَرَسُولِهٖ بَرِيئَةٌ مِّنْ كُلِّ مُشْرِكٍ.

ترجمہ:

-------تو ایام تشریق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ

اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہر مشرک سے بری الذمہ ہیں۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 2/608 کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ التوبہ رقم۔3016

حدیث نمبر 7: گھر اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر آیا ہوں

حضور نبی کریم ﷺ نے چندے کا اعلان کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنا اپنا حصہ لانے لگے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا آدھا سامان لے آئے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان لے آئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو "قَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمْ اللہُ وَرَسُوْلَہ"۔ عرض کی گھر میں اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ چھوڑ کر آیا ہوں۔

تخریج:

ترمذی 2/685 کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رقم 3608۔

ابو داود 1/284 کتاب الزکوۃ باب الرخصۃ فی ذلک رقم 1678

دارمی 1/631 کتاب الزکوۃ باب الرجل یتصدق بجمع ما عنہ رقم 1996۔

حلیۃ الاولیا ج 1 ص 83۔ سبل الھدی والرشاد العباد ج 5 ص 435۔

حدیث نمبر 8: جس پر اللہ جل جلالہ نے انعام کیا اور ہم نے انعام کیا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انہوں نے اجازت

کے لیے مجھ سے کہا میں نے بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں۔ پھر ان کو اجازت عطا فرمائی: تو انہوں نے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا عرض کیا گیا اولاد کے علاوہ: قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور ہم نے بھی انعام فرمایا ہے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 2/702 کتاب المناقب باب مناقب اسامہ بن زید رقم۔3755

حدیث نمبر 9:

حضرت عثمان اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام سے گئے ہیں

جب صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نمائندے کے طور پر مکہ گئے تو ان کو روک لیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ.........

ترجمہ:

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ابوداود میں غزوہ بدر کے موقعہ کا ذکر ہے، جب حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی شہزادی اور اپنی زوجہ کی بیماری کی وجہ سے رک گئے تھے۔

تخریج:

ترمذی 2/689 کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان رقم۔3635

ابو داود 2/26 کتاب الجهاد باب فی من جاء بعد الغنیمة۔۔۔۔رقم۔2726

حدیث نمبر 10:

کامل ایمان کے لیے اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ کی طرح محبت کرو

حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں بارگاہِ محبوب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ لوگ آپس میں خوش ہو کر ملتے ہیں اور ہم سے دوسری حالت میں ملتے ہیں راوی بیان کرتے ہیں:

فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ

قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْاِیْمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ۔

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرح محبت نہیں کرے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/296 کتاب المناقب باب مناقب عباس بن عبد المطلب رقم۔ 3691

مسند امام احمد۔ 165/4

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ اپنی محبت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے مقام کا بھی پتا چلا ہے۔ یہاں مقام غور ہے کہ اگر لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح طریقے سے نہ ملیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو جاتا ہے تو ان لوگوں کا کیا انجام ہو گا جنہوں نے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ظلم ڈھائے اور اب جو لوگ ان ظالموں کی وکالت کرتے ہیں اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو گستاخ خدا، گستاخ انبیاء، گستاخ صحابہ، گستاخ اہلبیت اور گستاخ اولیاء کرام سے محفوظ فرمائے اور ہمارا حشر عاشقانِ اہل اللہ کے ساتھ کرے۔ آمین۔

حدیث نمبر 11:

یہ دونوں اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتی ہوں

ایک عورت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھوں میں کنگن تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا ان کی زکوۃ دیتی ہو اس نے کہا نہیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو اس نے کنگن اتارے اور ''قَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ'' کہا یہ دونوں اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتی ہوں۔

تخریج:

ابو داود 1/228 کتاب الزکوۃ باب الکنز ماھو زکوۃ الحلی رقم۔ 1563

نسائی 1/343 کتاب الزکوۃ باب زکوۃ الحلی رقم۔ 2478

حدیث نمبر 12: اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے

عَنِ الْاَدْرَعِ السُّلَمِيِّ قَالَ جِئْتُ لَيْلَةً اَحْرُسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ قِرَاءَتُهٗ عَالِيَةٌ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا مُرَاءٍ قَالَ فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهٖ فَحَمَلُوْا نَعْشَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْفُقُوْا بِهٖ رَفَقَ اللهُ بِهٖ اِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ وَحَفَرَ حُفْرَتَهٗ فَقَالَ اَوْسِعُوْا لَهٗ اَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ يَارَسُوْلَ اللهِ لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

ترجمہ:

حضرت ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہبانی کے لیے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! یہ ریاکار معلوم ہوتا ہے اس کے چند روز بعد اس کا مدینہ میں انتقال ہو گیا جب لوگ اس کی تکفین سے فارغ ہوئے اور اس کا جنازہ اٹھایا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیونکہ وہ اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے لوگوں نے اس کی قبر کھودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر کشادہ کرو اللہ جل جلالہ اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا بہت غم ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتا تھا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 224 کتاب الجنائز باب ماجاء فی حفر القبر رقم۔1559

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور مبارک میں بہت سارے لوگ ایسے تھے جو منہ سے تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوٰی کرتے تھے لیکن دل میں منافق تھے ۔لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمایا: کہ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے، جس سے ثابت ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل کے رازوں کو جانتے ہیں ۔اور ساتھ اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا اکٹھا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 13: جو قرض چھوڑے اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد

عَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَرُبَّمَا قَالَ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهٖ۔۔۔۔۔

ترجمہ:

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو صرف

اولاد یا قرضہ چھوڑے تو وہ میری ذمہ داری ہے۔ کبھی فرمایا کہ وہ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ابو داود 2/53 کتاب الفرائض باب فی میراث ذوی الارحام رقم۔2899

حدیث نمبر 14: جو اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے، قتل کیا جائے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیے جانے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے تین باتیں ارشاد فرمائیں، ان میں ایک یہ ہے کہ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ:

اور وہ آدمی جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کے لیے نکلے۔۔۔۔

تخریج:

ابو داود 2/250 کتاب الحدود باب الحکمہ فیمن ارتد رقم۔4353

ابو داود 2/128 کتاب البیوع باب فی المخابرہ رقم۔3405

حدیث نمبر 15:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے میں نے نہیں اللہ جل جلالہ نے سرگوشی کی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ طائف کے دن سرگوشی فرمائی، لوگوں نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچازاد سے سرگوشی کی ہے:

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ

ترجمہ:

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ جل جلالہ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/692 کتاب المناقب باب مناقب علی بن علی طالب رقم۔3660

تشریح:

کچھ بد بخت لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شرک نظر آتا ہے۔ لیکن اس حدیث مبارک میں اللہ جل جلالہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی ہے لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ جل جلالہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی ہے یعنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فعل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب فرمایا پھر بھی شرک نہیں ہوا تو جب اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے تو شرک کیسے ہو سکتا ہے؟

حدیث نمبر 16: جس خطبے میں اللہ اور رسول کی گواہی نہ دی جائے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ خُطْبَۃٍ

لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَآءِ۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس خطبے میں اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق گواہی نہ دی جائے وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔

تخریج:

ابوداود 2/332 کتاب الادب باب فی الضبطہ رقم 4841

حدیث نمبر 17: جو اللہ جل جلالہ چاہے اور پھر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ مَا شَآءَ اللهُ وَشِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ مَاشَآءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم کھائے تو یہ نہ کہے کہ جو اللہ جل جلالہ چاہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں بلکہ یوں کہیں جو اللہ جل جلالہ چاہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 271 کتاب الکفارات باب النہی ان یقال۔۔۔۔رقم۔ 2117

حدیث نمبر 18: اللہ ﷻ اور رسول ﷺ پسند کرتے ہیں

حَدَّثَنِیْ اُمُّ اَبَانَ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّھَا زَارِعٍ وَکَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ یَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَہٗ وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْاَشَجُّ حَتّٰی اَتٰی عَیْبَتَہٗ فَلَبِسَ ثَوْبَیْہِ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ فِیْکَ خُلَّتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِھِمَا اَمِ اللّٰہُ جَبَلَنِیْ عَلَیْھِمَا قَالَ بَلِ اللّٰہُ جَبَلَکَ عَلَیْھِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَبَلَنِیْ عَلٰی خُلَّتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔

ترجمہ:

حضرت ابوزراع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا: کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک اور پائے اقدس کو چومنے لگے۔ منذر بن اشج رضی اللہ عنہ رکے رہے یہاں تک کہ اپنی گٹھڑی سے دو کپڑے نکالے انہیں پہنا پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کہ تمہاری دو عادتوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بردباری اور تسلی سے کام کرنا۔ عرض

گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں عرض کی کہ سب تعریفیں اللہ جل جلالہ کے لیے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں۔

تخریج:

ابو داود 2/368 کتاب السلام باب فی قبلہ الجسد رقم۔ 5224

تشریح:

یہ چند احادیث مبارکہ ہم نے ان لوگوں کے جواب میں نقل کی ہیں جو کہتے ہیں اللہ جل جلالہ ورسول ﷺ کا اکٹھا ذکر کرنے سے شرک ہوتا ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شرع میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ ورسول ﷺ کا اکٹھا ذکر کرنے سے شرک ہو صرف ان بد بخت لوگوں کے خبیث ذہن کی پیداوار ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہمیں محفوظ فرمائے آمین۔

حدیث نمبر 19: اللہ جل جلالہ ورسول مولیٰ ہیں

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَهٗ۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ اور اس کے رسول اس شخص کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 2/475 کتاب الفرائض باب ماجاء فی المیراث الخال رقم۔2029

ابن ماجہ صفحہ 321 کتاب الفرائض باب ذوی الارحام رقم۔ 2737

باب نمبر 10:

حاضر و ناضر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 1: گھر اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کو چھوڑ کر آیا ہوں

حضور نبی کریم ﷺ نے چندے کا اعلان کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنا اپنا حصہ لانے لگے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا آدھا سامان لے آئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا سارا سامان لے آئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو ''قَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ''۔ عرض کی گھر میں اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ چھوڑ کر آیا ہوں۔

تخریج:

ترمذی 2/685 کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر و عمر رقم۔ 3608
ابو داود 1/284 کتاب الزکوۃ باب الرخصۃ فی ذلک رقم 1678
دارمی 1/631 کتاب الزکوۃ باب الرجل یتصدق بجمع ماعنہ رقم 1996۔
حلیۃ الاولیا ج 1 ص 83۔ سبل الھدی والرشاد العباد ج 5 ص 435۔

تشریح:

ہر چیز کو احادیث میں واضح الفاظ میں دکھانے کا مطالبہ کرنے والے اس حدیث پاک کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ گھر میں اللہ ﷻ اور رسول کا نام چھوڑ کر آیا ہوں، حالانکہ حدیث مبارک میں کہیں بھی نام کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوا

کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت میں ایک سے زیادہ جگہ پر ہو سکتے ہیں۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ یہ لوگ جب کسی بات کو ماننا چاہیں جیسی بھی ہو مان لیتے ہیں لیکن جب ایک بات کا انکار کرنا چاہیں تو جتنے مرضی دلائل دو نہیں مانیں گے۔

جس کی ایک مثال یہ ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی طور پر حاضر و ناضر ہونے کی بات کی جائے تو فوراً شرک کا فتوی لگائیں گے۔ اگر ماننا چاہیں تو اپنے شرک کے سب فتووں کو بھول جائیں گے اور ایک ولی کے لیے ایک وقت میں جسمانی طور پر کئی جگہ ہونے کو مان لیں گے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نقل کرتا ہے:

ایک وقت میں تیس مقامات پر حاضر ناظر:

محمد الحضرمی مجذوب: چلانے والے عجیب وغریب حالات وکرامات ومناقب والے تھے۔ کبھی کبھی چلاتے ہوئے عجیب عجیب علوم ومعارف پر کلام کر جاتے اور کبھی کبھی استغراق کی حالت میں زمین وآسمان کے اکابر کی شان پر ایسی گفتگو فرماتے کہ اس کے سننے کی تاب نہ ہوتی تھی۔ آپ ابدال میں سے تھے۔ آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(جمال الاولیاء ص 253 اسلامی کتب خانہ لاہور)

جب ایک ولی اللہ جسمانی طور پر تیس تیس مقامات پر بیک وقت جمعہ پڑھیں اور تیس تیس مقامات پر شب باشی کریں شرک نہیں ہوتا! تو نبی پاک ﷺ کو روحانی طور پر حاضر ناظر ماننے سے کیسے شرک ہو جاتا ہے؟

ان لوگوں نے دین کو مذاق بنایا ہوا ہے جب جس بات کو جی چاہا شرک قرار دے دیا اور جب جی چاہا اسی چیز کو جائز اور ایمان بنالیا جیسا کہ نبی ﷺ کے روحانی طور پر حاضر و ناظر ماننے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں اور خود جب ماننے پر آئے تو جسمانی طور پر امتی کو تیس تیس مقامات پر حاضر و ناظر مان لیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے الٹے دماغ اور الٹی سوچ سے امت کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حدیث نمبر 2:

ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی قتل گاہ سے آرہا ہوں

حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا۔

ترجمہ:

سلمیٰ نامی خاتون بیان کرتی ہیں میں (ام المؤمنین) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا یعنی خواب میں دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کس وجہ سے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی قتل گاہ سے آرہا ہوں۔

تخریج:

ترمذی 2/697 کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین رقم۔3704

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرمانے بعد بھی جانتے ہیں کہ اس کائنات میں کیا ہو رہا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ جب چاہیں جہاں چاہیں تصرف فرما سکتے ہیں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی وقت میں درود وسلام عرض کرنے والوں کو جواب بھی ارشاد فرما رہے ہیں اور اپنے پیارے نواسے کی قتل گاہ پر بھی تشریف لے گئے ہیں ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں آئے کہ یہ تو خواب کی بات ہے لیکن یاد رکھیئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے:

جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے میری ہی زیارت کی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ575 کتاب التعبیر باب من رأی النبی فی المنام نمبر 6994.6996.6997۔

بخاری جلد1 صفحہ81 کتاب العلم باب اثمہ من کذب علی النبی ﷺ حدیث نمبر 109۔

مسلم جلد2 صفحہ249 کتاب الرؤیا باب نمبر 805 حدیث نمبر 5917.5919.5920.5921۔

جامع ترمذی جلد2 صفحہ501 کتاب الرؤیا باب ماجاء فی قول النبی من۔۔۔۔۔۔۔نمبر 2236۔

جامع ترمذی جلد2 صفحہ502 کتاب الرؤیا باب فی تاویل الرؤیا مایستحب۔۔۔۔۔نمبر 2240۔

ابن ماجہ صفحہ 414 کتاب تعبیر الرؤیا باب رؤیۃ النبی فی المنام نمبر 3900.3901.3902. 3903.3904.3905۔

مسند امام احمد بن حنبل 3559۔سنن دارمی 2139۔المستدرک للحاکم 8186۔مسند ابو داود للطیالسی 2420۔المعجم الکبیر للطبرانی 8180۔المعجم الاوسط للطبرانی 954۔مسند ابو یعلی 3285۔مصنف ابن ابی شیبہ 30466۔السنن الکبزی للنسائی 7629۔الادب المفرد 1046

باب نمبر 11:

اہل اللہ قبروں میں زندہ جاوید ہیں

حدیث نمبر 1: زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام ہے

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَاَکْثِرُوْ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ اَیْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامَ۔

ترجمہ:

۔۔۔۔۔اس (جمعہ) کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا درود کس طرح پیش ہوگا' حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے (لہذا انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں) اور ابن

ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے

تخریج:

نسائی 1/203 کتاب الجمعہ باب اکثار صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الجمعہ رقم۔ 1373

ابن ماجہ صفحہ 183 کتاب اقامۃ الصلوۃ باب فی فضل الجمعہ رقم۔ 1085

ابن ماجہ صفحہ 230'31 کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم 1636'1637

ابو داود 1/158 کتاب الصلوۃ باب تفریع ابواب الجمعہ رقم۔ 1047

ابو داود 1/224 کتاب الصلوۃ باب فی الاستغفار رقم۔ 1531

تشریح:

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ جاوید ہیں اس عقیدے پر بے شمار ادلہ کتب میں موجود ہیں ایک تو یہ حدیث پاک ہے اور اس کے علاوہ مسلم شریف میں ہے:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز ادا کرنا:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: معراج کی رات

میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا جو سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

مسلم جلد 2 صفحہ 274 کتاب الفضائل باب من فضائل موسی علیہ السلام نمبر 6157.6158۔ نسائی جلد 1 صفحہ 242 کتاب قیام اللیل۔۔۔ باب ذکر صلوۃ نبی اللہ موسی۔ نمبر 36 تا 1631۔ مسند امام احمد بن حنبل 12526۔ صحیح ابن حبان 50۔ مسند ابو یعلی 3322۔ المعجم الکبیر للطبرانی 1632.1633.1634.1635.1636۔

دوسری روایت میں ہے: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔

انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں۔

امام زرقانی کا نظریہ:

فرماتے ہیں: الانبیاء والشھداء یاکلون فی قبورھم ویشربون و یصلون ویصومون ویحجون۔

یعنی انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء اپنی قبروں میں کھاتے اور پیتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔ (زرقانی علی المواھب 5/333)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے 'جذب القلوب' اشعۃ اللمعات اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

تمام علماء و محدثین کا یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اپنی قبر میں زندہ ہیں جب کہ وہابیوں کا عقیدہ اس کے برعکس ہے اللہ

تعالیٰ ہم سب کو وہابیوں کے گستاخانہ شر سے محفوظ فرمائے۔آمین۔

انبیاء کی حیات کے بارے میں امام احمد رضا خان کیا خوب فرماتے ہیں:

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اسی آن کے ساتھ ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح اس کا ترکہ جو فانی ہے

یہ ہیں حی ابدی ان کو رضا صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

حدیث نمبر 2: میری قبر کو عید گاہ نہ بنانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید کی طرح نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو۔

تخریج:

ابو داود 1/295 کتاب الحج باب زیارۃ القبور رقم۔ 2024

تشریح:

وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر عید کی طرح سال میں ایک دو مرتبہ ہی آنے کی کوشش نہیں کرنا بلکہ اکثر و بیشتر آتے رہنا کیونکہ مخلوق میں مجھ سے بڑھ کر تمہارا خیر خواہ کون ہے؟ میرے پاس آتے رہو گے تو تمہارے شکستہ اور غمگین دلوں کو مسرت و شادمانی ملتی رہے گی۔ نیز میری قبر کو عید کی طرح اظہار مسرت کی جگہ نہ بنا لینا کیونکہ میں جس جگہ جلوہ افروز ہوتا ہوں وہ تماشا گاہ نہیں بلکہ عرش آستاں اور قبلہ دین و ایمان بن جاتی ہے پوری کائنات کی نگاہیں ادھر اٹھنے لگتی ہیں بلکہ رب کائنات بھی ادھر متوجہ ہو جاتا ہے لہذا میری قبر کو عید کی طرح نہ بنا لینا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کی کیا شان ہے کہ ہر صبح و شام ستر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں دورد و سلام پڑھتے ہیں اور برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضر ہوگا پھر اس کی باری نہیں آئے گی۔ لیکن بندہ مومن کی کیا قسمت ہے کہ بار بار حاضری کا شرف حاصل کرتا ہے اور برکتیں لیتا ہے۔

فرشتوں کی روضہ رسول پر حاضری:۔

فَقَالَ كَعْبٌ مَّا مِنْ يَّوْمٍ يَّطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا

اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روزانہ ستر ہزار فرشتے نیچے اترتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر (برکت) کے لیے اس کے ساتھ مس کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ یہاں تک کہ شام کے وقت وہ اوپر چلے جاتے ہیں ہیں اور اتنے ہی فرشتے نیچے اترتے ہیں اور وہ بھی یہی عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کھلے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے۔

دارمی 1/91 المقدمہ باب ما اکرم اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد موتہ رقم 95۔

اس سماں کو امام اہلسنت یوں بیان کرتے ہیں:

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کہ قدسی کہیں ہاں رضاؔ مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر 3: قبر سے سورہ ملک کی تلاوت کی آواز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَائَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ عَلٰى

قَبْرٍ وَّاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے قبر پر خیمہ لگا لیا۔ انہیں یہ پتہ نہیں تھا: یہاں پر ایک قبر موجود ہے لیکن وہاں ایک قبر موجود تھی۔ اس میں ایک شخص سورہ ملک کی تلاوت کرر ہا تھا۔ اس نے اس سورہ کو پورا پڑھ لیا۔ بعد وہ صحابی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ روکنے والی ہے' یہ سورۃ نجات دلانے والی ہے یہ اس شخص کو قبر کے عذاب سے نجات دلائے گی۔

تخریج:

ترمذی 2/642 کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک رقم 2815

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اہل اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور تلاوت قرآن بھی کرتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برزخ کے حالات کو بخوبی جانتے ہیں۔

باب نمبر 12: اہل اللہ جل جلالہ کا مدد فرمانا

حدیث نمبر 1: اونٹ کا بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فریاد کرنا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:۔۔۔۔قَالَ فَدَخَلَ حَآئِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَیُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاہُ فَسَکَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلِ فَجَآءَ فَتًی مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَھِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَتُدْئِبُہٗ۔

ترجمہ:

ان کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔جب اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ رویا اور اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے؟ پس انصار سے ایک نوجوان آکر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا ہے فرمایا تم اس بےزبان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا

خدا نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور بہت زیادہ کام لیتے ہو۔

تخریج:

ابو داود 1/368 کتاب الجهاد باب مایؤمر به من القیام۔۔۔۔۔۔۔رقم۔2549

تشریح:

کس قدر قسمت والا اونٹ ہے جو بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی مشکلات بیان کر رہا ہے۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت کے ساتھ اس کے سر پر دستِ مبارک پھیر رہے ہیں یہاں ان بدقسمت لوگوں کو اس اونٹ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے جو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں التجاء وعرض کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں التجاء کرتا ہے اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔
بعض لوگ کہتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاجت روائی فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کے ساتھ متصف ہے اب نہیں کر سکتے تو ان کے لیے حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کردہ واقعہ پیش خدمت ہے:

مشکل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دستگیری:

(حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ) والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ ماہِ رمضان میں ایک دن میری نکسیر پھوٹ پڑی تو مجھ پر ضعف طاری ہو گیا۔

قریب تھا کہ کمزوری کی بنا پر روزہ افطار کرلوں کہ صوم رمضان کی فضیلت کے ضائع ہونے کا غم لاحق ہوا۔ اسی غم میں قدرے غنودگی طاری ہوئی تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے لذیذ اور خوشبودار زردہ مرحمت فرمایا ہے۔ پھر انتہائی خوشگوار پانی بھی عطا فرمایا جو میں نے سیر ہو کر پیا۔ میں اس عالم غنودگی سے نکلا تو بھوک اور پیاس بالکل ختم ہو چکی تھی اور میرے ہاتھوں میں ابھی تک زردہ کے زعفران کی خوشبو موجود تھی۔ عقیدت مندوں نے احتیاطًا میرے ہاتھ دھو کر پانی محفوظ کرلیا اور تبرکًا اس سے روزہ افطار کیا۔ (انفاس العارفین مترجم ص 112)

تو ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ظاہری حیاتِ طیبہ میں ہی مدد نہیں فرماتے تھے بلکہ وصال کے بعد بھی اپنے غلاموں کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں اور مدد بھی فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر 2: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک سریا کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ وہاں سے بھاگے اور ہم بھی بھاگے بعد میں ہم نے سوچا کہ ہم نے کیا کیا ہم مدینہ منورہ آئے اور نمازِ فجر سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ فَاَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ لَابَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ فَقَالَ اَنَا

فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ.

ہم نے عرض کیا: ہم فرار ہونے والے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

تخریج:

ابو داود 1/380 کتاب الجهاد باب فی التولی یوم الزحف رقم۔2647

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے ملجا و ماوٰی ہیں اور سب مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ میں ہیں۔ عجیب بات ہے کہ کچھ لوگوں کو ہر بات شرک ہی نظر آتی ہے لیکن آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے غلامانِ مصطفی کے دل کو کس قدر سکون میسر آتا ہے کہ ہم اپنے آقا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ میں ہیں ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلا کہ بزرگوں کے از راہِ عقیدت ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو چوما اور فخریہ بیان کیا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا

حدیث نمبر 3: اللہ ﷻ اور رسول ﷺ مولیٰ ہیں

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَهٗ۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا تھا: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ اور اس کے رسول اس شخص کے مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 2/475 کتاب الفرائض باب ماجاء فی المیراث الخال رقم۔2029

ابن ماجہ صفحہ 321 کتاب الفرائض باب ذوی الارحام رقم۔2737

حدیث نمبر 4: جس کا میں مولا اس کا علی رضی اللہ عنہ مولا

عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَۃَ اَوْزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔

ترجمہ:

حضرت ابوسریحہ یا شاید حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ یہ شعبہ نامی راوی کو شک ہے،

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں جس کا مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے

تخریج:

ترمذی 2/691 کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رقم۔3646

ابن ماجہ صفحہ 107 کتاب السنہ باب فضل علی بن ابی طالب رقم۔ 116'121

حدیث نمبر 5: مولا علی مومنوں کے ولی ہیں

حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔ علی مجھ سے ہیں میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے ولی ہیں۔

تخریج:

ترمذی 2/691 کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رقم۔3645

مسند امام احمد 437/4۔

تشریح:

حدیث نمبر 3 سے معلوم ہوا کہ جس کا کوئی مولیٰ (مددگار) نہیں اس کے مدد گار اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور حدیث نمبر 4 سے معلوم ہوا کہ جس کے مولیٰ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس کے مولیٰ (مددگار) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ یعنی جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا انکار کرتا ہے اور دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتا ہے۔

بعض لوگوں کو مولا علی کہنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے جب دلیل کے طور پر یہ

حدیث مبارک بیان کی جاتی ہے تو وہ لوگ جان چھڑانے کے لیے معنوں میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں نہیں جناب مولا کا معنیٰ دوست ہے، لیکن ان کی عقل کام نہیں کرتی یہ معنیٰ کرنے سے بھی ان کا کام نہیں بنتا کیونکہ دوست بھی تو مددگار ہی ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 5 کے تحت مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ولی بمعنی خلیفہ نہیں بلکہ بمعنی دوست یا بمعنی مددگار ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ (پ6 المائدہ 55)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے وہاں بھی ولی بمعنی مددگار ہے۔ اس فرمان سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مصیبت میں 'یا علی مدد' کہنا جائز ہے کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہر مومن کے مددگار ہیں تا قیامت دوسرے یہ کہ آپ کو 'مولیٰ علی' کہنا جائز ہے کہ آپ ہر مسلمان کے ولی اور مولیٰ ہیں۔ (مراۃ المناجیح 8/417)

حدیث نمبر 6: سیدہ فاطمہ کا حضرت جبرائیل سے فریاد کرنا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَاطِمَۃَ قَالَتْ حِیْنَ قُبِضَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ اَنْعَاہُ وَااَبَتَاہُ مِنْ رَّبِّہٖ مَا اَدْنَاہُ وَااَبَتَاہُ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ وَااَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ۔

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے ابا! میں جبرئیل علیہ السلام سے فریاد کرتی ہوں، اے میرے ابا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے کس قدر قریب ہیں، اے میرے ابا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ جنت ہے اے میرے ابا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بلاوے کو قبول کیا ہے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 230 کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم۔1630

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال باکمال کے وقت جہاں ہر مسلمان کے دل پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے وہاں سیدہ کے غم کی انتہا نہ رہی، اور سیدہ فرماتی ہیں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فریاد کرتی ہوں، تو معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی بھی عظیم ہستی سے فریاد کرنا اور مشکل کے وقت پکارنا جائز ہے، کوئی بھی سیدہ کو منع نہیں کرتا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں، ہوسکتا ہے کوئی کہے کہ غم کی وجہ سے آپ یہ فریاد کرتی رہیں، تو جواب یہ ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر فرمایا تھا جس نے یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے ہیں میں اس کی گردن اتار

دوں گا تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت مبارک پڑھ کر کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ گئے اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی یا مولا کائنات علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرما دیتے کہ ایسا نہ کہو لیکن کسی نے منع نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ سیدہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فریاد کر کے بتا دیا کہ اہل اللہ سے مدد مانگ سکتے ہیں.

حدیث نمبر 7: مسلمان اپنے بھائی کا مددگار ہے

حضرت بہز بن حکیم کے دادا جان جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: كُلُّ مُسْلِمٍ عَلٰى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ۔ ہر مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے دو مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور مددگار ہیں۔

تخریج:

نسائی 1/358 کتاب الزکوۃ باب من سال بوجہ اللہ رقم۔2567

حدیث نمبر 8:

اللہ تعالیٰ سے ایمان والوں کے لیے جھگڑا کریں گے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَلَّصَ اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ وَاٰمِنُوْا فَمَا مُجَادَلَةُ

أَحَدِ كُمْ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَشَدَّ مُجَادَلَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمْ ---------

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایمان والوں کو دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا اور وہ محفوظ ہو جائیں گے تو وہ ان ایمان والوں کے لیے جو دوزخ میں ہیں اللہ جل شانہ سے اس شخص سے بھی زیادہ جھگڑا کریں گے جو دنیا میں اپنے ساتھی کے لیے اس کے حق پر جھگڑتا ہے۔۔۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت پر دوزخ میں موجود ایمان والوں میں جن کے حق میں وہ سفارش کریں گے ان کو نکال دے گا۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 101 کتاب السنہ باب فی الایمان رقم۔60

تشریح:

حدیث نمبر 6 سے معلوم ہوا کہ نہ صرف انبیاء اور اولیاء نہیں بلکہ ہر مومن اپنے مسلمان بھائی کا مددگار ہوتا ہے اور مشکل کے وقت اس کی مدد کرتا ہے۔

اور حدیث نمبر 7 سے معلوم ہوا کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے اس قدر سفارش کریں گے اللہ کی بارگاہ میں جھگڑا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول

فرمائے گا' اوران کودوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔

باب نمبر 13: وسیلہ/ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے کا ثبوت

حدیث نمبر 1: السلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔

ترجمہ:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں ایک مرتبہ ہم کسی گلی میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور جو بھی درخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں آرہا تھا۔ یہی کہہ رہا تھا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔ اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو۔

تخریج:

ترمذی 2/681 کتاب المناقب باب فی أیات اثبات النبوۃ۔۔۔۔۔۔۔رقم۔3559

دارمی 46/1 المقدمہ باب ما اکرم اللہ بہ نبیہ من الایمان۔۔۔۔۔۔۔رقم 21۔

المستدرک للحاکم 4238۔

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نہ صرف انسان بلکہ پہاڑ اور درخت بھی بارگاہ محبوب ﷺ میں پیار اور محبت سے درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کو یارسول اللہ ﷺ کہنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور جل کر کہتے ہیں کہ صلوۃ کہاں لکھی ہوئی ہے' تو ایسوں سے عرض ہے کہ صلوۃ کا ثبوت اس حدیث مبارک میں اور ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 15' میں ہے۔ لیکن نہ ماننے والوں کے لیے دلائل کے دفتر بھی ناکافی ہیں۔

حدیث نمبر 2: وسیلہ کی دعا / یارسول اللہ ﷺ کہنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللهَ لِيْ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ اُدْعُهُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهٗ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

ترجمہ:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کی نگاہ کمزور تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے لیے خیر و عافیت کی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو موخر کردوں جو تیرے لیے بہتر ہے اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کردوں۔ اس نے عرض کیا دعا فرما دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا یہ دعا کرنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمت والے نبی ہیں کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ پوری کر دی جائے۔ اے اللہ! نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔ حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 208 کتاب اقامۃ الصلوۃ و السنۃ فیھا باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ 1385۔

ترمذی 2/672 کتاب الدعوات باب فی دعا الضیعف رقم 3502۔ (بالفاظ اختلاف)

الترغیب والترھیب جلد 1 صفحہ 272 کتاب النوافل باب الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ ودعائھا 424
ابن خزیمہ 1219۔ عبد بن حمید 389۔ مسند امام احمد 138/4۔ المستدرک للحاکم 1930۔
عمل الیوم اللیۃ للنسائی 660۔ التاریخ الکبیر للبخاری 209۔ دلائل النبوۃ 166/6۔

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں
'امام ابن ماجہ' امام ترمذی' امام احمد' اور امام حاکم نے اس حدیث کو عمارہ بن خزیمہ بن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے بھی روایت کیا ہے' امام ابن سنی نے بھی اس روایت کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے نقل کیا ہے۔

ابن تیمیہ' قاضی شوکانی' علامہ نووی' امام محمد جزری وغیرہم نے اس حدیث کو امام ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یا محمد کے الفاظ ہیں۔۔۔۔۔۔۔

(مخلصا شرح صحیح مسلم ج 7 ص 63 تا 66)

حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
۔۔۔۔صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسل کرتے تھے اور ان کا مقصد پورا ہو جاتا تھا چنانچہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں' بیہقی نے دلائل ودعوات میں صحیح حدیث ذکر کی' اس کو حافظ ابو نعیم نے بھی معرفت میں ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرت عثمان کے پاس اپنی حاجت لے کر جاتا اور وہ اس کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہوتے تھے وہ شخص عثمان بن حنیف سے ملے اور ان سے یہ شکایت کی' عثمان بن حنیف نے کہا کوزے میں

پانی لے کر وضو کر کے مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا کرو۔
اے اللہ میں تیرے نبی محمد کی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری ہو۔
اور اپنی حاجت کا نام لو پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اس شخص نے اسی طرح کیا پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آیا تو دربان فوراً باہر آیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو باعزت بٹھایا اور اس سے کہا اپنی حاجت بیان کرو اور اس کی حاجت پوری کر دی، معلوم ہوا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بظاہر وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسل جائز ہے اور یہ عمل امت میں جاری ہے۔ (تفہیم البخاری 51/2)
اور علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:
حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری متوفی ۶۵۶ ھ نے الترغیب والترغیب ج 1 ص 474 تا 476، مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ ۱۴۰۷ ھ میں اور حافظ الہیثمی نے مجمع الزوائد ج 2 ص 279، مطبوعہ بیروت اور حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، معجم الکبیر ج 1 ص 184۔183 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ) میں اس حدیث کو بیان کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن تیمیہ اس

حدیث کی اسناد پر تبصرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں "اور یہ اسناد صحیح ہیں"۔
(فتاویٰ ابن تیمیہ ج 1 ص 273 تا 274۔ شرح صحیح مسلم ج 7 ص 69 ملخصاً)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثہ:

وَصَلّٰی عَلَیْكَ اللهُ یَا خَیْرَ خَلْقِهٖ وَیَا خَیْرَ مَامُوْلٍ وَیَا خَیْرَ وَاهِبِ

ترجمہ: اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول! اور اے تمام ان لوگوں سے بہتر جن سے خیر کی امید رکھی جاسکتی ہے اور اے تمام جود وعطا کرنے والوں سے زیادہ سخی! آپ پر اللہ تعالیٰ کے درود ہوں۔

وَیَا خَیْرَ مَنْ یُرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّةٍ وَمَنْ جُوْدُهٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِب

اے! ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جاسکتی ہے اور اے وہ نبی! جس کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش پہ بھی فوقیت رکھتی ہے

وَاَنْتَ مُجِیْرِیْ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّةٍ اِذَا اَنْشَبَتْ فِی الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِب

یارسول اللہ! آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کر کے آجائے اور اپنے اذیت ناک تیز پنجے میرے دل میں گاڑ دے۔
(قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل یازدہم مترجم ص 156 اور 162)

یَا رَسُوْلَ اللهِ یَا خَیْرَ الْبَرَایَا نِوَالُكَ اَبْتَغِیْ یَوْمَ الْقَضَاءِ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر! ہم قیامت کے دن حضور کی عطا کے خواستگار ہیں۔

اِذَا مَا حَلَّ خَطْبٌ مُدْلَهِمٌّ فَأَنْتَ الْحِصْنُ مِنْ كُلِّ الْبَلَاءِ

ترجمہ: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب آپ کے اس غلام پر بڑی تاریک مصیبت نازل ہو جائے اے میرے حبیب! آپ ہی میرے لیے قلعہ پناہ ہیں ہر مصیبت سے

اِلَيْكَ تُوَجُّهِيْ وَبِكَ اسْتِنَادِيْ وَفِيْكَ مَطَامِعِيْ وَبِكَ اِرْتِجَائِيْ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان مصیبتوں کے لمحوں میں میں اپنا رخ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف کرتا ہوں اور حضور کی ذات کے دامن ہی میں پناہ لیتا ہوں اور میری ساری امیدیں حضور کی ذات سے ہی وابستہ ہیں (قصیدہ ہمزیہ فصل ششم ص220)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثہ:

یا رسولِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے   یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل   اے میرے مشکل کشا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فریاد ہے

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے   تم سے اے نورِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا فریاد ہے

قیدِ غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے   یا شہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو سرا فریاد ہے

(کلیاتِ امدادیہ، نالہ امداد غریب ص90 دار الاشاعت کراچی)

جہاز امت کا حق نے کر دیا آپ کے ہاتھوں

بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھنسا ہوں بے طرح گردابِ غم میں ناخدا ہو کر

میری کشتی کنارے لگاؤ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر چہ ہوں نہ لائق ان کے پر امید ہے تم سے

کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مشرف کر کے دیدار مبارک سے مجھے اک دم

میرے غم دین ودنیا کے بہلاؤ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھنسا کر اپنے دامن عشق میں امداد عاجز کو

بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(گلزار معرفت' نالہ امداد غریب ص 205 دار الاشاعت کراچی)

سفید لباس اور سبز عمامہ کا تصور:

اور حضور اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

'دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرے کے ساتھ تصور کرے اور الصلوۃ والسلام علیك یارسول الله کی داہنے اور الصلوۃ والسلام علیك یانبی الله کی بائیں اور الصلوۃ والسلام علیك یاحبیب الله کی ضرب دل پر لگائے۔ (ضیاء القلوب' نالہ امداد غریب ص 61)

اور دوسرے مقام پر بیان کرتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کی صورت مثالیہ کا تصور کر کے درود شریف پڑھے اور داہنی طرف یا احمد اور بائیں طرف یا محمد اور یارسول اللہ ایک ہزار بار پڑھے انشاء اللہ بیداری یا خواب میں زیارت ہوگی۔ (گلزارِ معرفت' نالہ امداد غریب ص45 دارالاشاعت کراچی)

حدیث نمبر 3: میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللهِ لِیَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو' لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ وسیلے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں موجود ایک درجہ ہے' جس تک کوئی ایک ہی شخص پہنچے گا مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔

تخریج:

ترمذی 2/678 کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ رقم۔3545

مسند امام احمد 2/265۔

حدیث نمبر 4: چالیس لوگوں کی شفاعت میت کے حق میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعُوْا فِيْهِ۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کوئی مسلمان ایسا نہیں جو فوت ہو جائے اور اس کی نماز جنازہ چالیس آدمی پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں ان کی شفاعت قبول فرمالی جاتی ہے

تخریج:

ابو داؤد 2/98 کتاب الجنائز باب فضل الصلوۃ علی الجنازہ۔۔۔رقم۔3120

تشریح:

یہاں تو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی شفاعت کا انکار کرتے ہیں اور شرک تک قرار دیتے ہیں۔لیکن یہ حدیث پاک ہمیں بتا رہی ہے کہ چالیس عام مسلمان میت کے حق میں شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمالیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو شان ہی بے مثال ہے معلوم ہوا کہ یہ لوگ غلط ہیں اور ان کا عقیدہ بھی غلط ہے۔اہلسنت کا عقیدہ عین قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔

حدیث نمبر 5: خود اپنا وسیلہ سکھایا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ اِنَّا اَصْلٌ وَّعَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اِخْتَارُوْا مِنْ اَمْوَالِكُمْ اَوْ مِنْ نِّسَائِكُمْ وَاَبْنَائِكُمْ فَقَالُوْا قَدْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ اَحْسَابِنَا وَاَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَاِذَا صَلَّيْتَ الظُّهْرَ فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِيْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَلَمَّا صَلَّوْا الظُّهْرَ قَامُوْا فَقَالُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔۔

ترجمہ:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے جب قبیلہ ہوازن کے ایلچی

آئے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلہ کے ہیں اور جو مصیبت ہم پر ٹوٹی ہے وہ آپ ﷺ سے پوشیدہ نہیں ہے لہذا ہم پر نظر کرم فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر کرم فرماتا رہے آپ ﷺ نے فرمایا: دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرلو یا اپنا مال و دولت لے لو یا اپنی عورتیں اور بچے آزاد کرا لو؟ انہوں نے کہا آپ ﷺ نے ہمیں ہمارے رشتوں اور مال و دولت میں اختیار دیا ہے ہم دونوں میں سے عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا (مالِ غنیمت) میں حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے جب میں ظہر کی نماز پڑھوں تو تم سب کھڑے ہو جانا اور کہنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مالوں میں مدد چاہتے ہیں جب لوگ نماز ظہر سے فارغ ہو چکے تو وہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایسے ہی کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ بات سن کر مہاجرین نے کہا کہ جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اور پھر انصار نے کہا جو ہمارا حصہ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا ہے۔

تخریج: نسائی 2/136 کتاب الھبۃ باب ھبۃ المشاع رقم 3690۔

تشریح:

اس حدیث پاک میں خود نبی اکرم ﷺ نے وسیلہ سکھایا ہے' تو معلوم ہوا جو کوئی وسیلہ کا انکار کرتا ہے وہ دراصل تعلیماتِ مصطفی ﷺ کا انکار کرتا ہے۔ یہ حدیث مبارک وسیلہ کی واضح دلیل ہے۔

باب نمبر 14: زندہ اور فوت شدگان کو بوسہ دینا

اس پرفتن دور جہاں بات بات پر شرک و بدعت کے فتوے گائے جاتے ہیں۔ وہاں بزگان دین کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینے کو بھی شرک قرار دیا جاتا ہے تو ہم اس باب میں فوت ہونے والوں کو بوسہ دینا' ادبًا بوسہ دینا' پیار اور شفقت سے بوسہ دینے کے متعلق احادیث نقل کریں گے۔ اس سے قبل بخاری شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 18 کے تحت بخاری کے حوالے سے حضرت سیدنا صدیق اکبر والی روایت نقل کر چکے ہیں۔

حدیث نمبر 1:

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بعد از وفات بوسہ دیا

عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنَ وَّهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِيْ۔

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن

مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا وہ اس وقت فوت ہو چکے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے۔

تخریج:

ترمذی 1/318 کتاب الجنائز باب ماجاء فی تقبیل المیت رقم۔910

ابن ماجہ صفحہ 216 کتاب الجنائز باب ماجاء فی تقبیل المیت رقم۔1456

ابو داود 2/97 کتاب الجنائز باب فی تقبیل المیت رقم۔3163

مسند امام احمد 6/206۔ عبد بن حمید 1526۔

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از وفات حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا جس سے ثابت ہوا کہ نہ صرف زندہ کو بوسہ دے سکتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد میت کو بھی بوسہ دے سکتے ہیں۔ جب کہ کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔

حدیث نمبر 2: حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللهِ لَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ۔

ترجمہ:

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے

تو نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے زید آپ ﷺ کے پاس آئے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر اوپری جسم پر کچھ اوڑھے بغیر ان کی طرف لپکے۔ آپ ﷺ اپنا تہبند کھینچ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے یا اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو (اوپری جسم) اوڑھے بغیر کسی سے ملتے نہیں دیکھا نبی اکرم ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

تخریج:

ترمذی 2/561 کتاب الاستیذان باب ماجاء فی المعانقة والقبلة رقم۔ 2656

حدیث نمبر 3: حضور ﷺ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دینا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

۔۔۔۔كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَ أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔

ترجمہ:

جب وہ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ﷺ ان کے لیے کھڑے ہوتے' ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے جب حضور ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لیے

کھڑی ہو جاتیں۔ دست اقدس کو پکڑ کر اسے بوسے دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں

تخریج:

ابو داود 2/368 کتاب السلام باب فی القیام رقم 5217۔

حدیث نمبر 4: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا

عَنْ اِیَاسِ بْنِ دِعْفَلٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا نَضْرَۃَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

ترجمہ:

ایاس بن دعفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

حدیث نمبر 5: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دینا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُقَبِّلُ حُسَیْنًا فَقَالَ اِنَّ لِیْ عَشْرَۃً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ ھٰذَا بِوَاحِدٍ مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسین کو بوسہ دے رہے ہیں تو اس نے کہا میرے دس بیٹے ہیں

لیکن میں ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

تخریج:

ابو داود 2/368 کتاب السلام باب فی قبلة الرجل ولده رقم۔5218

حدیث نمبر 6: آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔

ترجمہ:

شعبی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

تخریج:

ابو داود 2/368 کتاب السلام باب فی قبلة ما بین العینین رقم۔5220

حدیث نمبر 7: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سیدہ عائشہ کو بوسہ دینا

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ اِبْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَتْهَا حُمّٰى فَاَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا اَنْتِ كَيْفَ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔

ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلی دفعہ مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھی انہیں بخار تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: بیٹی تمہارا کیا حال ہے اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

تخریج:

ابو داود 2/368 کتاب السلام باب فی قبلۃ الخد رقم۔5222

ان احادیث میں پیار اور شفقت پدری کے ساتھ بوسہ دینے کا ذکر ہے تو ثابت ہوا کہ پیار اور شفقت کے ساتھ بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور از روئے شرح جائز ہے۔

حدیث نمبر 8: ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دو یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے واضح نو نشانیوں کے بارے میں سوال کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سوال کا جواب ارشاد فرمایا: تو راوی بیان کرتے ہیں:

فَقَبَّلُوا يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ۔ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا اور بولے: ہم گواہی

دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے نبی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ترمذی 2/561 کتاب الاستذان والادب باب ماجاء فی قبلہ الید والرجل رقم۔ 2657

ترمذی 2/616 کتاب تفسیر القرآن باب و سورۃ بنی اسرئیل رقم۔ 3069

ابن ماجہ صفحہ 398 کتاب المحاربہ باب الرجل یقبل ید الرجل رقم۔ 3705

نسائی کتاب تحریم الدم باب السحر رقم 4089۔

مسند امام احمد 4/240۔ السنن الکبزی للنسائی 4951۔

حدیث نمبر 9:

میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک سریا کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ وہاں سے بھاگے اور ہم بھی بھاگے بعد میں ہم نے سوچا کہ ہم نے کیا کیا ہم مدینہ منورہ آئے اور نمازِ فجر سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انتظار کرنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ فَاَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ ہم نے عرض کیا: ہم فرار ہونے والے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔۔۔۔۔۔

تخریج:

ابو داود 1/380 کتاب الجهاد باب فی التولی یوم الزحف رقم۔2647

ابو داود 2/368 کتاب اسلام باب فی قبلة الید رقم۔5223

تشریح:

پتہ چلا کہ بزرگوں کے ازراہِ عقیدت ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو چوما اور فخریہ بیان کیا فَقَبَّلْنَا یَدَہٗ پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں فرمایا، معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنت ہے

حدیث نمبر 10: آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا

حَدَّثَنِیْ اُمُّ اَبَانَ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهٗ۔

ترجمہ:

حضرت ابو زراع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا: کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ مبارک اور پائے اقدس کو چومنے لگے۔۔۔

تخریج:

ابو داود 2/369 کتاب السلام باب قبلہ الرجل رقم۔5225

حدیث نمبر 11: بہانہ قصاص کا مقصد بوسہ دینا

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللهِ۔

ترجمہ:

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی سے کونچا دیا۔ عرض کی مجھے قصاص دیجئے فرمایا کہ قصاص لے لو عرض گزار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر قمیص ہے جب کہ میرے اوپر قمیص نہ تھی پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کرتا مبارک اٹھا دیا تو وہ لپٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو کو بوسے دینے لگے عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا مقصد صرف یہی تھا۔

تخریج:

ابو داود 368/2 کتاب السلام باب فی قبلۃ الجسد رقم۔5224

حدیث نمبر 12:

کرتے میں منہ ڈال کر بوسے دیئے اور لپٹ گئے

بہیسہ نامی عورت اپنے والد سے روایت کرتی ہے:

قَالَتِ اسْتَأْذَنَ اَبِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قَمِیْصِہٖ فَجَعَلَ یُقَبِّلُ وَیَلْتَزِمُ ــــــــ

ترجمہ:

کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی پس اپنا منہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتہ مبارک کے اندر داخل کر کے بوسے دینے اور لپٹنے لگے ــــــــ

تخریج:

ابو داود 2/136 کتاب البیوع باب فی منع الماء رقم۔3476

تشریح:

یہ مبارک احادیث غور طلب ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح بہانوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کو بوسے دیتے ہیں اس سے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے برکت لینے کا جواز ہے وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیارے عشق ومحبت والے عقیدے کا بھی پتا چلتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تعظیم اور برکت کے لیے بزرگان دین کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا جائز ہے۔

باب نمبر 15: سماع موتیٰ

حدیث نمبر 1:

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی کی قبر سے باتیں کی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّةَ فَدُفِنَ فِیْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَآئِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَّمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَّعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُّكَ مَا زُرْتُكَ.

ترجمہ:

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حبشہ میں انتقال ہو گیا، ان کی میت کو مکہ لا کر وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ آئیں تو وہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر آئیں اور بولیں ہم جزیمہ بادشاہ کے دووزیروں کی طرح ایک عرصے تک ایک ساتھ رہے یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ ہم کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے تو یوں محسوس ہوا کہ ایک طویل عرصے تک ساتھ رہنے کے باوجود میں نے اور مالک نے کبھی ایک رات بھی بسر نہیں کی۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کیا جاتا جہاں تمہارا انتقال ہوا تھا اور اگر میں (تمہاری وفات کے وقت موجود) تو تمہاری (قبر تک) نہ آتی۔

تخریج:

ترمذی 1/329 کتاب الجنائز باب ماجآء فی النسائ زیارۃ القبور رقم۔975

حدیث نمبر 2:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے باتیں کی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَاطِمَةَ قَالَتْ حِيْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ اَنْعَاهُ وَاَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهٖ مَا اَدْنَاهُ وَاَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ وَاَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ۔

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے ابا! میں جبرئیل علیہ السلام سے فریاد کرتی ہوں' اے میرے ابا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے کس قدر قریب ہیں' اے میرے ابا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ جنت ہے اے میرے ابا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بلاوے کو قبول کیا ہے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 230 کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ و دفنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم 1630۔

حدیث نمبر 3: تم بہت نرم دل تھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَہٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت قبر میں اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چراغ کو روشن کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کو قبلہ کی سمت سے پکڑا (اور قبر میں اتارا) اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم بہت نرم دل اور قرآن کی بکثرت تلاوت کرنے والے تھے۔

تخریج:

ترمذی 1/330 کتاب الجنائز باب ماجاء فی الدفن باللیل رقم۔977

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ہے کہ فوت ہونے والے سنتے ہیں تبھی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کو وفات کے بعد ان کی قبر پر آ کر مخاطب کر کے باتیں کر رہی ہیں۔ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بابا جان جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے باتیں کر رہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کسی بدباطن کے ذہن میں سوال آئے کہ یہ تو موقوف احادیث ہیں مرفوع نہیں ہیں تو اسی لیے ہم نے ان کے بعد مرفوع حدیث نقل کر دی ہے میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان صحابی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے باتیں کر رہے ہیں اور ان کی خوبیاں ان کو مخاطب کر کے بیان فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر 4: بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اِقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

ترجمہ:

حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ کے

پاس ان کی وفات کے وقت گیا میں عرض نے کیا: رسول اللہ ﷺ سے میرا اسلام عرض کرنا۔

تخریج:

ابن ماجہ 215 صفحہ کتاب الجنائز باب ماجاء فیما یقال عند المریض رقم۔1450

حدیث نمبر 5: اگر تم فلاں سے ملو تو میرا اسلام کہنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَاْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ قَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تُعَلَّقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ۔

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو حضرت ام بشر البراء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے پاس گئیں اور کہنے لگیں اے ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ! اگر تم فلاں سے ملو تو میرا سلام کہنا انہوں نے فرمایا اے ام بشر! اللہ تیری مغفرت کرے کیا ہم ان سے مل

سکیں گے؟ وہ بولیں: اے ابوعبد الرحمن رضی اللہ عنہ! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں سنا کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوں گی۔ انہوں نے جواب: ہاں! وہ بولیں تو یہی بات ہے۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 215 کتاب الجنائز باب ماجاء فیمایقال عند المریض رقم۔1449

ابن ماجہ صفحہ 452 کتاب الزھد باب ذکر القبر والبلی رقم۔4270

نسائی 1/292 کتاب الجنائز باب ارواح المومنین رقم۔2072

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ فوت ہونے والے کسی پابندی یا قید میں نہیں ہوتے بلکہ باہم آپس میں ملاقات کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میرا اسلام عرض کرنا' اور دوسری حدیث میں کہا کہ فلاں کو میرا اسلام کہنا.

حدیث نمبر 6: مردہ کہتا ہے مجھے نماز پڑھنے دو

عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَہُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِہَا فَیَجْلِسُ یَمْسَحُ عَیْنَیْہِ وَیَقُوْلُ دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔

ترجمہ:

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں

داخل ہوتا ہے تو اسے آفتاب غروب ہونے کے قریب معلوم ہوتا ہے وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا اٹھتا ہے اور کہتا ہے ذرا ٹھہرو مجھے نماز تو پڑھنے دو۔

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 452 کتاب الزھد باب ذکر القبر و البلٰی رقم۔4272

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ مردہ نہ صرف سنتا ہے بلکہ بولتا بھی ہے۔ جیسا کہ ہم نے بخاری شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 19 میں بھی احادیث نقل کی ہیں اور تشریح میں امام الوہابیہ نواب وحید الزماں کی کی ہوئی وضاحت بھی نقل کی ہے۔

حدیث نمبر 7: ہر خشک وتر اذان کی آواز سنتا ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَہٗ بِمَدِّ صَوْتِہٖ وَیُصَدِّقُہٗ مَنْ سَمِعَہٗ مِنْ رَّطْبٍ وَّیَابِسٍ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی مَعَہٗ۔

ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشک

وشبہہ پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعا کرتے ہیں اور مؤذن کی بخشش ہوتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کی اذان کو تر اور خشک (زندہ اور مردہ) سننے والے سچا کہتے ہیں اور اس کو ساتھ نماز پڑھنے والے ہر نمازی کی نماز کے برابر ثواب ملتا ہے۔

تخریج:

نسائی 1/106 کتاب الاذان باب رفع الصوت بالاذان رقم 645۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو رہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مذکورہ بالا احادیث میں رطب و یابس' کے الفاظ استعمال کیے ہیں جن کا مطلب خشک و تر' خشک سے مراد مردہ اشیاء ہیں جیسے درخت' پتھر' اور آدمی وغیرہ شامل ہیں' اور تر سے مراد نباتات وانسان ہیں تو معلوم کہ مردہ اشیاء بھی سنتی ہیں اور پھر گواہی بھی دیں گی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب سے اعلیٰ اور ارفع ہیں ان کی کیا بات! غلط نظریہ رکھنے والوں کے لیے غور وفکر کا مقام ہے۔

باب نمبر 16: ایصالِ ثواب

حدیث نمبر 1: یہ کنواں ام سعد کے لیے ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔

ترجمہ:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ام سعد کا انتقال ہو گیا ہے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا: پانی۔ پس انہوں نے کنواں کھدایا اور کہا کہ یہ ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ہے۔

تخریج:

- ابو داود 1/248 کتاب الزکوۃ باب فی فضل سقی الماء رقم۔1671

تشریح:

یہ حدیث ایصالِ ثواب کا بہت بڑا ثبوت ہے یعنی زندوں کی نیکیوں اور صدقہ و خیرات وغیرہ کا ثواب مردوں کو پہنچ جاتا ہے لہذا جس طرح اپنے لواحقین کے ساتھ دنیا میں حسن سلوک کیا جاتا تھا مرنے کے بعد ایصالِ ثواب کے ذریعے ان کی امداد جاری رکھنی چاہیئے۔ آج اگر ہم بھلائیں گے تو مرنے کے بعد ہمارے لواحقین بھی ہمیں فراموش کردیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کی کسی بھی چیز پر کسی بزرگ یا جس کو ایصالِ ثواب کررہے ہیں اس کا نام لینے میں کوئی حرج نہیں اور جانور وغیرہ جو بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لیے رکھے ان پر ان بزرگوں کے نام لیے جاتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نام لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ایصالِ ثواب کے لیے ہیں اور ذبح تو اللہ ہی کا نام لے کر کیا جاتا ہے جیسا آئندہ احادیث میں آئے گا قربانی کے جانوروں پر نام امت کے لیے اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے نام سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لیا، لیکن ذبح اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کیا۔

حدیث نمبر 2: ثواب مسلمان ہی کو پہنچتا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ اِبْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبِيْ أَوْصٰى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ.

ترجمہ:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کے والد ماجد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں پس اس کے بیٹے ہشام نے پچاس گردنیں آزاد کر دیں۔ پھر اس کے بیٹے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے پچاس گرنیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ پس دل میں کہا کیوں نہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرلوں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے باپ نے سو گردنیں آزاد کرنے کی وصیت کی تو ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیں اور پچاس گردنیں ان کی طرف سے باقی رہ گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب انہیں پہنچ جاتا۔

تخریج:

ابو داود 2/51س کتاب الوصیۃ باب ما جاء فی وصیۃ الحربی۔۔۔۔رقم۔2883

تشریح:

اگر ایسے شخص کے لیے ثواب بھیجا جائے جو مسلمان ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو تو ثواب اسے ضرور پہنچتا ہے لیکن جو مسلمان نہیں یا اس کا ایمان پر خاتمہ نہیں ہوا تو اس کے وہ اعمال جو بظاہر نیک نظر آئیں وہ بھی ضائع ہو گئے۔ آخرت میں ان کا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا اور نہ کسی کا ایصالِ ثواب کرنا اسے پہنچے گا۔ کافر کے لیے ایصالِ ثواب کرنا بے سود اور دانستہ ایسا کرنا سخت گناہ اور جہالت ہے۔ بعض مسلمان کہلوانے والے بھی کافروں کی طرح اپنے مردوں کو ایصالِ ثواب کرنے سے پرہیز کرتے ہیں بلکہ چڑتے ہیں۔ معلوم نہیں کفار کی طرح كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ کیا وہ بھی اپنے مردوں تک ثواب کے پہنچنے سے ناامید ہو گئے ہیں؟ آخر اپنے ہی عزیز و اقارب سے اتنا لاتعلق ہو جانے کی کوئی وجہ تو ضرور ہو گئی کہ انہیں ثواب سے محروم رکھنے کی کیوں سر توڑ کوشش کی جاتی ہے۔ وہ حضرات بتائیں یا نہ بتائیں لیکن

؎ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے!

حدیث نمبر 3:

حضرت علی رضی اللہ عنہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے قربانی کرتے

عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ

فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ۔

ترجمہ:

حضرت حنش رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا کہ یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت فرمائی تھی چنانچہ (ارشاد عالی کے تحت) ایک قربانی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے پیش کررہا ہوں۔

تخریج:

ابو داود 2/37 کتاب الضحایا باب الاضحیۃ عن المیت رقم۔2790

تشریح:

ایصالِ ثواب کی اقسام اور وضاحت:

ایصالِ ثواب 2 قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو بزرگانِ دین کے لیے کہا جاتا ہے اور دوسرا جو عام مسلمانوں کے لیے کیا جاتا ہے کہ دعاؤں اور ایصالِ ثواب کے ذریعے ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے جب کہ بزرگانِ دین کے لیے ایصالِ ثواب کرنے کا مقصد یہ نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے

محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصالِ ثواب کر کے ان کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصالِ ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔

بعض حضرات جن کے دل مقربین بارگاہِ الٰہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں وہ کہا کرتے ہیں کہ ''بزرگوں کے لیے ایصالِ ثواب کرنے والے ان کو اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللہِ بنائے بیٹھے ہیں ورنہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصالِ ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں'' ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟ فافہم۔

حدیث نمبر 4:

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مینڈھا لانے کے لیے کہا جس کے تمام اعضاء سیاہ ہوں اور پھر چھری تیز کرنے کے بعد ذبح کرنے لگے

قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِهٖ

تو کہا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ! اسے قبول فرما محمد کی طرف سے، آل محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے پھر اس کی قربانی کر دی۔

اور دوسری روایت میں ہے: اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔ اے اللہ! یہ مجھ سے تیری طرف اور تیرے لیے ہے، محمد اور اس کی امت کی جانب سے اللہ کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح فرمایا۔

تخریج:

ابو داود 2/38 کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا رقم 2792'2795

ابو داود 1/256 کتاب مناسک الحج باب فی ھدی البقر رقم۔ 1750

ترمذی 1/410 کتاب الاضاحی باب العقیقة بشاة رقم۔ 1441

تشریح:

بزرگوں کے نام جانور رکھنے کا ثبوت:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کے جانور کو ذبح کرتے ہوئے بھی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب منسوب فرما دیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ معلوم ہوا جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصالِ

ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے مَا اُحِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لیے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام مردار ٹھہرانے والے شریعت پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔

اس حدیث کے مطابق آپ بسم اللہِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے سے پہلے متصلاً ہی کہا کرتے تھی: اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ امت کی جانب منسوب کرنے سے معلوم ہوا کہ بوقت ذبح اگر جانور کو کسی اللہ والے کی طرف منسوب کیا جائے تو اس کی حلت میں کوئی فرق نہیں آتا جب کہ اللہ کا نام لے کر اللہ کے لیے ذبح کیا جائے ایسی نسبت کو حرام بتانے والے اپنے فیصلوں پر نظرِ ثانی کریں اور قرآن وحدیث کی واضح نصوص کی مخالفت نہ کریں تو ان کا اپنا ہی بھلا ہے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امت پر کرم:

یہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت پر لطف وکرم تھا کہ اپنی قربانی میں امت کو بھی شامل فرمالیا کرتے تھے۔ ایک اور روایت جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: مینڈھا لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ذبح کیا:

وَقَالَ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ عَنْ اُمَّتِيْ۔

اور کہا اللہ کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے یہ میری طرف سے ہے اور میرے ہر اس امتی کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکے۔

ابو داود 2/40 کتاب الضحایا باب فی لشاة یضحی بھا۔۔۔رقم۔ 2810

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت پر جو بے پایاں شفقت اور خاص لطف و کرم ہے یہ بھی اس کا ایک کرشمہ ہے کہ اپنی قربانی میں امت کے ناداروں کو بھی شامل فرمالیا کرتے تھے۔ اسی خاص محبت کے باعث تو خدائے علیم وخبیر نے اپنے کلام معجزہ نظام میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خوبی کو یوں بیان فرمایا ہے:

لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (پارہ 11 التوبہ 128)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

باب نمبر 17: بدعت کی حقیقت

حدیث نمبر 1:

سنت زندہ کرنے کا ثواب اور گمراہی والی بدعت پھیلانے کا گناہ

کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا اعْلَمُ یٰرَسُوْلَ قَالَ اَعْلَمْ یَابِلَالُ قَالَ مَا اَعْلَمُ یَارَسُوْلَ اللہِ قَالَ اِنَّہٗ مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیتَ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃٍ لَّا یَرْضِھَا اللہَ وَرَسُوْلَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ

شَيْئًا۔

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ بات جان لو! انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا بات جان لوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے گا جب وہ ختم ہو چکی ہو گی تو اس شخص کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا حالانکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ اور جو شخص گمراہی والی کسی بدعت کا آغاز کرے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہ ہوں تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہو گا' جو اس پر عمل کریں اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

تخریج:

ترمذی 2/553 کتاب العلم باب ماجآء فی الاخذ بالسنة۔۔۔۔رقم۔2601

ابن ماجہ صفحہ 114'115 کتاب السنہ باب من احیا سنة قد امتت رقم 209'210

ابو داود 2/290 کتاب السنہ باب من دعا الی لزوم السنة رقم۔4625

عبد بن حمید 289۔

حدیث نمبر 2: تلبیہ میں الفاظ کے اضافہ کو منع نہ کیا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْ تَلْبِيَّتِهٖ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک تعریف' نعمت' اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا اپنے تلبیہ میں یہ اضافہ کرتے تھے۔ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' اور تیرے حضور مستعد ہوں بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے رغبت اور عمل تیری طرف سے ہے۔

تخریج:

ابو داود 1/265 کتاب الحج باب کیف التلبیۃ رقم۔1812

تشریح:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے اور سکھائے ہوئے الفاظ تلبیہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنی جانب سے اضافہ کر لینا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ان پر قطعاً معترض نہ ہونا واضح کر رہا ہے کہ سنت پر ہر اضافہ بدعت یا ناپسندیدہ نہیں ہے ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ہرگز ایسی جرأت نہ کرتے اور نہ اپنے میں سے کسی کو ایسا کرنے دیتے۔ اضافہ وہی ناپسندیدہ ہے اور بدعت ہے جو خلاف سنت ہو اور سنت کو مٹائے۔ ایسے اضافے اور ایجاد کے بدعت ہونے میں کلام نہیں۔

حدیث نمبر 3: الفاظ کے اضافے پر کچھ نہ فرماتے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ التَّلْبِيَّةَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالنَّاسُ يَزِيْدُوْنَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ فَلَا يَقُوْلُ لَهُمْ شَيْئًا۔

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے پھر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما (اوپر والی

حدیث) کی طرح تلبیہ کا ذکر کر کے فرمایا: لوگ اس میں ذوالمعارج وغیرہ الفاظ کا اضافہ کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ سنتے اور ان سے کچھ نہ فرماتے۔

تخریج:

ابو داود 1/265 کتاب الحج باب کیف التلبیۃ رقم۔1813

تشریح:

نبی اکرم ﷺ کے تعلیم فرمودہ الفاظ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اضافہ کرنا۔ رسول اللہ ﷺ کا خود ملاحظہ فرمانا اور ایسا کرنے سے انہیں منع نہ کرنا صورت حال کو واضح کر رہا ہے کہ اضافے کے الفاظ چونکہ بہتر تھے اور ان پر ثواب کی امید کی جا سکتی ہے لہذا ممانعت کی ضرورت محسوس نہ فرمائی گئی۔ لہذا جو امور شرعاً قابلِ اعتراض نہ ہوں بلکہ باعث ثواب و رحمت ہوں وہ اگر رسول اللہ ﷺ نے تعلیم نہ بھی فرمائے ہوں۔ تب بھی انہیں ناجائز اور بدعت نہیں کہہ سکتے۔ اضافے وہی ناپسندیدہ ہیں جن کی اصل شریعت مطہرہ میں موجود نہ ہو اور وہ کسی سنت کو مٹاتے ہوں۔ جب یہ صورت ہو گی تو ایسے امور کا بدعت ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے ہاں ہر اضافے اور نئے کام کو خواہ وہ شرعاً کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو اور صدیوں سے اہل اسلام کی نظروں میں مقبول و محمود ہو بلکہ جید اساطین علم کا معمول رہا ہو۔ اسے بدعت بتانا سینہ زوری اور ستم ظریفی ہے۔

حدیث نمبر 4: سنت خلفاء پر عمل کرنا

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایسی نصیحتیں فرمائیں جن سے دل کانپ اٹھے اور آنسو بہنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو رخصتی والی نصیحت معلوم ہوتی ہے لہذا ہمیں کوئی وصیت فرمایئے: فَقَالَ اُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنَّ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًا فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرِى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْ بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

ترجمہ:

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا میں تمہیں تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور حاکم وقت کے فرماں بردار رہنے کی خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت جو رشد و ہدایت والے ہیں۔ اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا اور دین میں جو نئے کام جاری کیے جائیں ان سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

تخریج:

ابو داود 290/2 کتاب السنہ باب فی لزوم السنہ رقم۔4623

ترمذی 2/553 کتاب العلم باب ماجای فی الاقد بالسنہ۔۔۔۔۔۔رقم۔ 2600

ابن ماجہ صفحہ 99 کتاب السنہ باب اتباع سنۃ الخلفای الراشدین۔۔۔۔۔رقم۔42

دارمی 1/92 المقدمہ باب اتباع السنہ رقم 96۔

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نیا کام اسلام کے کسی اصول کے خلاف ہو یا کسی سنت کو مٹائے وہ ناجائز اور بری بدعت ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ اگر ہر نیا کام خواہ کیسا ہی ہو کو بری بدعت کہا جائے جیسا کہ وہابیہ کہتے ہیں تو بہت سارے ایسے کام ہیں جن کو اس دور میں دین کی بنیادی حیثیت حاصل ہے وہ نبی اکرم ﷺ کے ظاہری دور مبارک میں نہ تھے تو کیا ان کو بھی بدعت ضلالہ کہا جائے گا؟ اگر ایسا ہے تو دین کو فی زمانہ جدید سمجھنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا جیسا کہ قرآن پاک پر نقطے اور اعراب لگانا' مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لیے طاق نما محراب اور مسجدوں کے مینار کہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں نہ تھے لیکن اب مسجدوں کی پہچان ہیں کوئی بھی ان کو بدعت نہیں کہتا' علم صرف ونحو' علم حدیث اور احادیث کی اقسام' احادیث کی مشہور کتب میں سے کوئی بھی نبی اکرم ﷺ کے ظاہری دور مبارک میں نہ تھی اگر ان کتب کو چھاپنا اور شائع کرنا چھوڑ دیا جائے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں نہ تھی تو اس سے تو معاذ اللہ علم حدیث

ہی اٹھ جائے گا' ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج' جدید ہتھیاروں سے جہاد کرنا' اب قرآن کریم اور احادیث کی کتب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ جو عربی دان نہیں ہیں وہ بھی قرآن وحدیث کو سمجھ کر مطالعہ کر سکیں' موجودہ دور میں جامعہ کا موجوہ نصاب اور امتحان وغیرہ اور فارغ ہونے پر سند وغیرہ دینا اور اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں۔

تو ثابت ہوا کہ جو نئی چیز اسلام کے کسی اصول سے ٹکرائے یا کسی سنت کو مٹائے وہ بری بدعت ہے اور جو کسی سنت کو نہ مٹائے اور جس سے منع نہ کیا گیا ہو وہ جائز ہے' بلکہ بعض اوقات بدعت واجب بھی ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب بخاری شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 21 میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

باب نمبر 19: شانِ اولیاء

حدیث نمبر 1: مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہیں ملے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رِوَایَةً یُوْشِكُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) عنقریب لوگ علم کی تلاش میں سفر کر کے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے، لیکن انہیں کوئی ایک شخص بھی مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں ملے گا۔

تخریج:

ترمذی 2/554 کتاب العلم باب ماجآء فی علم المدینہ رقم۔2604

مسند امام احمد 2/299۔السنن الکبریٰ للنسائی 2877۔مسند امام حمیدی 1147۔

تشریح:

ابن عیینہ کی ایک روایت کے مطابق اور امام عبدالرزاق کے مطابق اس روایت

سے مراد امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں۔

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم غیب کی خبر ارشاد فرمائی ہے' اور ساتھ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کی شان علمی کا پتا چلا جو کہ بہت بڑے عاشق رسول اور ولی اللہ ہیں۔

حدیث نمبر 2: غبار آلود بالوں والوں کا مقام

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غبار آلود بالوں' پریشان حال اور پرانے کپڑوں والے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی' لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دیتا ہے ان میں ایک براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

تخریج:

ترمذی 2/705 کتاب المناقب باب مناقب البراء بن مالک رقم۔ 3789

المستدرک للحاکم 2/292۔

حدیث نمبر 3: اللہ کے چھپے ہوئے ولیوں کی شان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ يُ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَاِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهُ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَصْفِيَاءَ اَلَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ۔

ترجمہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کی جانب تشریف لے گئے تو وہاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس روتے ہوئے دیکھا آپ نے ان سے رونے کا سبب پوچھا؟ تو انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نے رولا دیا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ذرا سا دکھاوا بھی شرک ہے جس نے اللہ کے دوست

سے ذرا بھی دشمنی کی تو اس نے اللہ ﷻ سے جنگ کی اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں اگر وہ غائب ہو جائیں تو کوئی انہیں تلاش نہیں کرتا اگر وہ سامنے آتے ہیں تو کھانے تک کی نہیں پوچھتا نہ انہیں کوئی پہچانتا ہے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ گرد آلود تاریک فتنے سے نکل جائیں گے

تخریج:

ابن ماجہ صفحہ 425 کتاب الفتن باب من ترجی لہ الاسلامۃ من الفتن رقم۔3989

تشریح:

حدیث نمبر 3 سے معلوم ہوا کوئی بھی مسئلہ یا پریشانی ہو بارگاہِ محبوب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

اور ان احادیث سے اولیاء اللہ کی شان معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں سے کتنی محبت کرتا ہے کہ جو ان سے ذرا بھی دشمنی لیں ان سے اعلان جنگ کرتا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کے لیے بہت زیادہ چرچا ہونا یا بہت زیادہ مرید ہونا ضروری نہیں بلکہ اللہ کے بعض ولی اس قدر چھپے ہوتے ہیں کہ اگر موجود نہ ہوں تو تلاش نہیں کیے جاتے' سامنے آئیں تو پوچھا نہیں جاتا' لیکن ان کی شان یہ ہے کہ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں اور وہ گرد آلود فتنوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

باب نمبر 20: دم کا جواز

اہلسنت کے نزدیک شرکیہ اور کفریہ کلمات کے علاوہ جیسے قرآن کی آیات، احادیث کی دعائیں، اور بزرگان دین سے منقول دعاؤں سے دم کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ قرآن واحادیث اور اللہ جل شانہٗ کے مقدس نام میں شفاء ہے۔

جیسا کہ ارشاد فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (پارہ 15 بنی اسرائیل 82)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَآءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ۔

دو شفاء دینے والی چیزیں اپنے اوپر لازم کرلو۔ شہد اور قرآن۔

ابن ماجہ صفحہ 380 کتاب الطب باب العسل رقم۔ 3452

اور دوسرے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین دوا قرآن ہے۔

ابن ماجہ صفحہ 384'385 کتاب الطب باب الاستشفاءِ بالقرآن رقم۔ 3501

اس سے قبل بخاری کے حوالے سے ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'' میں اور مسلم کے حوالے سے ''مسلم شریف اور عقائد اہلسنت'' میں احادیث نقل کر چکے ہیں۔ یہاں ہم سنن اربعہ کے حوالے سے دم کے جواز پر احادیث نقل کریں گے۔

حدیث نمبر 1:

دم کے کچھ حصے کی اجازت دی اور کچھ سے منع فرمادیا

عمیر جو کہ ابولحم کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوا میں نے بتایا کہ غلام ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ عطا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا پھر: عَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دم پڑھ کر سنایا جس کے ذریعے میں پاگلوں کو دم کیا کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کچھ حصہ مجھے دم کرنے کی ہدایت کی اور کچھ ترک کرنے کی ہدایت کی۔

تخریج:

ترمذی 2/417 کتاب السیر باب ہل یسھم للعبد رقم۔ 1478

تشریح:

یقیناً اس غلام کے دم میں کچھ الفاظ غلط ہوں گے جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرما دیا اور باقی کی اجازت عطا فرما دی۔ اہلسنت کا یہی موقف ہے کہ جو الفاظ کفر و شرک پر مبنی ہیں ان کی اجازت نہیں ہے جس دم میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے اس کی اجازت ہے۔

حدیث نمبر 2: معوذتین پڑھ کر دم کرنا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر لگ جانے سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں جب یہ دونوں نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں (پڑھ کر دم کرنا) اختیار کر لیا اور دیگر دعاؤں کو ترک کر دیا۔

تخریج:

ترمذی 2/470 کتاب الطب باب ماجاء فی الرقیہ بالمعوذتین رقم۔1984

نسائی 2/217 کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من عین الجان رقم۔5509

ابن ماجہ صفحہ 385 کتاب الطب باب من استرقی من العین رقم۔ 3511

حدیث نمبر 3: اس دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ تَكُنْ شِرْكًا۔

ترجمہ:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے لہذا ہم عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا جو کچھ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے وہ میرے سامنے بیان کرو کیونکہ اس دم کا کوئی مضائقہ نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

تخریج:

ابو داود 2/186 کتاب الطب باب فی الرقی رقم۔ 3890

حدیث نمبر 4: تعویز اور دم کا حکم

عثمان بن حکیم رضی اللہ عنہ کی دادی جان زباب بیان کرتی ہیں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ نہر میں نہایا' جب نکلا تو اسے بخار ہو گیا' نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا تو فَقَالَ مُرُوْا اَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ فَقُلْتُ

يَاسَيِّدِىْ وَالرُّقٰى صَالِحَةٌ فَقَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا فِىْ نَفْسٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ لَدْغَةٍ۔

ترجمہ:

(تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) ابو ثابت کو تعویز لینے کا حکم دو میں عرض گزار ہوئی اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ فرمایا دم کرنا نہیں ہے مگر نظرِ بد' سانپ کے ڈسے' اور بچھو کے کاٹے کا۔

تخریج:

ابو داود 2/186'187 کتاب الطب باب فی الرقی رقم 3892'3893

حدیث نمبر 5: بچوں کے گلے میں تعویز

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيْهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهٗ فَاَلْقَهٗ عَلَيْهِ۔

ترجمہ:

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کے والد ماجد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ پریشانی کے وقت کہنے کے لیے یہ کلمات سکھایا کرتے :اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھ دار ہوتے' اور جوان سمجھ ہوتے ان کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے۔

تخریج:

ابو داود 2/187 کتاب الطب باب کیف الرقی رقم۔ 3897

ترمذی 2/477 کتاب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید رقم۔ 3451

مسند امام احمد 2/181۔

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہ صرف دم کرنے کی از شرع اجازت ہے بلکہ تعویز باندھنے کی بھی اجازت ہے۔ لوگ نظر بد کو وہم اور دم و تعویز کو دقیانوسی سوچ قرار دیتے ہیں گویا وہ ان احادیث کا انکار کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 6: علاج معالجہ جھاڑ پھونک

عَنِ ابْنِ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا فَقَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ

ترجمہ:

ابن ابوخزامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ﷺ کا کیا خیال ہے: اگر ہم جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور اگر کوئی دوائی استعمال کرتے ہیں یا بچاؤ کا کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہیں تو کیا یہ اللہ کی تقدیر سے کسی چیز کو ٹال سکتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے۔

تخریج:

ترمذی 2/483 کتاب القدر باب ماجاء لاترد الرقی رقم 2074۔

ابن ماجہ صفحہ 329 کتاب الطب باب ماانزل اللہ داء۔۔۔۔۔رقم۔ 3437

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ تعویز و دم کو تقدیر کے خلاف سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ یہ ایک طریقہ علاج ہے جس کی نبی اکرم نے اجازت عطا فرمائی ہے۔

باب نمبر 21: اذان سے پہلے درود وسلام

حدیث نمبر 1: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے دعا کرتے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرِ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ فَاِذَا رَاٰهُ تَمَطّٰى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِينُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ اَنْ يُّقِيمُوا دِيْنَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَّاحِدَةً هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

ترجمہ:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا: کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے ان میں سب سے بلند میرا گھر تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے وہ پچھلی رات آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے:

اے اللہ میں تیری حمد وثناء بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے خدا کی قسم! میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں ہے جب کہ انہوں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔

تخریج:

ابو داود 1/88 کتاب الصلوۃ باب الاذان فوق المنارۃ رقم۔519

السنن الکبری للبیہقی 1/425 کتاب الصلوۃ باب الاذان فی المنارۃ رقم 1846۔

تشریح:

اس حدیث مبارکہ سے حضرت بلال کا اذان سے پہلے دعا مانگنا ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا ثابت ہوا تو درود شریف بھی بہترین دعا ہے لہذا اس کی کونسی ممانعت ہے۔ روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں:

ومن مواطن الصلوۃ عند ذکرہ سماع اسمہ او کتابہ اوعند الاذان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے مقامات میں سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے وقت' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک سننے کے وقت یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک لکھنے کے وقت یا اذان کے وقت۔ (شفا شریف 2/43)

امام سیدی ابی بکر بالسید البکری لکھتے ہیں:

ای الصلوۃ والسلام علی النبی صلی اللہُ علیہ وسلم قبل الاذان والاقامۃ اذان اور اقامت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجنا مسنون ومستحب ہے۔ (اعانۃ الطالبین علی فتح المعین 1/223)

غیر مقلدوں کا امام ابن قیم لکھتا ہے:

الموطن السادس من مواطن الصلوۃ علی النب صلی اللہ علیہ وسلم بعد اجابتہ المؤذن وعند الاقامۃ. یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے مواقع میں چھٹا موقع ہے مؤذن کی اذان سننے کے بعد اور اقامت سے پہلے (جلاء الافہام 308)

زکریا کاندھلوی دیوبندی لکھتا ہے:

جن اوقات میں بھی (درود شریف) پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے (فضائل درود شریف 67)

لہٰذا ثابت ہوا کہ اذان کے اول میں درود شریف جائز ومستحب ہے اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے جو لوگ اعتراض کرتے ہیں ان کے دلوں میں سوائے بغض وکینہ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اور اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے کا خود نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا جیسا کہ ہم نے ''مسلم شریف اور عقائد اہلسنت کے باب نمبر 16 پر دلائل نقل کیے ہیں وہاں سے ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

باب نمبر 22: تعظیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1: قبلہ کی جانب تھوکنے والا نماز نہ پڑھائے

عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ السَّآئِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ اَحْمَدُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ اٰذَیْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

ترجمہ:

حضرت ابوسہلۃ السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت احمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

چنانچہ جب وہ فارغ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے اس کے بعد اس نے لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے منع کر دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بتایا چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور میرے خیال میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔

تخریج: ابو داؤد 1/81 کتاب الصلوۃ باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد رقم۔482

تشریح:

جس شخص نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکا تو نبی اکرم ﷺ نے امامت سے روک دیا۔ معلوم ہوا کہ ہمارے دین میں ادب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے جس میں ادب نہیں وہ امام نہیں بن سکتا۔

جو شخص قبلہ کی طرف تھوکے اس کو نبی اکرم ﷺ نے امام بننے سے روک دیا، اور جو کعبہ کے کعبہ نبی محترم ﷺ کی شان میں بکواس کرے لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں ہم نے تو اپنی نماز پڑھنی ہے مقام غور! وہ لوگ کل بروز قیامت نبی اکرم ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے لہذا ہم پر لازم ہے کہ آج گستاخانِ رسول سے ہر قسم کا قطع تعلق کیا جائے تا کہ کل بروز قیامت رسول اللہ ﷺ کی پاک بارگاہ میں سرخرو ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی طرح ایمان

لانے کا حکم دیا ہے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان کیسا تھا اس کا اندازہ درج ذیل حدیث مبارک سے لگائیے۔

حدیث نمبر 2: بڑے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پیدا پہلے میں ہوا تھا

حضرت مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں حضرت عثمان بن غنی نے قباث بن شیم جو بنویعمر بن لیث سے تعلق رکھتے تھے سے دریافت کیا:

اَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّیْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِی الْمِیْلَادِ..

ترجمہ:

آپ بڑے ہو یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں ویسے میری پیدائش پہلے ہوئی تھی۔۔

تخریج:

ترمذی 2/680 کتاب المناقب باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم۔3552۔مسند امام احمد 4/215۔

تشریح:

سبحان اللہ کیا ایمان ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کیسا شاندار عشق رسول ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا۔ کہ یہ کہنا بھی گوارا نہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا ہوں۔ کیسا عشق